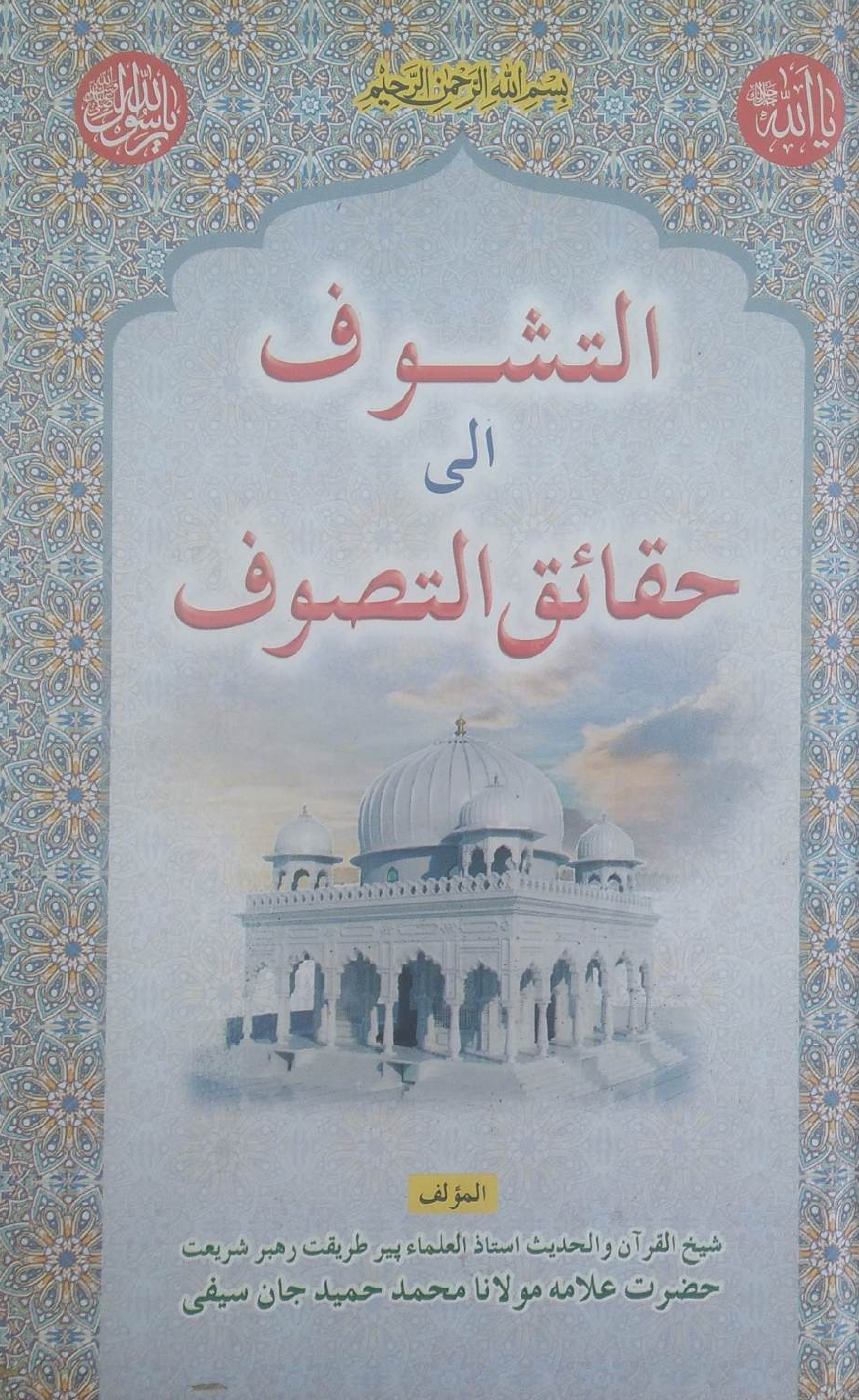

بسم الله الرحمن الرحيم
يا الله جل جلاله
يا رسول الله صلى الله عليه وسلم
التشوف
الى
حقائق التصوف
المؤلف
شيخ القرآن والحديث استاذ العلماء پیر طریقت رهبر شریعت
حضرت علامه مولانا محمد حمید جان سیفی



بسم الله الرحمن الرحيم



كَمَا أَرسَلنَا فِيكُم رَسُولًا مِنكُم يتلُو عَلَيكُم ايَاتِنَا وَيُزَكِّيكُم وَيُعَلِّمُكُمُ الكِتَابَ وَالحِكمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَالَم تَكُونُوا تَعلَمُون

البقرة (١٥١)



التشوف الى حقائق التصوف

المؤلف

شيخ القرآن والحديث استاذ العلماء پير طريقت رهبر شريعت

حضرت علامه مولانا محمد حميد جان سيفى

نام کتاب ....التشوف الی حقائق التصوف

مؤلف...............مخزن ولایت منبع رشدوھدایت

پیکراخلاص ومحبت شیخ القرآن والحدیث پیرطریقت

رہبرشریعت حضرت علامہ مولنامحمدحمیدجان نقشبندی

مجددی قادری چشتی سہروردی سیفی مبارک

تحقیق وتخریج....ابوضیاء اللہ مفتی ضیاء الرحمن فاروقی الحنفی السیفی

نظرثانی وتصحیح...........حضرت العلامۃ مولانا مفتی

صاحبزادہ بشیراحمد سیفی صاحب

قیمت 400روپے

اشاعت اوّل.................28مارچ2016ء

اشاعت دوم.................یکم جولائی2016ء

رابطہ نمبر.............0333-9292170, 0345-6368129

الناشر

مرکزی خانقاہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ فقیرآباد شریف

لکھوڈیرعیدگاہ نزدمحمود بوٹی انٹرچینج رنگ روڈ لاہور

انتساب

فقیر اس کتاب کو قطبِ عالم شیخ العرب والعجم امام

الاولیاء جامع الشریعت والحقیقت امام اہل السنة

والجماعة مجددِ دورِ حاضر عارف باللہ حضرت آخندزادہ

الفقیر سیف الرحمن

امام خراسانی

رحمۃ اللہ تعالی علیہ

فہرست

المقصد الاول فی فرضیۃ التصوف

المقصد الثانی فی بیان حیاۃ اللطائف للمریدین

المقصد الثالث الحبل المتین فی اثبات الوجد للسالکین

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدُ لِلّٰهِ العَلِيِّ القَادِرِ القَوِيِّ القَاهِرِ الرَّحِيمِ الغَافِرِ الكَرِيمِ السَّاتِرِ ذِی السُّلطَانِ الظَّاهِرِ وَالبُرهَانِ البَاهِرِ خَالِقِ كُلِّ شَیءٍ وَمَالِكِ كُلِّ مَيِّتٍ وَحَيٍّ خلقَ فَأَحسَنَ وَصَنَعَ فَأَتقَنَ وَقَدَرَ فَغَفَرَ وَأَبصَرَ فَستَرَ وَكَرَمَ فَعَفَا وَحكَمَ فَأَخفَى عَمَّ فَضلُهُ وَإِحسَانُهُ وَتَمَّ حُجَّتُهُ وَبُرهَانُهُ وَظَهَرَ أَمرُهُ وَسُلطَانُهُ فَسُبحَانَهُ مَا أَعظَمَ شَأنَهُ وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَى المَبعُوثِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا فَأَوضَحَ الدَّلَالَةَ وَأَزَاحَ الجَهَالَةَ وَفَلَّ السَّفَهَ وَثَلَّ الشُّبَهَ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ المُرسَلِينَ وَإِمَامِ المُتَّقِينَ وَعَلَى آلِهِ الأَبرَارِ وَأَصحَابِهِ المُصطَفَينَ الأَخيَارِ

اَمَا بَعدُ فيقول العبد الراجی عفو ربه الجليل المتوسل الی اللّٰه تعالی بحبيبه البشير والنذير الفقير محمد حميد جان الحنفی السيفی غفر اللّٰه ذنوبه وستر عيوبه ولطف به فی جميع أموره ما ظهر منها وما خفی وأحسن

لوالديه ولمشايخه وذريته ومحبيه وأدام النعم مسبغة فى الباطن والظاهرعليهم وعليه إن هذا كتاب صغير حجمه غزيرعلمه صحيح حكمه احتوى على مابه فرضيةالتصوف بعبارة منيرة كالبدر والشمس دليله من الكتاب العزيز والسنةالشريفةوالإجماع تسربه قلوب المؤمنين وتلذبه الأعين والأسماع جمعت فيه مااحتوى عليه بالتماس أفاضل أعيان للخيرات مقدمةتقريباللطلاب وتسهيلالمابه الفوزفى المآب وسميته بالتشوف الى حقائق التصوف المشتمل على المقاصدالخمسة: المقصدالاول فى فرضية التصوف والمقصدالثانى فى بيان حياةاللطائف للمريدين :المقصدالثالث فى اثبات توجه الشيخ للمريدين :المقصدالرابع فى اثبات الوجدللصوفية الكرام: المقصد الخامس فى تفصيل المراقبات على حسب الطاقةالبشرية

وباللهالتوفيق

الفصل الاول فی اشتقاق التصوف

پہلی فصل: تصوف کی اشتقاق میں

کثرت الاقوال فی اشتقاق التصوف(۱)فمنهم من قال من الصوفةلان الصوفی مع اللّٰه تعالی کالصوفةالمطروحة لاستسلامه للّٰه تعالی/ایقاظ الهمم فی شرح الحکم ص ٦

(۲)ومنهم من قال انه من الصفةاذجملته اتصاف بالمحاسن وترک الاوصاف المذمومة/ایقاظ الهمم فی شرح الحکم ص ٦

(۳)ومنهم من قال من الصفاه حتی قال ابو الفتح البستی رحمة اللّٰه علیه شعر:

تنازع الناس فی الصوفی واختلفوا

وظنه البعض مشتقامن الصوف

ولست امنح هذاالاســــم غيرفتى

صفافصوفى حتى سُــــمى الصوفى

ايقاظ الهمم فى شرح الحكم ص ٦

(٤)ومـنهـم مـن قال من الصُفةلان صاحبه تابع لاهل الصفة فيـمـاثبـت اللّٰـه لهـم مـن الـوصف حيث قال تعالى وَاصبِر نَـفسَـکَ مَـعَ الَّـذِيـنَ يَـدعُـونَ رَبَّهُـم بِالغَدَاةِوَالعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجهَـهُ وَلَاتَـعدُ عَيـنَاکَ عَنهُـم تُرِيدُزِينَةَالحَيَاةِالدُّنيَاوَلَاتُطِع مَـن أَغـفَلنَاقَلبَهُ عَن ذِكرِنَاوَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمرُهُ فُرُطًا(٢٨) الـكهف واهـل الصُفة هم الرعيل الاول من رجال التصوف فـقـد كـانـت حيـاتهم التعبدية الخالصةالمثل الاعلى الذى استهـدفـه رجـال التـصـوف فى العصور الاسلاميةالمتتابعة

ايقاظ الهمم فى شرح الحكم ص ٦

(٥)وقيـل مـن الصف فكأنهم فى الصف الاول بقلوبهم من حيث حضورهم مع اللّٰه تعالى وتسابقهم فى سائر الطاعات

ايقاظ الهمم فى شرح الحكم ص ٦

(٦)ومنهم من قال ان التصوف نسبةالى لبس الصوف الخشن لان الصوفية كانوايؤثرون لبسه لتقشف والاخشيشان ومهما يكن من امرفان التصوف اشهرمن ان يحتاج فى تعريفه الى قياس لفظ واحتياج اشتقاق وانكار بعض الناس على هذااللفظ بانه لم يسمع فى عهدالصحابة والتابعين مردوداذ كثيرمن الاصطلاحات احدثت بعدزمان الصحابةواستعملت ولم تنكر كالنحووالفقه والمنطق وعلى كل فانـنالانهتم بالتعابيروالالفاظ بقدراهتمامنا بالحقائق والاسس ونحن اذندعوالى التصوف انمانقصدبه تزكيةالنفوس وصفاء القلوب واصلاح الاخلاق والاصول الى مرتبةالاحسان نحن نسمى ذلك تصوفاوان شئت فسمه الجانب الروحى فى الاسلام اوالجانب الاحسانى اوالجانب الاخلاقى اوسمه ماشئت ممايتفق مع حقيقته وجوهره الان علماء الامةقدتوارثوااسم التصوف وحقيقته عن اسلافهم من المرشدين منذصدرالاسلام حتى يومناهذا

فصار عرفافیهم/ حقائق عن التصوف ص ۲۱

حضرت مخدوم امم سید علی حسنی الغزنوی حضرت داتا گنج بخش ھجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب چوتھا باب میں فرمایا ہے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے وَعِبادُالرَّحمنِ الَّذِينَ يَمشُونَ عَلَى الأَرضِ هَونًاوَإِذَا خَاطَبَهُمُ الجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا (۶۳) الفرقان

اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ انہیں مخاطب کرتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں سلام ہو

اہل علم نے لفظ (تصوف) کی تحقیق میں بہت کچھ بیان کیا ہے اس حوالے سے کتابیں تصنیف کی ہیں

بعض حضرات کا کہنا ہے صوفی کو صوفی اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ صوف (سے بنا ہوا لباس) پہنتا ہے

بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے انہیں صوفی کا نام اس لیے

دیا جاتا ہے وہ پہلے صف میں شامل ہوتا ہے

بعض حضرات کا یہ کہنا ہے صوفی کا نام دینے کی وجہ یہ ہے یہ اصحاب صفّہ سے محبت کرتے ہیں

بعض حضرات کے نزدیک لفظ صوفی لفظ صفّہ سے مشتق ہے

مختصر یہ کہ تصوف کے معنی کے بارے میں اہل علم نے یہ باریک نکات بیان کیے ہیں لیکن ان سب کا تعلق لفظی تحقیق سے ہے جس کا تصوف کی حقیقت کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے

مختصر یہ کہ: صفا: ہر حالت میں قابل تعریف ہے اس کی ضد کدر (کسی چیز کا گدلا ہونا) ہے

امام ابوبکر بن اسحاق رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں کہ صوفیاء سے متعلق تمام اوصاف اور ان کے ناموں کے تمام معانی اس قوم کے ناموں اور القاب میں جمع ہوگئے ہیں اور ان کے حق میں یہ تمام عبارات درست اور متقارب المعنی ہیں اگرچہ بظاہر الفاظ مختلف ہیں مگر معانی ایک ہیں: اس لئے کہ اگر اسے صفا اور صفوت سے

ماخوذ سمجھا ئے تو اس میں نسبت ؛؛صفویہ؛؛ ہوگی ؛ پھر تخفیف کر کے صوفیہ بن گیا اسے صفہ اور صف اول کی طرف نسبت دی جائے تو اس میں نسبت صفیّۃ یا صُفیّۃ ہوگی پھر ؛؛ واو ؛؛ کا اضافہ کیا اور فا کو مخفف کیا صوفی بنا: یہ بھی ہوسکتا ہے کہ لفظ: صوفیہ ؛؛ میں واو کو فاء سے پہلے لانا اور اسے زائد کرنا کثرت استعمال اور زبانوں پر جاری ہونے کی وجہ سے ہو؛ اور اگر اسے صوف سے لیا جائے تو یہ لفظ بھی درست ہوگا اور لُغت کے اعتبار سے اس کی تعبیر وتشریح بھی درست ہوگی

الفصل الثانی فی تعریف التصوف لغةً واصطلاحًا

دوسری فصل لفظ تصوف کی لغوی واصطلاحی معنی

(۱)قال القاضی شیخ الاسلام زکریاالانصاری رحمۃاللہ تعالی علیه المتوفی ۹۲۹ھ التصوف علم تعرف به احوال تزکیةالنفس وتصفیةالاخلاق وتعمیر الظاهروالباطن لنیل السعادةالابدیة/حقائق عن التصوف ص۱۷

(۲)ویقول الشیخ احمدزروق رحمۃاللہ علیه ولد ۸۴۶ھ وتوفی ۸۹۹ھ فی طرابلس التصوف علم قصدلاصلاح القلوب وافرادهااللہتعالی عماسواه والفقه لاصلاح العمل وحفظ النظام وظهورالحکمةبالاحکام والاصول(علم

التوحید)لتحقیق المقدمات بالبراھین وتحلیة الایمان بالایقان کالطب لحفظ الابدان وکالنحو لاصلاح اللسان الی غیر ذلک/قواعدالتصوف القاعدة۱۳ ص ٦

(۳)قال سیدالطائفتین الامام الشیخ جنیدالبغدادی رحمة اللّٰہ تعالی علیہ المتوفی۲۹۷ھ اَلتَّصَوُّفُ نَعْتٌ اُقِیْمَ الْعَبْدُ فِیْہِ قِیْلَ نَعْتٌ لِلْعَبْدِاَمْ نَعْتٌ لِلْحَقِّ فَقَالَ نَعْتٌ لِلْحَقِّ حَقِیْقَتُہٗ وَنَعْتُ الْعَبْدِرَسْمًا

تصوف ایسی صفت ہے جس میں بندے کوقایم کیا گیا ہے کسی نے دریافت کیا: یہ حق کی صفت ہے یا بندے کی صفت ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حقیقت میں یہ حق کی صفت ہے تاہم اس کی ظاہری رسم اورظاہری حالت بندے کی صفت شمارہوتی ہے

(۴)قال سیدالطائفتین الامام الشیخ جنیدالبغدادی رحمة اللّٰہ تعالی علیھاالتصوف استعمال کل خلق سنی وترک کل خلق دنی/النصرةالنبویةص ۲۲

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہے اخلاق حسنہ سے

اتصاف اور اخلاق سیئہ سے انحراف تصوف کا نام ہے

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہے

(۵) اَلصُّوفِیُّ اِذَا نَطَقَ بَانَ نُطْقُهٗ عَنِ الْحَقَائِقِ وَاِنْ سَكَتَ نَطَقَتْ عَنْهُ اَلْجَوَارِحُ بِقَطْعِ الْعَلَائِقِ

صوفی وہ ہوتا ہے جب وہ کچھ کہتا ہے تو حقائق کے بارے میں گفتگو کرتا ہے اور جب خاموش ہوتا ہے تو اُس کے اعضاء دنیا سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں

(٦) وقال ابن عجيبة رحمة الله تعالى عليه التصوف هو علم يعرف به كيفية السلوك الى حضرة ملك الملوك وتصفية البواطن من الرذائل وتحليتها بانواع الفضائل واوله علم ووسطه عمل وآخره موهبة/ حقائق عن التصوف ص ١٨

(٧) وقال حاجى خليفة صاحب كشف الظنون هو علم يعرف به كيفية ترقي اهل الكمال من النوع الانسانى فى مدارج سعاداتهم والامور العارضة لهم ى درجاتهم

بقدر الطاقة البشرية کشف الظنون ج ا ص ۱۳ ۴/۴ ۱ ۴

(۸) شیخ ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہے ھو تعمیر الظاھر والباطن : ترجمہ یہ ظاہر اور باطن کی تعمیر کا نام ہے

(۹) شیخ ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تعریف اور اس کی وضاحت

شیخ ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہے اَلتَّصَوُّفُ تَرْکُ کُلِّ حَظِّ النَّفْسِ تمام نفسانی خواہشات سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا نام تصوف ہے

(۱۰) شیخ ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے یہ بات پھر ارشاد فرمائی ہے اَلصُّوْفِیَۃُھُمُ الَّذِیْنَ صَفَتْ اَرْوَاحُھُمْ فَصَارُوْافِی الصَّفِ الْاَوَّلِ بَیْنَ یَدَیِ الْحَقِّ

صوفیاء وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی ارواح صاف ہو جاتی ہیں اور وہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں پہلی صف میں شامل ہو جاتے ہیں انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی اَلصُّوْفِیُ لَایَمْلِکُ وَلَایُمْلَکُ

صوفی نہ تو کسی چیز کا مالک ہوتا ہے اور نہ کسی کی ملکیت میں آتا ہے

(۱۱) شیخ ابن الجلاء رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تعریف اور اس کی وضاحت

شیخ ابوالجلاء رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہے اَلتَّصَوُّفُ حَقِیْقَۃٌ لَا رَسْمَ لَہٗ تصوف ایک ایسی حقیقت کا نام ہے جس کی کوئی تعریف نہیں کی جاسکتی

(۱۲) شیخ ابوعمرو دمشقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تعریف اور اس کی وضاحت

شیخ ابوعمرو دمشقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہے اَلتَّصَوُّفُ رُؤْیَۃُ الْکَوْنِ بِعَیْنِ النَّقْصِ بَلْ غَضُّ الطَّرْفِ عَنِ الْکَوْنِ

تصوف یہ ہے آپ کائنات کو نقص کی آنکھ کے ساتھ نہ دیکھیں بلکہ تصوف یہ ہے آپ کائنات سے آنکھیں پھیرلیں

(۱۳) شیخ ابوالحسن حصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تعریف اور اس کی وضاحت

شیخ ابوالحسن حصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہے اَلتَّصَوُّفُ صَفَآءُ السِّرِّمِنْ کُدُوْرَاتِ الْمُخَالِفَۃِ تصوف باطن کو مخالفت کی کدورات سے پاک کرنے کا نام ہے

(۱۴) امام کتانی رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہ کی تعریف اوراس کی وضاحت

امام کتانی رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہے اَلتَّصَوُّفُ خُلُقٌ مَنْ زَادَ عَلَیْکَ بِالْخُلُقِ فَقَدْزَادَعَلَیْکَ فِی التَّصَوُّفِ تصوف اخلاق کا نام ہے جس شخص کے اخلاق تم سے زیادہ اچھے ہوں گے وہ تصوف میں تم سے آگے ہوگا

(۱۵) شیخ مرتعش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعریف اوراس کی وضاحت

شیخ مرتعش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہے اَلصُّوْفِیُ لَایَسْبِقُ هِمَّتُهٗ خُطُوَتُهٗ اَلْبَتَۃَ صوفی وہ ہوتا ہے جس کا قصد اُس کے قدم سے اگے نہ بڑھے

(۱۶) حضرت امام قاضی عبدرب النبی بن عبدرب الرسول

الأحمد نکری کی تعرف اوراس کی وضاحت

حضرت امام قاضی عبدرب النبی بن عبدرب الرسول فرماتے ہے

التصوف تجريد القلب لله تعالى و احتقار ماسوى الله تعالى

/جامع العلوم فی اصطلاحات الفنون

(۱۷) حضرت قدوۃ العارفین مولانا نور الدین شیخ عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ کی تعرف اوراس کی وضاحت

عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہے نفحات الانس من حضرات القدس فی أحوال الشيخ أبی إسحاق إبراهيم بن شهريار أنه رأى النبي ﷺ في المنام وسأل ماالتصوف يارسول الله ﷺ فقال النبي ﷺ التصوف ترك الدعاوى وكتمان المعانى /جامع العلوم فی اصطلاحات الفنون باب التاء مع الصاد المهملة ج ١ ص ٢٠٣

(۱۸) حضرت علی بن محمد بن علی الجرجانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تعرف اوراس کی وضاحت

حضرت علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہے: التصوف الوقوف مع الآداب الشرعية ظاهرافيرى حكمهامن الظاهرفى الباطن وباطنافيرى حكمهامن الباطن فيالظاهرفيحصل للمتأدب بالحكمين كمال وقيل مذهب كله جدفلا يخلطونه بشيء من الهزل وقيل تصفية القلب عن موافقة البرية ومفارقة الأخلاق الطبيعية وإخماد صفات البشرية ومجانبة الدعاوى النفسانية ومنازلة الصفات الروحانية والتعلق بعلوم الحقيقة واستعمال ما هوأولى على السرمدية والنصح لجميع الأمة والوفاء لله تعالى على الحقيقة واتباع رسول الله ﷺ فى الشريعة وقيل ترك الاختيار وقيل بذل المجهود والأنس بالمعبود وقيل حفظ حواسك من مراعاة أنفاسك وقيل الإعراض من الاعتراض وقيل هو صفاء المعاملة مع الله تعالى وأصله التفرغ عن الدنيا وقيل الصبر تحت الأمر والنهى وقيل خدمة التشرف وترك التكلف واستعمال التظرف وقيل الأخذ بالحقائق والكلام بالدقائق

والإياس منمافی أيدی الخلائق/التعريفات لجرجانی ج ۱ ص ۸۴

(۱۹) حضرت محمد بن أبي بكر بن قيم الجوزية کی تعریف اوراس کی وضاحت

حضرت محمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہے: التصوف التخلی من الرذائل والتحلی بالفضائل

(۲۰)وقال السری التصوف اسم لثلاثةمعان لايطفیء نور معرفته نورورعه ولايتكلم بباطن فی علم ينقضه عليه ظاهر الكتاب ولا تحمله الكرامات علی هتک أستارمحارم اللّٰه وسيئل محمد بن علی القصاب أستاذ الجنيدعن التصوف فقال أخلاق كريمة ظهرت فی زمان كريم مع قوم كرام /مدارج السالكين بين منازل إياک نعبد وإياک نستعين ج ۱ ص ۴۶۵ ج ۳ص ۱۸۱

(۲۱)وقال السری سمعت أباالفضل نصربن أبی نصر الطوسی يقول سمعت أبابكربن المثاقف يقول سألت

الـجـنيدبن محمد عن التصوف فقال الخروج عن كل خلق دنى والـدخـول فـى كل خلق سنى/حلية الأولياء وطبقات الأصفياء ج ا ص ۳۲

(۲۲) حضرت أبونعیم أحمد بن عبداللہ اصبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعریف اوراس کی وضاحت

حضرت احمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہے: قال ابو الحسن الفرغانى سألت أبابكر الشبلى ماعلامة العارف فقال صدره مشروح وقلبه مجروح قلت هذاعلامة العارف فمن العارف قال العارف الذى عرف اللّٰه عزوجل وعرف مراد اللّٰه عز وجل وعمل بماأمر اللّٰه وأعرض عمانهى اللّٰه ودعا عباداللّٰه إلى اللّٰه عزوجل فقلت هذا العارف فمن الصوفى فقال من صفاقلبه فصفى وسلک طريق المصطفى صلى الله عليه وسلم ورمى الدنيا خلف القفاوأذاق الهوى طعم الجفاقلت له هذا الصوفى ماالتصوف قال التألف والتطرف والإعراض عن التكلف قلت لـه أحسن من هذاماالتصوف قال تسليم تصفية

القلوب لعلام الغيوب فقلت له أحسن من هذاماالتصوف فقال تعظيم أمر الله وشفقته على عبادالله فقلت له أحسن من هذامن الصوفي قال من صفا من الكدروخلص من العكروامتلأمن الفكروتساوى عنده الذهب والمدر / حلیۃالأولياء وطبقات الأصفياء ج ١ ص ٣٢

(٢٣) حضرت ابوبکرشبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تعریف اوراس کی وضاحت

حضرت ابوبکرشبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہے: سیئل عن الصوفی فقال لنفسه ذابح ولهواه فاضح ولعدوه جارح وللخلق ناصح دائم الوجل يحكم العمل ويبعدالأمل ويسدالخلل وحزنه صناعة وعيشه قناعةبالحق عارف وعلى الباب عاكف / حلیۃالأولياء وطبقات الأصفياء ج ١ ص ٣٢

(٢۴) حضرت عبدالرحمٰن بن مجیب الصوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تعریف اوراس کی وضاحت

حضرت عبدالرحمٰن صوفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہے: الصوفي من

يتبع طريقة التصوف و العارف بالتصوف و أشهر الآراء فى تسميته أنه سمى بذلک لأنه يفضل لبس الصوف/المعجم الوسيط ج ١ ص ٥٢٩

(٢٥) حضرت إبراهیم مصطفیٰ أحمد الزیات حامد عبد القادر محمد النجار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعریف اور اس کی وضاحت

حضرت عبد القادر محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہے

ومن العلوم علم الطريقة و الحقيقةوأحوال التصوف وقد عرفت أن أرباب هذاالفن فى جميع بلادالاسلام إليه ينتهون وعنده يقفون وقد صرح بذلک الشبلى و الجنيد وسرى وأبو يزيد البسطامى وأبو محفوظ معروف الكرخى وغيرهم ويكفيک دلالةعلى ذلک الخرقةالتى هى شعارهم إلى اليوم و كونهم يسندونهاباسنادمتصل إليه عليه السلام/شرح نهج البلاغة ج ١ ص ١٩

(٢٦) حضرت عبد الحمید بن ہبۃ اللہ بن محمد بن الحسین بن أبي الحدید أبو حامد عز الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعریف اور اس کی

وضاحت

حضرت ابو حامد عز الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہے

وقد حدّ التصوف ورسم وَفسر بوجوه تبلغ نحو الالفين ومرجع كلها الصدق التوجه الى اللّٰه تعالى وانما هى وجوه فيه فعماد التصوف تصفية القلب من اوضار المادة وقوامه صلة الانسان بالخالق العظيم فالصوفى من صفا قلبه للّٰه تعالى وصفت للّٰه معاملته فصفت له من اللّٰه تعالى كرامته

/قواعد التصوف ص ۲

الفصل الثالث فی فرضیة التصوف

تیسری فصل تصوف کی فرضیت میں

الدلیل الاول قال اللّٰہ تعالی یاأَیُّھَاالَّذِینَ أُوتُواالْکِتَابَ اٰمِنُوا بِمَانَزَّلْنَامُصَدِّقًالِمَامَعَکُمْ(۴۷)النساء:قال نظام الدین الحسن بن محمدبن حسین القمی النیسابوری یاأَیُّھَاالَّذِینَ أُوتُواالکِتَابَ ظاھراًولم یؤتواعلم باطن الکتاب اٰمِنُوا بِمَا نَزَّلنَاعلی الأولیاء من علم باطن القرآن مُصَدِّقًالِمَامَعَکُم من العلم الظاھرلأن أھل العلم اللدنی یصدقون أھل العلم الظاھرولکن أھل العلم الظاھریصعب علیھم تصدیق علوم الأولیاء لأنه لایناسب عقولھم

وقال أبی عبداللّٰہ محمدبن ادریس الشافعی:

فقیھاًوصوفیاًفکن لیسَ واحداً

فَإنی وَحَقِّ اللَّهِ إیَّاکَ أَنصَحُ

فذلک قاسٍ لم یذق قلبه تقًی

وهذاجهولٌ کیف ذوالجهل یصلحُ

/دیوان الإمام الشافعی رحمه اللّٰه ج ا ص ۱۳ /غرایٔب القرآن ورغایٔب الفرقان ج۲ ص ۴۳۰ /ربیع الأبرارج ا ص ۲۳۶ /شرح نهج البلاغة ج ا ص ۵۴۹۹ /مجمع الحکم والأمثال ص ا /دواوین الشعر العربی علی مرالعصورج ۹ ص۲۳۷

الدلیل الثانی قال اللّٰه تعالی وَلَقَدعَلِمُوالَمَنِ اشتَراهُ مَالَهُ فِی الاَخِرَةِمِن خَلاقٍ وَلَبِئسَ مَاشَرَوابِهِ أَنفُسَهُم لَوکَانُوایَعلَمُونَ (۱۰۲)البقرة فان قیل ألیس قدقال اللّٰه تعالی وَلَقَدعَلِمُوا لَمَنِ اشتَراهُ علی التأکیدالقسمی فمامعنی قوله تعالی لَوکانُوایَعلَمُونَ

قلت والمختارعندی ان العلم علمان علم یتعلق بظاهر القلب وذالایستتبع العمل ومنه علم الیهودیَعرِفُونَهُ کما

يَعرِفُونَ أَبنائَهُم (١٤٦) البقرة لايجديهم معرفتهم شيئا مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الحِمارِ يَحمِلُ أَسفاراً (٥) الجمعة: وعلم وهبى يتخلص الى صميم القلب بعدانجلائيه والى النفس بعداطمينانه وهو المعنى فى قوله تعالى إِنَّما يَخشَى اللَّهَ مِن عِبادِهِ العُلَماءُ (٢٨) فاطر وقوله عليه الصلاة والسلام العُلَمَاءُ وَرَثَةُ الأَنبِيَاءِ يُحِبُّهُم أَهلُ السَّمَاءِ وَيَستَغفِرُلَهُمُ الحِيتَانُ فِي البَحرِ إِذَامَاتُوا إِلَى يَومِ القيامةرواه ابن النجار عن انس وفى هذاالباب حديث عَن أَبِى الدَّردَاءِ خَرَّجَهُ أَبُودَاوُدَ وأشارالى كلا العلمين أفضل الأنبياء عليه الصلاة والسلام خيرالخيارخيارالعلماء وشرالشرارشرارالعلماء رواه الدارمى من حديث الأحوص بن حكيم وعن الحسن قال العلم علمان فعلم فى القلب فذلک العلم النافع وعلم على اللسان فذلک حجةالله على ابن آدم رواه الدارمى

وقال الإمام ابن رجب الحنبلى زين الدين عبدالرحمن بن أحمدبن رجب بن الحسن السَلامى البغدادى ثم الدمشقى

الحنبلى المتوفى ۷۹۵ھ فی تفسیرہ وروىَ عن الحسنِ رحمه اللّٰه تعالى مرسلاًعن النبیِّ صلى اللّٰه عليه وسلم وروىَ عنه عن جابرٍ رضى اللّٰه عنه مرفوعًاوعنه عن أنسٍ رضى اللّٰه عنه مرفوعًاولايصحُّ وصلُه/المظهرى ج ١ ص ١١٠/روائع التفسير الجامع لتفسيرج ٢ ص ١٤

الدليل الثالث قال اللّٰه تعالى كَمَاأَرسَلنَافِيكُم رَسُولاًمِنكُم يَتلُوعَلَيكُم اَيَاتِنَاوَيُزَكِّيكُم وَيُعَلِّمُكُمُ الكِتَابَ وَالحِكمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَا لَم تَكُونُوا تَعلَمُونَ(١٥٢)البقرة:قال القاضى محمدثناء اللّٰه المظهرى من تلامذة الشاه ولى اللّٰه الدهلوى كان الشاه عبدالعزيزيسميه بيهقى العصر ولدفى حدود ۱۱۴۳ھ بفانى فت وأخذالطريقةالنقشبنديةمن الشيخ خواجه محمدعابد السنامى ثم أخذالطريقة الأحمديةمن الشيخ ميرزاجانجانان مظهرتوفى فى غرة رجب ۱۲۲۵ھ تكرارالفعل(الاول قوله وَيُعَلِّمُكُمُ الكِتَابَ والاخر قوله وَيُعَلِّمُكُم مَالَم تَكُونُوا)يدل على ان

هذاالتعليم من جنس اخر ولعل المرادبه العلم اللدنى المأخوذمن بطون القران ومن مشكوةصدرالنبى صلى الله عليه وسلم الذى لاسبيل الى دركه الاالانعكاس واما دركه درکه فبعيدعن القياس وعَن أَبِى هُرَيرَةَ قَالَ حَفِظتُ مِن رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وِعَائَينِ فَأَمَّاأَحَدُهُمَافَبَثَثتُهُ وَأَمَّا الآخَرُ فَلَوبَثَثتُهُ قُطِعَ هَذَا البُلعُومُ المرادبه العلم اللدنى

فانقيل فما معنى قوله(فَلَوبَثَثتُهُ قُطِعَ هَذَا البُلعُومُ)

قلت معناه انه لَوبَثَثتُهُ باللسان لَقُطِعَ هَذَاالبُلعُومُ لان تلك العلوم والمعارف لايمكن تعليمهاولاتعلمهابلسان المقال بل انماتدرک بالانعكاس ولسان الحال كيف والتعلم باللسان يتوقف على امورمنهاكون المعلوم ممايدرک بالعلم الحصولي ومنهاكون اللفظ موضوعابازائه ومنها كون الوضع معلوما للسامع وليس شيء منهامتحققافى المعارف فان ادراكهاتكون بالعلم الحضورى الذى لايمكن ذهولهابل سبيل ذلک وراء الحصولى

والحضوری وانّٰی هناک وضع الالفاظ وهیهات هیهات للسامعین العلم بوضعها ومن اراد ان ینطق بتلک المعارف فلابدله من ایرادمجازات واستعارات لایهتدی الی مرامها العوام فیتخبط به عقولهم ویفهمون غیرمرادالمتکلم فیفسقونه ویکفرونه کماتری العوام ینکرون علی اولیاء الله من غیرسبیل الی درک مرادهم وذلک یفضی الی قطع البلعوم فالطریق السوی للعوام عندمطالعة کتبهم وسماع کلامهم عدم الانکاروحمله علی ظاهر الشریعةمهماامکن بالتأویلات فان کلامهم رموزواشارات اوتفویض علمه الی علام الغیوب کما هوشأن المتشابهات فان فی کلامهم مجازات واستعارات مصروفةعن الظاهروليس شیء منها مخالفاللشرع بل هی لب الکتاب والسنةرزقناالله بفضله ومنه/المظهری ج ا ص ١٤٩

الدلیل الرابع قال اللهتعالی وَإِن تُبدُوامافِی أَنفُسِکُم یُحَاسِبکُم بِهِ اللَّهُ(٢٨٦)البقرة:قال القاضی محمدثناء الله

الهندى الفانى فتى النقشبندى الحنفى العثمانى المظهرى
وان اللّٰہ تعالى وعد العفو عماليس فى وسعه وامامن لم يرفع
رأسه لملاحظة عيوبها ولم يقصددفع رذائلهافسوف يَدعُوا
ثُبوراً وَيَصلى سَعِيراًوبهذا يظهرفرضيةأخذطريقةالصوفية
والتشبث بأذيال الفقراء كفرضية قرأة كتاب اللّٰہ تعالى
وتعلم أحكامه قال رسول اللّٰہ صلى اللّٰہ عليه وسلم تَرَكتُ
فِيكُمُ الثَّقَلَين كِتَاب اللّٰهِ وَعِترَتِي فلابدمن أخذكتاب اللّٰہ
تعالى لاستنباط أحكامه والعمل والتذكروالاتعاظ به
وصعودمدارج القرب بتلاوته وأخذأذيال آل رسوله
وعترته لتهذيب النفوس والقلوب على حسب مرضات
اللّٰہ تعالى وهدايته/المظهرى ج ١ ص ٣٤٣

الدليل الخامس قال اللّٰہ تعالى قال اللّٰہ تعالى إِن تَجتَنِبُوا
كَبَائِرَمَاتُنهَونَ عَنهُ نُكَفِّرعَنكُم سَيِّئَاتِكُم وَنُدخِلكُم مُدخَلًا
كَرِيمًا(٣١) النساء:قال محمدثناء اللّٰہ المظهرى فائدة
أساس المعاصى كلها قساوة القلب الموجب للغفلةعن

اللّٰه سبحانه ورذائل النفس الداعيةالى الشهوات السّبعية والبهيميةقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ان فى جسد بنى آدم لمضغةإذأصلحت صلح الجسد كله وإذافسدت فسدالجسد كله ألاوهى القلب ولايتصوّرالتنزه عن المعاصى اِلّابدوام الحضوروصفاء القلوب والنفوس وذا لايتصوّرالابجذب من اللّٰه تعالى بتوسط المشائخ فعليك التشبّث بأذيالهم فهم قوم لايشقى جليسهم ولايخاب انيسهم/المظهرى ج٢ص٩٤

الدليل السادس قال اللّٰه تعالى يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوااتَّقُوااللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَاتَمُوتُنَّ إِلَّاوَأَنتُم مُسلِمُونَ (١٠٢)آل عمران: قال القاضى محمدثناء اللّٰه المظهرى ليس المرادمنه ان حق التقوى صار منسوخاوجوبه كيف ورذائل النفس من الكبروالغضب فى غيرمحله والحسد والحقدوالنفاق وسوء الأخلاق وحب الدنياوقلةالالتفات الى اللّٰه واشتغال القلب بغيره مازال حراما ولايتصور نسخ حرمتهاحتى

تصير مباحة بل المراد منه ان ازالة رذائل النفس دفعة ليست في مقدور البشر بل يتوقف ذلك جريا على عادة الله تعالى على مصاحبة ارباب القلوب و النفوس الزاكية والمجاهدات المذكورة فالله سبحانه رخص لعباده في ذلك وأوجب عليهم بذل الجهد في تزكية النفس و تصفية القلب ما استطاع فمن اعرض عن ذلك بالكلية و التفت الى الشهوات فعليه اثم الرذائل كلها إِن تُبدُوا ما فِي أَنفُسِكُم أَو تُخفُوهُ يُحاسِبكُم بِهِ اللّهُ فَيَغفِرُ لِمَن يَشاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشاءُ ومن اشتغل في طلب الطريقة وبذل جهده في دفع الرذائل ومات قبل تحصيل الكمالات فقد اتى بما وجب عليه وأرجو ان يغفر له ما ليس في وسعه والله اعلم /المظهري ج٢ ص٥٠١

الدليل السابع قال الله تعالى الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالكَاظِمِينَ الغيظَ وَالعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّهُ يُحِبُّ المُحسِنِينَ (١٣٤) آل عمران: قال محمد ثناء الله المظهري

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فیمارواه الشیخان فی الصحیحین من حدیث عمرفی قصةسوال جبرئیل الإحسان ان تعبدربک کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک قلت فالمحسنون هم الصوفیة/ المظهری ج٢ص ١٣٩

الدلیل الثامن قُل إِن كَانَ آبَاؤُكُم وَأَبنَاؤُكُم وَإِخوَانُكُم وَأَزوَاجُكُم وَعَشِيرَتُكُم وَأَموَالٌ اقتَرَفتُمُوهَاوَتِجَارَةٌتَخشَونَ كَسَادَهَاوَمَسَاكِنُ تَرضَونَهَاأَحَبَّ إِلَيكُم مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍفِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُواحَتَّى يَأتِيَ اللَّهُ بِأَمرِهِ وَاللَّهُ لَايَهدِي القَومَ الفَاسِقِينَ(٢٤)التوبة:قال القاضی محمدثناء اللہ العثمانی المظهری وجدان حلاوةالایمان عبارةعن الاستلذاذبه کما یستلذالرجل بالشهوات الطبیعیة وذلک کمال الایمان ولایکتسب ذلک الامن مصاحبة ارباب القلوب الصافیة والنفوس الزاکیةرزقنا اللہ سبحانه وهذه الآیةوماذکرنامن الأحادیث یوجب افتراض اکتساب التصوف من خدمة المشایخ رضی اللہ عنهم

أجمعين ومعنى قوله تعالى وَاللَّهُ لَايَهدِى القَومَ الفَاسِقِينَ
يعنى لايرشدهم الى معرفته قال البيضاوى فى الآيةتشديد
عظيم وقلّ من يتخلص عنه قلت ذلک القليل هوالصوفية
العلية/المظهرى ج۴ ص۱۵۳

الدليل التاسع قال الله تعاليقال اللّٰه تعالى وَمَاكَانَ المُؤمِنُونَ
لِيَنفِرُوا كَافَّةًفلولانفرمِن كُلِّ فِرقَةٍ مِنهُم طَائِفَةٌ لِيَتفقّهُوافِى
الدِّينِ وَلِيُنذِرُواقومَهُم إِذَا رَجَعُواإِلَيهِم لَعَلَّهُم يَحذَرُونَ
(۱۲۲)التوبة: قال القاضى محمدثناء اللّٰه المظهرى واما
علم اللدنى الذى يسمون اهلهابالصوفيةالكرام فهو فرض
عين لان ثمراتهاتصفيةالقلب عن اشتغال بغيراللّٰه واتصافه
بدوام الحضوروتزكيةالنفس عن رذائل الاخلاق من
العجب والكبروالحسدوحب الدنياوالكسل فى الطاعات
وايثارالشهوات والرياء والسمعةوغيرذلک و تجليتها
بمكرام الاخلاق من التوبة والرضاء بالقضاء والشكرعلى
النعماء والصبرعلى البلاء وغير ذلک ولاشک ان هذه

الاموومحرمات وفرائض على كل بشراشدتحريماًمن المعاصى الجوارح واهم افتراضاًمن فرائضها فالصلوة والصوم وشىء من العبادات لايعبأبشىء منها مالم تقترن بالاخلاص والنيةقال النبى ﷺ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقبَلُ مِنَ العَمَلِ إِلَّا مَاكَانَ لَهُ خَالِصًاوَابتُغِيَ بِهِ وَجهُهُ رواه النسائى عن ابى امامةؓ وقال النبى ﷺ إِنَّ اللّٰهَ لَايَنظُرُإِلَى صُوَرِكُم وَأَموَالِكُم وَلَكِن يَنظُرُإِلَى قُلُوبِكُم وَأَعمَالِكُم رواه مسلم عن ابى هريرةؓ وكل مايترتب عليه من الفروض الاعيان فهوفرض عين واللّٰهاعلم /المظهرى ج۴ص ۳۲۴/معارف القرآن ج۲ ص۲۸۳ /۲۸۴پاره ۱۱ سورةالتوبة

الدليل العاشر قال اللّٰه تعالى عَالِمُ الغَيبِ فَلَايُظهِرُعَلَى غَيبِهِ أَحَدًاإِلَّامَنِ ارتَضَى مِن رَسُولٍ (۲۶/ ۲۷)الجن:قال القاضى محمدثناء اللّٰه المظهرى واماالعلم الحاصل للاولياء علما حضوريابل فوق الحضورى وهوالعلم المتعلق بذات اللّٰه تعالى وصفاته المسمى بالعلم اللدنى

فهو لا يحتمل الخطاء وهو قطعي وجداني بل فوق القطعي

لان علم المرأ بنفسه علم حضوري وجداني فانه بحضور

نفس المعلوم عند العالم من غير حصول صورة فيه وعلم

الصوفي بالله فوق هذا العلم لان الله تعالى اقرب من نفسه

بنفسه قال الله تعالى وَنَحنُ أَقرَبُ إِلَيهِ مِنكُم وَلَكِن لَا

تُبصِرُونَ(٨٥) الواقعة: ايها العوام ويبصره من أبصره الله

تعالى وهذا العلم اللدني يحصل للاولياء بتوسط الرسول

صلى الله عليه وسلم ولو بوسائط

فان قيل وَنَحنُ أَقرَبُ إِلَيهِ مِنكُم وَلَكِن لَا تُبصِرُونَ(٨٥)

الواقعة: خطاب لسائر الناس ويلزم منه ان يكون لسائر الناس

علما بالله تعالى حضوريا فوق علمه بنفسه

قلنا نعم لكن العلم تابع للحيوة لا يتصور بدونها وقد ذكر في

تفسير سورة الملك ان الحيوة على اربعة اقسام منها ما

يستتبع المعرفة وتلك الحيوة بالتجليات الذاتية والصفاتية

ولأجل حصول هذه الحيوة الاكتساب والتصوف.

المظهری ج ١٠ ص ٩٧

الدليل الحادی عشر قال اللّٰه تعالى وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِـايَـاتِنَاأُولَئِکَ أَصحَابُ النَّارِهُم فِيهَا خَالِدُونَ(٣٩)البقرة: قـال أبـوالـعبـاس أحمدبن محمدلأن مَن تحقق ولم يتشرّع فقدتزندق ومن تشرع ولم يتصوف فقدتفسّق ومَن جمع بينهمافقدتحقق جعلنااللّٰه ممن تحقّق بهماوسلک على منهاجهماإلى الممات آمين/البحر المديد ج ١ ص ٦٧

الدليل الثانی عشر قال اللّٰه تعالى أَفَتُؤمِنُونَ بِبَعضِ الكِتَابِ وَتَكفُرُونَ بِبَعضٍ فَمَاجَزَاءُ مَن يَفعَلُ ذَلِکَ مِنكُم إِلَّاخِزيٌ فِى الحَيَاةِالدُّنيَاوَيَومَ القِيَامَةِيُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّالعَذَابِ وَمَااللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّاتَعمَلُونَ(٨٤)البقرة:قال الامام العلامةابی العباس احمد بن محمدفكيف تؤمنون بظاهر الشريعة وتنكرون علم الطريقة وأنوار الحقيقةفَمَاجَزَاءُ مَن يَفعَلُ ذَلِکَ مِنكُم إِلَّاخِزيٌ فِى الحَيَاةِ الدُّنيَا وهو الحرص والطمع والخوف والجزع وطول الأمل وعدم النهوض إلى

العمل وَيَومَ القِيَامَةِيُردُّونَ إِلَى أَشَدِّ العَذَابِ وهوغم الحجاب وسوء الحساب وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تعملُونَ

/البحر المديد ج ا ص ۹۸

الدليل الثالث عشر قال اللّٰه تعالى وَإِذَاقِيلَ لَهُم آمِنُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوانُؤمِنُ بِمَاأُنزِلَ عَلَيناوَيكفُرُونَ بِمَاوَرَائَهُ وَهُوَ الحَقُّ مُصَدِّقًالِمَامَعَهُم قُل فَلِمَ تَقتُلُونَ أَنبِيَاءَ اللَّهِ مِن قَبلُ إِن كُنتُم مُؤمِنِينَ(۹۱)البقرة:قال الامام العلامةابى العباس احمدبن محمداعلم أن قاعدةتفسيرأهل الإشارةهي أن كل عتاب توجه لمن ترك طريق الإيمان وأنكرعلى أهله يتوجه مثله لمن ترك طريق مقام الإحسان وأنكرعلى أهله وكل وعيدتوعدبه أهل الكفران يتوعدبه مَن ترك السلوك لمقام الإحسان غير أن عذاب أهل الكفرحسى بدنى وعذاب أهل الحجاب معنوى قلبى فنقول فيمن رضى بعيبه وأقام على مرض قلبه وأنكر الأطباء ووجودأهل التربيةبِئسَمَا اشتَرَوابِهِ أَنفُسَهُم أَن يَكفُرُوا بِمَاأَنزَلَ اللَّهُ وهو

كفرهم بماأنزل الله من الخصوصيةعلى قلوب أوليائه بغيًا
بغياًوحسداًأوجهلاًوسوء ظن أَن يُنَزِّلَ اللَّهُ مِن فَضلِهِ عَلَى
مَن يَشَاءُ مِن عِبَادِهِ فَبَاءُ وا بِغَضَبٍ الحجاب عَلَى غَضَبٍ
ألبعدوالارتياب أوبغضب سقم القلوب على غضب
ألإصرارعلى المساوئ والعيوب من لم يتغلغل فى علمنا
هذامات مُصرًاعلى الكبايروهولايشعركماقال الشاذلى
رضى اللّٰه عنه ولايصح التغلغل فيه إلابصحبةأهله
وَلِلكَافِرِينَ بالخصوصيةعذاب الطمع وسجن الأكوان
وهماشجرةالذل والهوان وَإِذَاقِيلَ لَهُم اٰمِنُوابِمَاأَنزَلَ اللَّهُ من
أسرارالحقيقةوأنوارالطريقةقَالُوانُؤمِنُ بِمَاأُنزِلَ عَلَينَامن
ظواهرالشريعة وَيَكفُرُونَ بِمَاوَرَائَهُ من أسرار الحقيقة
ككشف أسرارالذات وأنوارالصفات وَهُوَأى علم الحقيقة
الحَقَّ لأنه خالص لب الشريعة/البحرالمديدج ١ ص ١٠٣

الدليل الرابع عشر قال الله تعالى وَكَذلِكَ جَعَلنَاكُم أُمَّةً
وَسَطاًلِتَكُونُواشُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيكُم

شَهِيداً(١٤٣)البقرة:قال أحمدبن محمد التفاضل بين الرجال إنما يكون بالعلم والحال فمن قوىَ علمُه بالله كان أعظم قدراً عندالله والعلم الذى به الشرف عندالله هو العلم بذات الله وبصفاته وأسمائه وكذاالعلم بأحكام الله إذاحصل معه العلم بالله فكلماانكشف الحجاب عن القلب كان أقرب إلى الرب وانكشاف الحجاب يكون على قدر التخلية والتحلية فبقدرما يتخلّى القلب عن الرذائل ويبعدعن القواطع والشواغل ويتحلّى بأنواع الفضائل ينكشف عنه الحجاب ويدخل مع الأحباب وبقدر مايتراكم على القلب من الخواطر والشواغل ويدخل عليه من المساوئ والرذائل يقع البعدعن الله ويطرد العبد عن باب الله فلايدل على كمال العبدكثرةالأعمال وإنما يدل على كماله علو الهمةوالحال وعلوالهمة على قدر اليقين وقدراليقين على قدر المعرفةوالمعرفةعلى قدرالتوجه والتصفيةوالتوجه تابع للقسمةالأزليةوذلك فضل الله

يؤتيه مَن يشاء ثم إن العلماء بأحكام الله إذالم يحصل لهم
الكشف عن ذات الله يكونون حجةعلى عبادالله و العلماء
بالله الذين حصل لهم الكشف عن ذات الله حتى حصل
لهم الشهود والعيان يكونون حجةعلى العلماء بأحكام الله
فكماأن الأمة المحمدية تشهدعلى الناس والرسول يشهد
عليهم ويزكيهم فكذلك العلماء يشهدون على الناس
والأولياء يشهدون على العلماء فيزكون من يستحق
التزكيةويردون مَن لايستحقهالأن العارفين بالله عالمون
بمقامات العلماء أهل الظاهر لايخفى عليهم شيء من
أحوالهم ومقاماتهم بخلاف العلماء لايعرفون مقامات
الأولياء ولايشمون لهارائحة/البحر المديد ج ١ ص ١٤١

الدليل الخامس عشر قال الله تعالى وَلَئِن أَتَيتَ الَّذِينَ أُوتُوا
الكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍمَاتَبِعُوا قِبلَتَكَ وَمَا أَنتَ بِتَابِعٍ قِبلَتَهُم وَمَا
بَعضُهُم بِتَابِعٍ قِبلَةَبَعضٍ وَلَئِنِ اتَّبَعتَ أَهوَائَهُم مِن بَعدِمَا
جَائَكَ مِنَ العِلمِ إِنَّكَ إِذَالَمِنَ الظَّالِمِينَ(١٤٥)البقرة:قال

أبو العباس أحمدبن محمدمماجرت به سُنةاللّٰه تعالى فى
خلقه أن أهل الحقيقة منكورون عندأهل الشريعةأوتقول
علماء الباطن منكورون عند علماء الظاهريقابلونهم
بالإذايةوالإنكارمع أنهم يعلمون أن الحقيقةحق من ربهم
وأن علم الباطن حق لقوله عليه الصلاة والسلام إن من
العلم كهيئةالمكنون لايعلمه إلاالعلماء باللّٰه فإذاسمعه أهل
الغرة باللّٰه أنكروه عليهم وقال صلى اللّٰه عليه وسلّم لِكلّ
ايةٍظاهرٌوباطِنٌ وحَدٌّومَطلَع وَمَااللَّهُ بِغافِلٍ عَمَّا يَعمَلُونَ
فجزاؤهم الحرمان عن لذةالشهودوالعيان فيقال لأهل
الباطن وَلَئِن أَتيتَ الَّذِينَ أُوتُواالكِتابَ بِكُلِّ ايةٍمَاتَبِعُوا
قِبلَتَكَ وجهتك التى توجهت إليهاالأنهامَنُوطةبموت
النفوس وحط الرؤوس ودفع الفلوس وخرق العوائِد
لاكتساب الفوائد ومفارقةالأوطان والغيبةعن الأهل
والولدان وَمَاأَنتَ أيهاالمريد بِتَابِعٍ قِبلَتَهُم وجهتهم التى
توجهواإليهاوَلَئِنِ اتَّبَعتَ أَهوَائَهُم مِن بَعدِمَاجَائَكَ مِنَ العِلمِ

اى بَعدِمَاظهرلک من علم التحقيق إِنَّکَ إِذًالَمِنَ الظَّالِمِينَ لـنفوسهم الَّذِينَ اَتَينَاهُمُ الكِتَابَ مِن علماء الشريعةيَعرِفُونَهُ علـم الـحقيقة كَمَايَعرِفُونَ أَبنَائَهُم وَإِنَّ فَرِيقًامِنهُم لَيَكتُمُونَ الـحَقَّ وَهُـم يَعلَـمُـونَ أى يقرون به فى الجملة وينكرون وجود أهـلـه مـخصوصين وقديتحققون به ويكتمون الحق حسـداًوهـم يـعلمون وجود خصوصيته فيقال للعارف هذا الـذى أنـت عـليـه مـن سلوک جادةالطريق وعلم التحقيق الـحَقُّ مِن رَبِّکَ فَلا تَكُونَنَّ مِنَ المُمتَرِينَ إنـک على الحق المبين/البحر المديد ج ا ص ٦ ٣ ١

الـدليل السادس عشر قـال الـلّـه تـعالـى كَمَاأَرسَلنَافِيكُم رَسُـولًا مِـنـكُـم يَتلُوعَلَيكُم اَيَاتِنَاوَيُزَكِّيكُم وَيُعَلِّمُكُمُ الكِتَابَ وَالـحِـكمَةَوَيُعَلِّمُكُم مَالَم تَكُونُوا تَعلَمُونَ(١٥٢)البقرة:قال الامام الـعلامةابـى الـعبـاس احـمـدبـن محمدبن المهدى الشـاذلـى طـريقة المعروف بابن عجيبةالحسنى الأنجرى الـمفسرالصوفى كما أنعم اللهعلى الأمةالمحمديةبأن بعث

فيهم رسولاً منهم يعلمهم الشرعية النبوية ويطهرهم من

شهود الغيرية ويعلمهم العلوم اللدنية كذلك منَّ الله تعالى

على عباده من هذه الأمة في كل زمان ببعث شيوخ التربية

يطهرون الناس من العيوب ويدخلونهم حضرة الغيوب

ويطلعونهم على شهود القدرة الأزلية والحكمة الإلهية

يعلمهم من غرائب العلوم ويفتح لهم مخازن الفهوم

يَطَّلعون على السر المصون ويعلمون مالم يكونوا يعلمون

البحر المديد ج ١ ص ١٥٨

الدليل السابع عشر قَالَ اللّٰه تعالى لَيسُوا سَوَاءً مِن أَهلِ الكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتلُونَ ايَاتِ اللّهِ اٰنَاءَ اللَّيلِ وَهُم يَسجُدُونَ يُؤمِنُونَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الاٰخِرِ وَيَأمُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَيَنهَونَ عَنِ المُنكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِى الخَيرَاتِ وَأُولَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ (آل عمران: ١١٣ / ١١٤) قال أبو العباس أحمد بن محمد

ليس أهل العلم سواء بل منهم من جعله شبكةً يصطاد به

الدنيا يبيع دينه بعرض قليل وهم علماء السوء وقضاة

الـجـورومنهم من قرأه للّٰه وعلّمه للّٰه فأفنى عُمره فى تعليمه

وتقييده ومنهم من صرف همته إلى جمعه وتأليفه ومنهم من

صرف همـتـه إلى العـمـل به فالتحق بالعبادوالزُّهاديَتلُونَ

آياتِ اللَّهِ اناءَ اللَّيلِ وَهُم يَسجُدُونَ ومنهم من حرره وحققه

ثـم تـوجـه إلى عـلـم البـاطـن وصـحب العارفين فكان من

الـمـقـربين فهؤلاء كلهم يُسارِعُونَ فِى الخَيراتِ وَأُولَئِكَ

مِنَ الـصَّـالِـحِـينَ فيـقال لهم وماتفعلوامن خيرفلن تكفروه

واللّٰه عليم بالمتقين / البحرالمديدج ٢ ص ١٤٦

الـدليل الثامن عشر قـال اللّٰـه تـعـالى قال اللّٰه وَإِذأَخَذَاللَّهُ

مِيثاقَ النَّبِيِّينَ لَمَاآتَيتُكُم مِن كِتابٍ وَحِكمَةٍثُمَّ جَائَكُم رَسُولٌ

مُـصَـدِّقٌ لِمَامَعَكُم لَتُؤمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقرَرتُم وَأَخَذتُم

عَـلَـى ذَلِـكُـم إِصرِى قَالُوأَقرَرنَا قَالَ فَاشهَدُواوَأَنَامَعَكُم مِنَ

الشَّاهِدِينَ(٨١) آل عمران: قال أبوالعباس أحمد بن محمد

كماأخذ اللّٰه العهد على الأنبياء وأممهم فى الإيمان به عليه

الصلاةالسلام أخذالميثاق على العلماء وأتباعهم من العامة

لئـن أدركوا وليّاً من أولياء اللّٰه حاملاً لواء الحقيقة مصدقا لما معهـم من الشريعة ليؤمنن به ولينصرنه فَمَن تَوَلَّى وأعرض عـن الإذعـان اليهـم فَأُولَئِكَ هُمُ الفَاسِقُونَ الخارجون عن دائـرة الولاية محرومون من سابق العناية فإن الحقيقة إنما هى لب الشريعة وخلاصتها فإنما مثل الحقيقة والشريعة كالروح لـلـجسـد فـالشـريعة كالجسد والحقيقة كالروح فالشريعة بـلاحـقيـقة جسد بلاروح والحقيقة بلاشريعة روح بلاجسد فـلاقيام لهذا إلا بهذا فمن تشرَع ولم يتحقق فقد تفسق ومن تـحـقق ولم يتشرّع فقد تزندق ومَن جمع بينهما فقد تحقق ومـن خـرج عـنهـمـا فـقـد خـرج عن دين اللّٰـه وطلبَ غيره

/البحر المديد ج ۱ ص ۳۴۱

الـدليـل التاسع عشر قـال اللّٰـه تـعـالـى لَقَـدمَنَّ اللَّهُ عَلَى الـمُـؤمِـنِينَ إِذ بَعَثَ فِيهِم رَسُولاً مِن أَنفُسِهِم يَتلُو عَلَيهِم اٰيَاتِهِ وَيُـزَكِّيهِم وَيُعَلِّمُهُمُ الكِتَابَ وَالحِكمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (١٦٤) آل عـمـران: قـال الامـام العلامة ابى

العباس احمدبن محمدلَقَدمَنَّ اللَّهُ عَلَى المُؤمِنِينَ
المتوجهين إليه الطالبين لمعرفته إِذبَعَثَ فِيهِم رَسُولاًمِن
أَنفُسِهِم حيث بعث لهم من يأخذ بأيديهم ويطوى مسافة
البعدعنهم وهم شيوخ التربيةيَتلُو عَلَيهِم ايَاتِهِ الدالةعلى
كشف الحجاب وفتح الباب ويُزَكِّيهِم من دنس العيوب
المانعةلعلم الغيوب ثم يزكيهم من درن الحس إلى
مشاهدةالقرب والأنس ثم وَيُعَلِّمُهُمُ الكِتَابَ المشتمل
على عين التحقيق وَالحِكمَةَ المشتملةعلى التشريع وبيان
الطريق فيجمعون لهم مابين الحقيقةوالشريعةوَإِن كَانُوامِن
قَبلُ لَفِى ضَلَالٍ مُبِينٍ وقد كانوا قبل ذلك فى ضلال مبين
عن الجمع بينهماوهذه المنّةعامةفى كل زمان إذلاتخلوا
لأرض من داع يدعوإلى اللّٰه ومن اعتقدقطعه فقدقطع منّة
اللّٰه واستعجز قدرة اللّٰه وسدباب الرحمةفى وجه عباداللّٰه
والعياذبالله / البحر المديدج ١ ص ٣٩٩

الدليل العشرون قال الله تعالى وَلَقَدجَائَتهُم رُسُلُنابِالبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيراًمِنهُم بَعدَذٰلِكَ فِي الأَرضِ لَمُسرِفُونَ(٣٢) المائدة: قال الامام العلامةابى العباس احمدبن محمدقد قيض الله لهذه الأمةالمحمديةمن يقوم بأمر دينهاظاهراو باطناًوهم ورثته فى الظاهرو الباطن وفى الخبر علماء أمتى كأنبياء بنى إسرائيل فلكل زمان رجال يقومون بالشريعة الظاهرةوهم العلماء ورجال يقومون بالحقيقةالباطنةوهم الأولياءفمن قصرفى الجهتين قامت عليه الحجةولله الحجةالبالغةفمن أسرف أوطغى أدبته الشريعةوأبعدته الحقيقةوبالله التوفيق /البحر المديد ج ٢ ص ٣٥

الدليل الحادى وعشرون قال الله تعالى يَاأَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الكِتَابَ آمِنُوابِمَانَزَّلنَامُصَدِّقًالِمَا مَعَكُم مِن قَبلِ أَن نَطمِسَ وُجُوهًافَنَرُدَّهَاعَلَى أَدبَارِهَاأَونَلعَنَهُم كَمَالَعَنَّاأَصحَابَ السَّبتِ وَكَانَ أَمرُ اللَّهِ مَفعُولًا(٤٧)النسآء: قال قال الامام العلامةابى العباس احمدبن محمدحملةالشريعة يخاطبون

بالإيمان بأهل الحقيقة لأنها لبها وصفاؤها فإن أمنعوس الإيمان بها ومن الإذعان لأهلها طمس الله وجوه قلوبهم وملأها خوفاً وجزعاً وحباً للدنيا وردها على أدبارها فلا تفهم أسرار الكتاب ولا تفقه إشارة الخطاب فإن قصروا عن حقوق الشريعة وغيّروا أحكامها مُسخوا قردة وخنازير وفي نوادر الأصول بسنده إلى رسول اللّه صلى الله عليه وسلم قال تَكُونُ فِي أُمَّتِي قَزَعةٌ فَيَصِيرُ النَّاسُ إِلَى عُلَمَائِهِم فَإذاهُم قِرَدَةٌ وَخَنازِيرُ قال الترمذي الحكيم فالمسخ تغيير الخلقة عن جهتها فإنما حل بهم المسخ لأنهم غيّروا الحق عن جهته وحرفوا الكلم عن مواضعه فمسخوا عن أعين الخلق وقلوبُهم عن رؤية الحق فمسخ الله صورهم وبدّل خِلقتهم كما بدلوا الحق باطلاً وبالله التوفيق / البحر المديد ج ٢ ص ٥٥

الـدليل الثاني وعشرون قَـال الـلّٰـه تـعالى إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ
الْـمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِم قَالُوا فِيمَ كُنتُم قَالُوا كُنَّا مُستَضعَفِينَ
فِـي الأَرضِ قَـالُـوا أَلَـم تَـكُن أَرضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا
فَـأُولَئِكَ مَـأْوَاهُـم جَهَنَّمُ وَسَآئَتُ مَصِيرًا (٩٧) النساء: قال
أبو العباس أحمد بن محمد كل مَن لم يتغلغل فى علم الباطن
مـات ظـالـمًـا لـنفسه أى باخسًا لها لما فوَّتها من لذيذ الشهود
ومـعـرفة الـمـلـك الـمعبو د ولا يخلو باطنه من الإصرار على
أمـراض الـقـلـوب التـى هـى مـن أكبـر الذنوب فإذا توفتـه
الـملائكة على هذه الحالة قالت له فيم كنتَ حتّٰى لم تهاجر
إلـى مـن يُـطهرك من العيوب ويوصلك إلى حضرة علام
الـغيـوب فيقول كنتُ من المستضعفين فى علم اليقين ولم
أقـدر على صحبة أهل عين اليقين وحق اليقين حَبَسَنَى عنهم
حُبُّ الأوطـان ومـرافـقة النساء والولدان فيقال لهُ ألم تكن
أرض اللّٰه واسعة فتهاجر فيها إلى من يخلصك من الحجاب
ويـنـفـى عنـك الشك والارتياب فلاجرم أن مأواه سجن

الأكوان وحرمان الشهود والعيان إلّا من أقربوجود ضعفه واضطرإلى مولاه في تخليصه من نفسه فعسى ربه أن يعطف عليه فيوصله إلى عارف من أوليائه حتى يلتحق بأحبابه وأصفيائه وماذلك على الله بعزيز/البحر المديد ج٢ص ٩٤

الدليل الثالث وعشرون قال الله تعالى سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشرَكُوالَوشَاءَ اللَّهُ مَاأَشرَكناوَلَاابَاؤُناوَلَا حَرَّمنامِن شَيءٍ كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبلِهِم حَتَّى ذَاقُوابَأسَنَاقُل هَل عِندَكُم مِن عِلمٍ فَتُخرِجُوهُ لَنَاإِن تَتَّبِعُونَ إِلَّاالظَّنَّ وَإِن أَنتُم إِلَّا تَخرُصُونَ(١٤٨) الانعام:قال الامام العلامةابى العباس احمدبن محمداعلم أن الحق جل جلاله كلف عباده فى هذه الداربالقيام بوظيفتين الشريعةو الحقيقةالشريعة محلها الظواهرو الحقيقة محلها البواطن الشريعةتقتضى التكليف و الحقيقةتقتضى التعريف الشريعةشهو دالحكمة والحقيقةشهو دالقدرةو جعل الشريعة رداء الحقيقةو لباسًا

لهاثم جعل سبحانه فى القلب عينين وتسمى البصيرة
إحداهماتنظر للحكمةفتقوم بالشرائع والأخرى تنظر
للقدرةفتقوم بالحقائق فقوم فتحواعين الحقيقة وأعمواعين
لشريعةوهم أهل الكفروالزندقةولذلك قالوا لَوشاءَ اللَّهُ
ماأَشرَكناوقوم فتحواعين الشريعة وأهملواعين الحقيقة
وهم عوام المسلمين من أهل اليمين فلذلك طال
خصمهم للمقادير الأزليةمع إقرارهم بهافإن أنكروها فقد
عَمِيَت بصيرتهم وقوم أحبهم اللّٰه ففتح لهم عين الحقيقة
فأسندوالأفعال كلهاإلى اللّٰه ولم يروامعه سواه فتأدبوافى
الباطن مع الأشياء كلهاوفتح لهم عين الشريعةفقاموا
بوظائف العبوديةعلى المنهاج الشرعى وهم الأولياء
العارفون باللّٰه فمن تمسك بالحقائق العلميةدون الشرائع
كان زنديقًاومن تمسك بالشرائع دون الحقائق كان
فاسقًاومن تمسك بهما كان صدّيقافمن رام التمسك
بالشرائع ولم تُسعفه الأقدارفإن كان عن سُكروجذب فهو

معذوروإن كان عن كسل فهو مخذول وإن كان عن إنكار لهافهومطرودمعدودمن حزب الشيطان والعياذبالله /البحر المديد ج ٢ ص ١٨٥

الدليل الرابع وعشرون قال الله تعالى لَقَدأَرسَلنَانوحًاإِلَى قَومِهِ فَقَالَ يَاقَومِ اعبُدُوااللَّهَ مَالَكُم مِن إِلَهٍ غَيرُهُ إِنّى أَخَافُ عَلَيكُم عَذَابَ يَومٍ عَظِيمٍ(٥٩)الاعراف:قال الامام العلامة ابى العباس احمدبن محمدالشريعة المحمديةسفينةنوح عليه السلام فمن ركب بحر الحقايق وحادعنهاحال بينه وبينهاالموج فكان من المغرقين فى بحر الزندقة والكفرومن تمسك بهافى ذلك كان من الناجحين الفائزين /البحر المديد ج ٢ ص ٣٧٦

الدليل الخامس وعشرون قال الله تعالى وَمِمَّن خَلَقنَاأُمَّةٌ يَهدُونَ بِالحَقِّ وَبِهِ يَعدِلُونَ(١٨١)آل عمران:قال قال الامام العلامةابى العباس احمدبن محمدفالعلماء يهدون إلى التمسك بالشرائع وإتقانهاوالأولياء العارفون يهدون

الى التحقق بالحقائق و أذواقها فالعلماء داعون إلى أحكام

الله والعارفون داعون إلى معرفة ذات الله العلماء لإصلاح

الظواهر والأولياء لإصلاح البواطن و لايقوم هذا إلا بهذا

فالظاهر من غير باطن فسق والباطن من غير ظاهر إلحاد

والله تعالى أعلم / البحر المديد ج ٢ ص ٤٣٣

الدليل السادس وعشرون قال الله تعالى قُل إِن كَانَ آبَاؤُكُم وَأَبنَاؤُكُم وَإِخوَانُكُم وَأَزوَاجُكُم وَعَشِيرَتُكُم وَأَموَالٌ اقتَرَفتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخشَونَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرضَونَهَا أَحَبَّ إِلَيكُم مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأتِيَ اللَّهُ بِأَمرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهدِي القَومَ الفَاسِقِينَ (٢٤) التوبة :قال قال الامام العلامة ابى العباس احمد بن محمد الهجرة من أوطان الغفلة واجبة و مفارقة الأصحاب والعشائر الذين لا يوافقون العبد على النهوض إلى الله فريضة فيجب على المريد أن يهاجر من البلد التى لا يجد فيها قلبه ولا يجد فيها من يتعاون به على ربه كائنة ما كانت

عليه أيضاً أن يعتزل مَن يشغله عن اللّٰه من الآباء

بناء والأزواج والعشائر وكذلك الأموال والتجارات

التى تشغل قلبه عن اللّٰه بعدأن يقيم فى أولاده حقوق

الشريعةفاللبيب هو الذى يجمع بين الحقيقةوالشريعة

فلايضيع من يعول ولايترك حق من يتعلق به من الزوجة

أوغيرهاويذكراللّٰه مع ذلك فيخالطهم بحسه ويفارقهم

بقلبه فإن لم يستطع وأراد دواء قلبه فليخيرالزوجةويوكل

من ينوب عنه فى القيام بحقوق العيال حتى يقوى قلبه

ويتمكن مع ربه وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجعَل لَهُ مَخرَجاً وَيَرزُقهُ مِن

حَيثُ لايَحتَسِبُ وَمَن يَتوَكَّل عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسبُهُ

ولإبراهيم بن أدهم رضى اللّٰه عنه شعر

هَجَرتُ الخَلقَ طُرّاًفى رِضاكَا

وأيتمتُ البَنينَ لِكَى أَرَاكَا

فَلَو قَطَّعتَنى إرباًفإرباً

لِمَاحَنَّ الفُؤَادُإلَى سِوَاكَا

وبالله التوفيق/البحر المديد ج٣ ص ٦٥

الدليل السابع وعشرون قال الله تعالى وَمَا كَانَ الْمُؤمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَولَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرقَةٍ مِنهُم طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَومَهُم إِذَا رَجَعُوا إِلَيهِم لَعَلَّهُم يَحذَرُونَ (١٢٢) التوبة: قال أحمد بن محمد الداعون إلى الله على الحقيقة هم العارفون بالله وهم أصحاب الشهود وأما الفقهاء فى الدِّين فإنما يدعون إلى أحكام الله وتعلم دينه دون معرفة ذاته وصفاته فدعواهم ضعيفة التأثير فلا ينهض على أيديهم ما ينهض على أيدى العارفين /البحر المديد ج٣ ص ١٣٦

الدليل الثامن وعشرون قال الله وَإِذ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ لَا أَبرَحُ حَتَّى أَبلُغَ مَجمَعَ البَحرَينِ أَو أَمضِيَ حُقُبًا (٦٠) الكهف: قال أحمد بن محمد ويؤخذ من طلب موسى الخضر عليهما السلام والسفر إليه الترغيب فى العلم، ولا سيما علم الباطن فطلبه أمر مؤكد قال الغزالى رضى الله

عنه هو فرض عين إذ لا يخلو أحد من عيب إو إصرار على ذنب إلا الأنبياء عليهم السلام وقد قال الشاذلي رضى الله عنه من لم يتغلغل فى علمنا هذا مات مُصرًا على الكبائر وهو لا يشعر وبالله التوفيق / البحر المديد ج۴ ص ۱۸۰ / ۱۸۱

الدليل التاسع وعشرون قال الله تعالى وَلَقَد كَتَبنَا فِى الزَّبُورِ مِن بَعدِ الذِّكرِ أَنَّ الأَرضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ الصَّالِحُونَ (۱۰۵) الانبياء: قال الامام العلامة ابى العباس احمد بن محمد قد أورث الله أرضه وبلاده لأهل التوجه إلى الله والإقبال عليه فوراثة كل أحد على قدر توجهه وإقباله على مولاه والمراد بالوراثة التصرف بالهمة ونفوذ الكلمة فى صلاحَ الدين وهداية المخلوقين وهم على قسمين قسم يتصرف فى ظواهر الخلق بإصلاح ظواهرهم وهم العلماء الأتقياء فهم يُبلغون الشرائع والأحكام لإصلاح نظام الإسلام وقسم يتصرفون فى بواطنهم وهم أهل التصرف العارفون بالله على اختلاف مراتبهم من غوث وأقطاب وأوتاد وأبدال

ونجباء ونقباء وصالحين وشيوخ مربين فهم يُعالجون
بواطن الناس بالتربيةبالهمةوالحال و المقال حتى يتطهرمَن
يصحبهم من الرذائل ويتحلى بأنواع الفضائل فيتأهل
لحضرةالقدس ومحل الأنس وهؤلاء حازوا الوراثةالنبوية
كلها كماقال ابن البنافى مباحثه:

تَبِعَهُ العَالِم فى الأقوال☆والعابد الزاهدفى الأفعال
وبهما الصوفى فى السباق☆لكنه قدزاد بالأخلاق

البحر المديدج ٤ ص ٣٩٥

الدليل الثلاثون قال الله تعالى وَلَقَداَتَيناداوُدَوَسُلَيمَانَ عِلمًا
وَقَالاالحَمدُلِلَّهِ الَّذِى فَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِن عِبَادِهِ المُؤمِنِينَ
(١٥)النمل:قال أبو العباس أحمدبن محمدوالعلماء على
قسمين علماء بالله وعلماء بأحكام الله فالعلماء بالله هم
العارفون به أهل الشهودوالعيان وهم أهل علم الباطن أعنى
علم القلوب والعلماء بأحكام الله هم علماء الشرائع
والنوازل وحيث انتهت درجةالعلماء بأحكام الله ابتدئت

درجة العلماء بالله فنهاية علماء الظاهر بداية علماء الباطن

لأن علم أهل الظاهر جله ظنى وعلم أهل الباطن عيانى

ذوقى وليس الخبر كالعيان مع ما فاقوهم به من المجاهدة

والمكابدة ومقاساة مخالفة النفوس وقطع المقامات حتى

ماتوا موتات ثم حييت أرواحهم فشاهدوا من الأنوار

والأسرار ما تعجز عنه العقول وتكل عنه النقول

وقال أشرف العلوم وأعظمها وأعزها العلم بالله على سبيل

الذوق والكشف والوجدان ولا يكون إلا من طريق التربية

على يد شيخ كامل لأنه إذا حصل هذا العلم أغنى عن العلوم

كلها وصغرت فى جانبه حتى إن صاحب العلم بالله يعد

الاشتغال بطلب علم الرسوم بطالة وانحطاطاً ومَثله كمن

عنده قناطير من الفضة ثم وجد جبلاً من الإكسير فهل يلتفت

صاحبُ الإكسير إلى الفضة أو الفلوس لأن من كانت أوقاته

كلها مشاهدة ونظراً لوجه الملك كيف يلتفت إلى شىء

سواه ولذلك قال الجنيد رضى الله عنه لو نعلم تحت أديم

السماء أشرف من هذا العلم الذى نتكلم فيه مع أصحابنا لسعيت إليه

وقال شيخ شيوخنا سيدى عبدالرحمن العارف كنتُ أعرف أربعة عشر علما فلما أدركت علم الحقيقة سرطت ذلك كله ولم يبق إلا التفسير والحديث نتكلم فيه مع أصحابنا أو قريباً من هذا الكلام

وقال الورتجبى العلم علمان علم البيان وعلم العيان علم البيان مايكون بالوسائط الشرعية وعلم العيان مستفاد من الكشوفات الغيبية ثم قال فالعلم البيانى معروف بين العموم والعلم العيانى مشهور بين الخصوص لم يطلع عليه إلا نبى أو ولىّ لأنه صدر من الحق لأهل شهوده من المحبين العارفين والموحدين والصديقين والأنبياء والمرسلين /البحر المديد ج٥ ص ٢١٤ / ٢١٥

الدليل الحادى وثلاثون قَال اللّٰه تعالى أُولَئِكَ يُؤتَونَ أَجرَهُم مَرَّتَينِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدرَءُونَ بِالحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا

رَزَقنَاهُمْ يُنفِقُونَ(٥٤)القصص :قال أبو العباس أحمدبن محمدمَن تَحَمَّلَ من العلماء مشقةتَحمُّلِ العلمِ الظاهرثم ركب أهوال النفس ومحاربتَهافى تحصيل العلم الباطن فهوممن يؤتى أجره مرتين وينال عز الدارين ضُعفين بسبب صبره على العِلمَين وارتكاب الذل مرتين إذااتصف بما اتصف به أولئك بحيث يدرأ بالحسنةالسيئةوينفق مما رزقه الله من الحس والمعنى كالعلوم والمواهب ويعرض عن اللغووهو كل مايشغل عن شهودالله ويحلم عن الجاهل ويرفق بالسائل وبالله التوفيق/البحر المديد ج٥ص ٢٩٠

الدليل الثانى وثلاثون قال الله وَوَصَّينَاالإِنسَانَ بِوَالِدَيهِ حَمَلَتهُ أُمُّهُ وَهناًعَلَى وَهنٍ وَفِصَالُهُ فِى عَامَينِ أَنِ اشكُرلِى وَلِوَالِدَيكَ إِلَىَّ المَصِيرُ(١٥)لقمان:قال أحمدبن محمدبر الوالدين واجب لاسيمافى حق الخصوص فيطيعهمافى كل شىء إلاإذا منعاه من صحبةشيخ التربيةالذى يُطهر من الشرك الخفى الذى لاينجومنه أحدفإن الآية تشمله

بطريق العموم والإشارةأى وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَى أَن تُشرِكَ
بِى مَالَيسَ لَكَ بِهِ عِلمٌ على متابعة هواك وحظوظك
ومحبتهن فَلا تُطِعهُمَاوَصَاحِبهُمَافِى الدُّنيا مَعرُوفًاوَاتَّبِع
سَبِيلَ مَن أَنَابَ إِلَىَّ هوشيخ التربيةفى علم الإشارة وقدتقدم
قول الجنيدأمرنى أبى بشىء وأمرنى السّرىّ بشىء
فقدمت أمر السّرىّ فرأيت سراً كبيراًوكان شيخ شيوخنا
الولى الشهيرسيدى يوسف الفاسى يأتيه شاب من أولاد
كبراء فاس وكان أبوه ينهاه ويزجره عن صحبته وربمابلغ
لمجلس الشيخ فيؤذيه فكان الشيخ يقول للشاب أطع
أباك فى كل شىء إلا فى الإتيان إليناوكان بعض المشايخ
يقول ائتونى ولو بسخط الوالدين إذلايضره ذلك حيث
قصدإصلاح نفسه ودوائها وقال الشيخ السنوسى فى شرح
عقايدالجزايرى مانصه وحاصل الأمرفى النفس أنهاشبيهة
فى حالهابحال الكافر الحَربِىّ الذى يريدأن تكون كلمة
الكفرهى العلياوكلمة التوحيدالسفلى وكذلك النفس

تـريدأن تـكون كلمةباطلها من الدعاوى للحظوظ العاجلة الـمُشغِلةعن إخلاص العبودية لمولاناجل وعلا وعن القيام بـوظـائف تـكـاليـفه على الوجه الذى أمربه هى العلياالنافذ أمـرهـاونهيهافـى مُدُنِ الأجسام وماتعلق بها بعدأن نزلت ساحةالأبـدان واتـصلـت اتـصالاًعظيماًلا انفكاك له إلا بـالـموت فوجب لذلك على كل مؤمن يُعظّم حرمات اللّه تـعـالـى أن ينـهـض كل النهوض بغاية قواه العِلميةوالعملية لـجهـادهـاوقتـالهـاوفـى مثل هذاالقتال الذى نزل العدوفيه بسـاحةالأبـدان وهـوفـرض عين على كل مؤمن يسقط فيه استيـذان الأبـويـن وغيـرهـمـافـأنـت ترى كيف جعل قيام الـنفـس عـلى العبد وحجابهاله عن ربه كعدويجب جهاده ولـوخالف الوالدين وهو كذلك إذ طاعةالوالدين لاتكون فـى تـرك فـرض ولافـى ارتـكـاب معصيةومن جملة المعاصى عند الخواص رؤيةالنفس والوقوف معها وتطهير ...س فرض عين ولا ... ةللوالدين فى فرض العين وقوله

تعالى وَصَاحِبهُمَافِى الدُّنيَامَعرُوفًاقال الورتجبى المعروف هاهناأن تُعرفهمامكان الخطأ والغلط فى الدين عند جهالتهمابالله وَاتَّبِع سَبِيلَ مَن أَنَابَ إِلَيَّ نهاه عن متابعة المخلّطِين وحثه على متابعةالمنيبين وبالله التوفيق

/البحرالمديد ج٥ص ٣٩٠/ ٣٩١

الدليل الثالث وثلاثون قال الله وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجعِ وَالأَرضِ ذَاتِ الصَّدعِ إِنَّهُ لَقَولٌ فَصلٌ وَمَاهُوَبِالهَزلِ إِنَّهُم يَكِيدُونَ كَيدًا وَأَكِيدُكَيدًافَمَهِّلِ الكَافِرِينَ أَمهِلهُم رُوَيدًا (١١/١٧)الطارق: قال الامام احمدبن محمداعلم أنّ الحقيقةسماء والشريعة أرض والطريقةسُلّم ومعراج يصعد اليهافمَن لاطريقةله لاعروج له إلى سماء الحقائق

/البحرالمديد ج٨ص ٣٠٣

الدليل الرابع وثلاثون قال الله تعالى وَلَقَد ضَرَبنَا لِلنَّاسِ فِى هَذَاالقُرانِ مِن كُلِّ مَثَلٍ وَلَئِن جِئتَهُم بِايَةٍلَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِن أَنتُم إِلَّامُبطِلُونَ (٥٨)الروم:قال الامام العلامةابى

العباس احمد بن محمدقدبيَّن الله فى القرآن مايحتاج السائرون إليه من علم الشريعةو الطريقة و الحقيقةلمن خاض بحرمعانيه و أسراره وَلَئِن جِئتَهُم بِاَيَةٍمن غوامض أسراره ليقول أهل الجمودهذا الحادو باطل فاصبرإن وعدالله بالنصرلأوليائه حق و لايحملنک على العجلةمن لا يقين عنده و بالله التوفيق /البحر المديد ج٥ ص ٣٧٩

الدليل الخامس وثلاثون قال العلامةشهاب الدين محمود بن عبد الله الحسينى الألوسى وقال ابن مسعودمن أراد علم الأولين و الآخرين فليتل القرآن ومن المعلوم أن هذا لايحصل بمجرد تفسيرالظاهروقدقال بعض من يوثق به لكل آيةستون ألف فهم وروى عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لكل آيةظهروبطن ولكل حرف حدولكل حدمطلع.

قال ابن النقيب إن ظاهرهاماظهرمن معانيهالأهل العلم بالظاهروباطنهاماتضمنته من الأسرار التى أطلع الله تعالى

عليهاأرباب الحقائق ومعنى فلاينبغي لمن له أدنى مسكةمن
عقل بل أدنى ذرة من إيمان أن ينكر اشتمال القرآن على
بواطن يفيضهاالمبدأ الفياض على بواطن من شاء من عباده
فالإنصاف كل الإنصاف التسليم للسادةالصوفيةالذين هم
مركزللدائرةالمحمديةماهم عليه واتهام ذهنك السقيم
فيمالم يصل لكثرةالعوائق والعلائق إليه:وإذالم ترالهلال
فسلم لأناس رأوه بالأبصار /خطبةتفسيرروح المعانى ج ا
ص٨

الدليل السادس وثلاثون قال اللّٰه وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِى تَسآءَ
لُونَ بِهِ وَالْأَرحامَ(٢)النساء:قال إسماعيل حقى قال بعضهم
كل ما لايؤمن من الهلاك مع الجهل فطلب علمه فرض
عين سواء كان من الأمورالاعتقادية كمعرفةالصانع وصفاته
وصدق النبى عليه السلام فى أقواله وأفعاله او من الأعمال
الحسنةالمتعلقة بالظاهر كالصلاةوالصوم وغيرهماو
بالباطن كحسن النية والإخلاص والتوكل وغيرهاومن

السيئةالمتعلقة بالظاهر كشرب الخمروأكل الرباوالنظر
الى اجنبية بشهوة اوبالباطن كالكبروالعجب والحسد
وسائرالأخلاق الرديئةللنفس فان معرفةهذه الأمورفرض
عين يجب على المكلف طلبهاوان لم يأذن له أبواه/روح
البيان ج٢ص ١٤٣

الدليل السابع وثلاثون قال الله تعالى فَمَن يُرِدِاللَّهُ أَن يَهدِيَهُ
يَشرَح صَدرَهُ لِلإِسلَامِ وَمَن يُرِد أَن يُضِلَّهُ يَجعَل صَدرَهُ ضَيِّقًا
حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ كَذَلِكَ يَجعَلُ اللَّهُ الرِّجسَ
عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤمِنُونَ(١٢٥)الانعام قال إسماعيل حقى
واعلم ان العلم علمان علم المعاملةوعلم المكاشفة فالاول
هوالعلم بما يقرب اليه تعالى ومايبعدعنه وهومقدم على
الثانى الذى هونور يظهرفى القلب فيشاهدبه الغيب لانه
الشرط له قال تعالى وَالَّذِينَ جاهَدُوافِينالَنَهدِيَنَّهُم سُبُلَنا
ولاينفك عنه لان الحديث المذكورصرح بان الانابة
والتجافى والاستعدادالتى هي من علم المعاملةعلامةذلك

النوروفى فضل المكاشفةور دقوله عليه السلام فضل العالم

علـى العابد كفضلى على أمتى إذغير المكاشفةتبع للعمل

لثبوته شرطاله/روح البيان ج٣ص ١٠٠

الدليل الثامن وثلاثون قال اللّه تعالى وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ

لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِنهُم طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي

الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَومَهُم إِذَا رَجَعُوا إِلَيهِم لَعَلَّهُم يَحذَرُونَ

(١٢٢)التوبة: قال إسماعيل حقى بن مصطفى الإستانبولى

الحنفى الخلوتى المولى أبو الفداء قال العزبن عبدالسلام

العلم الذى هوفرض لازم ثلاثةانواع والنوع الثانى علم

السروهو مايتعلق بالقلب ومساعيه فيفترض على المؤمن

علم احوال القلب من التوكل والانابةوالخشية والرضى

فانه واقع فى جميع الأحوال واجتناب الحرص والغضب

والكبروالحسدوالعجب والرياء وغير ذلک وهوالمراد

بقوله عليه السلام طلب العلم فريضة على كل مسلم

ومسلمة إذلوأريد بالعلم فيه التوحيدفهو حاصل ولوأريدبه

الصلاة فيجوز ان يتأهلها شخص وقت الضحى ويموت قبل الظهر فلا يستقيم العموم المستفاد من لفظ كل واما غيرهما فلا يظهر فلم يبق الا المعاملة القلبية إذ فرضية علمها متحققة فى كل زمان ومكان فى كل شخص/روح البيان ج ٣ ص ٥٣٦

الدليل التاسع وثلاثون قال اللّٰه تعالى وَلَقَدآتَينادَاوُدَ وَسُلَيمَانَ عِلمًا وَقَالا الحَمدُلِلّهِ الَّذِى فَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍمِن عِبَادِهِ المُؤمِنِينَ (١٥) النمل: قال إسماعيل حقى واعلم ان العلم علمان علم البيان وهو مايكون بالوسائط الشرعية وعلم العيان وهو ما يستفاد من الكشوفات الغيبية فالمراد بقوله عليه السلام سائل العلماء وخالط الحكماء وجالس الكبراء اى سائل العلماء بعلم البيان فقط عند الاحتياج الى الاستفتاء منهم وخالط العلماء بعلم العيان فقط وجالس الكبراء بعلم البيان والاحكام وعلم المكاشفة والاسرار فامر بمجالستهم لان فى تلك المجالسة منافع الدنيا

والآخــرۃ تو خود بہتری جوی وفرصت شمار ☆ کہ باچون خودی کم کنی روزکار/روح البیان

الدليل الاربعون قـال الـلّٰه تعالى وَكَانَ أَبُوهُمَاصَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَن يَبـلُغَاأَشُدَّهُمَا وَيَستَخرِجَا كَنزَهُمَارَحمَةًمِن رَبِّكَ وَمَـافَعَلتُهُ عَن أَمرِى ذَلِكَ تَأوِيلُ مَالَم تَسطِع عَلَيهِ صَبرًا (۸۲)الـكهف:قـال إسـمـاعيـل حقى وفى بعث موسى الى الـخـضـراشارةالى ان الكمال فى الانتقال من علوم الشريعة المبنيةعلى الظواهرالى علوم الباطن المبنيةعلى التطلع الى حقائق الأموركما فى تفسيرالامام قال بعض العارفين من لم يـكـن لـه نـصـيـب مـن هـذا العلم اى العلم الوهبى الكشفى أخاف عـلـيـه سـوء الـخـاتـمةوادنـى الـنـصيب التصديق به وتسـلـيـمـه لاهـله واقل عقوبةمن ينكره ان لا يرزق منه شيأ وهـوعـلـم الصديقين والمقربين كذافى احياء العلوم/روح البيان ج۵ص۲۸۸

الدليل الحادى واربعون قال اللّٰه تعالى وَعَدَاللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا مِنكُم وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَستَخلِفَنَّهُم فِى الأَرضِ كَمَا استَخلَفَ الَّذِينَ مِن قَبلِهِم وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُم دِينَهُمُ الَّذِى ارتَضَى لَهُم(٥٥) النور: قال إسماعيل حقى وآخرون هم اهل المعرفة واصحاب الحقائق وارباب السلوك الكاملون المكملون وهم خلفاء اللّٰه على التحقيق واقطاب العالم وعمد السماء وأوتاد الأرض بهم تقوم السموات والأرض وهم فى الدين كخواص الملك واعيان مجلس السلطان فالدين معمور بهؤلاء على اختلاف طبقاتهم الى يوم القيامة

/روح البيان ج٦ ص ١٧٣

الدليل الثانى واربعون قال اللّٰه تعالى قُل هَل يَستَوِى الَّذِينَ يَعلَمُونَ وَالَّذِينَ لَايَعلَمُونَ(٩) الزمر قال إسماعيل حقى بن مصطفى الإستانبولى الحنفى وقال فى عين العلم المراد المكاشفة فيما ورد فضل العالم على العابد كفضلى على أمتى إذ غيره وهو علم المعاملة تبع للعمل لثبوته شرطاله

وكذاالمرادالمعاملةالقلبيةالواجبةفيماوردطلب العلم
فريضةعلى كل مسلم اى يفترض عليه علم احوال القلب
من التوكل والانابة والخشيةوالرضى فانه واقع فى جميع
الأحوال وكذلك فى سايرلأخلاق نحوالجودوالبخل
والجبن والجرأة والتكبر والتواضع والعفة والشره
والإسراف والتقتيروغيرهاويمتنع ان يرادغيرهذه
المعاملات اماالتوحيد فللحصول واما الصلاة فلجواز ان
يتأهلهاشخص وقت الضحى بالإسلام او البلوغ ومات قبل
الظهرفلايفترض عليه طلب علم تلك الصلاة فلايستقيم
العموم المستفاد من لفظةكل وكذا المرادعلم الآخرة
مطلقااى مع قطع النظرعن المعاملةوالمكاشفة فيما ورد
قُل هَل يَستَوِى الَّذِينَ يَعلَمُونَ وَالَّذِينَ لا يَعلَمُونَ لئلايفضل
علماء الزمان على الصحابةفمجادلة الكلام والتعمق فى
فتاوى ندروقوعها محدث وبالجملةعلم التوحيداشرف
العلوم لشرف معلومه وكل علم نافع وان كان له مدخل فى

التقرب الى اللّٰه تعالى الاان القربة التامة انماهى بالعلم الذى اختاره الصوفية لمحققون على مااعترف به الامام الغزالى رحمه اللّٰه فى المنقذمن الضلال وكان المتورعون من علماء الظاهر يعترفون بفضل ارباب القلوب ويتخلفون الى مجالسهم وسأل بعض الفقهاء أبابكر الشبلى قدس سره اختبار العلمه وقال كم فى خمس من الإبل فقال اما الواجب فشاةو اماعندنافكلهالله فقال ومادليلك فيه قال ابوبكر رضى اللّٰه عنه حين خرج عن جميع ماله لله ولرسوله فمن خرج عن ماله كله فامامه ابوبكرر ضى الله عنه ومن ترك بعضه فامامه عمررضى اللّٰه عنه ومن اعطى للّٰه ومنع للّٰه فامامه عثمان رضى اللّٰه عنه ومن ترك الدنيا لاهلهافامامه على رضى اللّٰه عنه فكل علم لايدل على ترك الدنيافليس بعلم وقد قال عليه السلام أعوذبك من علم لا ينفع وهو العلم الذى لايمنع صاحبه عن المنهى ولايجره الى المأموربه وفى كشف الاسرار علم سه است علم

خبری و علم الہامی و علم غیبی علم خبری گوشہا شنود و علم الہامی دلہا شنود و علم
غیبی جانہا شنود علم خبری بروایت است علم الہامی بہدایت است علم
غیبی بعنایت است علم خبری را بگفت فَاعلَم أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فقدم
العلم لانه امام العمل علم الہامی را گفت إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا العِلمَ
مِن قَبلِهِ علم غیبی را گفت وَعَلَّمناهُ مِن لَدُنَّا عِلماً و ورای این ہمہ
علمی است کہ وہم آدمی بدان نرسد و فہم از ان درماند و ذلک علم
اللّٰه عز وجل بنفسه علی حقیقته قال اللّٰه تعالی وَلَا يُحِيطُونَ
بِهِ عِلماً قال الشبلی قدس سره العلم خبر و الخبر جحود
و حقیقة العلم عندی بعد اقوال المشایخ الاتصاف بصفة
الحق من حیث علمه حتی یعرف ما فی الحق و قال بعض
الکبار المقامات کلها علم و العلم حجاب ای مالم یتصل
بالمعلوم ویفنی فیه و کذا الاشتغال بالقوانین و العلوم
الرسمیة حجاب مانع عن الوصول و ذلک لان العلم الإلهی
الذی یتعلق بالحقائق الالهیة لایحصل الا بالتوجه و الافتقار
التام و تفریغ القلب و تعریته بالکلیة عن جمیع المتعلقات

الكونيةوالعلوم والقوانين الرسمية/روح البيان ج٨ص ٨٣

الدليل الثالث وربعون قال الله تعالى فَوَجَدَاعَبدًامِن عِبَادِنَا اَتَينَاهُ رَحمَةًمِن عِندِنَاوَعَلَّمنَاهُ مِن لَدُنَّاعِلمًا(٦٥)الكهف:

قال إسماعيل حقى بن مصطفى الإستانبولى الحنفى واما العلوم الكسبيةفهى التى لاتكون حاصلةفى جوهرالنفس ابتداء بل لابدمن طريق يتوصل به الى اكتساب تلك العلوم فان كان التوصل الى استعلام المجهولات بتركيب العلوم البديهيةفهو طريق النظروان كان بتهيئةالمحل وتصفيته عن الميل الى ما سوى الله تعالى فهوطريق الكشف والكشف انواع أعلاها اسرارذاته تعالى وأنوار صفاته و آثارأفعاله وهوالعلم الإلهى الشرعى المسمى فى مشرب اهل الله علم الحقائق اى العلم بالحق سبحانه وتعالى من حيث الارتباط بينه وبين الخلق وانشاء العالم منه بقدرالطاقةالبشريةإذمنه ماليس فى الطاقة البشريةوهو ماوقع فيه الكمل فى ورطةالحيرةوأقروابالعجزعن حق

المعرفةوهذاالعلم الجليل بالنسبةالى سائر العلوم كالشمس بالنسبةالى الذرات و كالبحربالنسبةالى القطرات فعلوم اهل الله مبنيةعلى الكشف والعيان وعلوم غيرهم من الخواطرالفكريةوالأذهان وبدايةطريقهم التقوى والعمل الصالح وبدايةطريق غيرهم تحصيل الوظائف والمناصب وجمع الحطام الذى لايدوم وقال المولى الجامى

جان زاہد ساحل وہم وخیال ☆ جان عارف غرقہ بحر شہود

والمرادبالعلم علم الاشارة والوراثةوالباطن والحقيقة ولذلك عبرعنه بلفظ العلم بناء على التعبيربالمطلق على الفردالكامل إذالعلم الباطنى من العلم الظاهرى بمنزلة الروح واللب من الجسدوالقشروبمنزلة المعنى من الصورةفلاجرم ان العلم الباطنى من العلم الظاهرى بمنزلة الفردالكامل من الفرد الناقص والعلم الظاهرى من العلم الباطنى بمنزلةالفردالناقص من الفردالكامل والنقصان

الموهوم المعتبر فی العلم الظاهری بحسب الاضافة والنسبة الی العلم الباطنی باعتبار المقام الذی یوجب الامتیاز بینهما من جهة الصورة لایقدح فی کماله الذاتی الحقیقی فی عینه ونفسه کماان الکمال المعتبر فی العلم الباطنی بحسب الاضافة والنسبة الی العلم الظاهری باعتبار المقام الموجب للافتراق بینهما من جهة التعین لایزید فی کماله الذاتی الحقیقی فی نفسه وذاته بل کل منهما من حیث هو بالنظر الی ذاته مع قطع النظر الی الاضافة والنسبة المعتبرة بینهما بحسب المقامات والتعلقات وغیر ذلک ولذا خص کبار الصوفیة فی اصطلاحاتهم لفظ العلم اللدنی بهذا العلم الباطنی الحاصل بمحض تعلیم اللّٰه تعالی من لدنه بغیر واسطة عبارة/روح البیان ج ۹ ص ۴۰۴

الدلیل الرابع واربعون قال اللّٰه تعالی أَلَم تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الكِتَابِ يُدعَونَ إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ لِيَحكُمَ بَينَهُم ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنهُم وَهُم مُعرِضُونَ(۲۳)آل عمران: قال نظام

الدين الحسن بن محمدبن حسين القمي النيسابوري فيه إشارةإلى أن من أوتي حظاًمن العلم فعليه إذا دعي إلى حكم من أحكام اللّٰه أوإلى ترك الدنياومخالفةالهوى أن يمتثل وينقادوإلاكان مغرورابالدنيامفترياًفي الدعوى وهذه حال أكثرمن أوتي نصيباً من علم الظاهرولم يؤت حظاً من علم الباطن فهم أهل العزة باللّٰه فكيف حال المغرورين إذا جمعهم اللّٰه/غرائب القرآنؑ ورغائب الفرقان ج ٢ص ١٣٥

الدليل الخامس واربعون قال أبوعبداللّٰه محمدبن عمربن الحسن بن الحسين التيمي الرازي الملقب بفخرالدين ولدفي الري بطبرستان المتوفي غرةشوال ٦٠٦هـ

السَّبَبُ الرَّابِعُ لِتَسمِيَةِ هَذِهِ السُّورَةِبِأُمِّ الكِتَابِ أَنَّ العُلُومَ البَشَرِيَّةَإِمَّاعِلمُ ذَاتِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ وَأَفعَالِهِ وَهُوَعِلمُ الأُصُولِ وَ إِمَّاعِلمُ أَحكَامِ اللَّهِ تَعَالَى وَتَكَالِيفِهِ وَهُوَعِلمُ الفُرُوعِ وَإِمَّاعِلمُ تَصفِيَةِالبَاطِنِ وَظُهُورِ الأَنوَارِالرُّوحَانِيَّةِ وَالمُكَاشَفَاتِ الإِلَهِيَّةِ/الكبيرج ١ص ١٧٤

الدليل السادس واربعون قال الله وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسمَاءَ كُلَّهَا

(٣١) البقرة: قال أبو عبدالله محمدبن عمربن الحسن

بن الحسين التيمى الرازى قال بعض المحققين العلماء

ثلاثةعالم باللهغير عالم بأمر اللهوعالم بأمر اللهغير عالم بالله

وعالم بالله وبأمر اللهاما الأول فهو عبدقداستولت المعرفة

الإلهيةعلى قلبه فصار مستغرقاً بمشاهدةنور الجلال

وصفحات الكبرياء فلا يتفرغ لتعلم علم الأحكام إلاما

لا بدّمنه الثانى هو الذى يكون عالماًبأمر اللهوغير عالم بالله

وهو الذى عرف الحلال والحرام وحقائق الأحكام لكنه

لايعرف أسرار جلال الله أما العالم بالله وبأحكام الله فهو

جالس على الحدالمشترك بين عالم المعقولات وعالم

المحسوسات فهوتارةمع اللهبالحب له و تارةمع الخلق

بالشفقةوالرحمةفإذارجع من ربه إلى الخلق صار معهم

كواحدمنهم كأنه لايعرف اللهوإذاخلابربه مشتغلاًبذكره

وخدمته فكأنه لايعرف الخلق فهذاسبيل المرسلين و

الصديقين و هذاهو المراد بقوله صلى الله عليه وسلم سائل العلماء و خالط

الحكماء و جالس الكبراء فالمراد من قوله صلى الله عليه وسلم سائل

العلماء أى العلماء بأمر الله غير العالمين بالله فأمر بمسائلتهم

عند الحاجة إلى استفتاء منهم و أما الحكماء فهم العالمون

بالله الذين لا يعلمون أو امر الله فأمر بمخالطتهم و أما الكبراء

فهم العالمون بالله و بأحكام الله فأمر بمجالستهم لأن فى

تلك المجالسة منافع الدنيا و الآخرة

ثم قال شقيق البلخى لكل واحد من هؤلاء الثلاثة ثلاث

علامات أما العالم بأمر الله فله ثلاث علامات أن يكون ذاكراً

باللسان دون القلب و أن يكون خائفاً من الخلق دون الرب

و أن يستحى من الناس فى الظاهر و لا يستحى من الله فى

السر و أما العالم بالله فإنه يكون ذاكراً خائفاً مستحيياً

أما الذكر فذكر القلب لا ذكر اللسان و أما الخوف فخوف

الرياء لا خوف المعصية و أما الحياء فحياء ما يخطر على

القلب لا حياء الظاهر و أما العالم بالله و بأمر الله فله ستة أشياء

الثلاثة التى ذكرناها للعالم بالله فقط مع ثلاثة أخرى كونه جالساً على الحد المشترك بين عالم الغيب وعالم الشهادة وكونه معلماً للقسمين الأولين وكونه بحيث يحتاج الفريقان الأولان إليه وهو يستغنى عنهما ثم قال مثل العالم بالله وبأمر الله كمثل الشمس لايزيد ولا ينقص ومثل العالم بالله فقط كمثل القمر يكمل تارة وينقص تارة أخرى ومثل العالم بأمر الله فقط كمثل السراج يحرق نفسه ويضىء لغيره/الكبير ج ا ص ١٨١

الدليل السابع واربعون قال الله وَلَقَدعَلِمُوا لَمَنِ اشتَرَاهُ مَالَهُ فِى الآخِرَةِمِن خَلاقٍ (١٠٢)البقرة:قال زين الدين عبدالرحمن بن أحمدبن رجب بن الحسن السَلامى البغدادى ثم الدمشقى الحنبلى المتوفى٧٩٥هـ قدذكر الحافظُ أبوأحمدَبنُ عدىٍّ ثنا أحمدُبنُ عبدِالله بنِ صالح بنِ شيخ بنِ عميرةَثناإسحاقُ بن بهلول قال قال لى إسحاقُ بنُ الطباع قال لى سفيانُ بن عيينةَ عالمٌ بالله عالِمٌ بالعلم

عالمٌ باللّه ليس بعالِمٍ بالعلم عالمٌ بالعلم ليس بعالم باللّه قال

قلتُ لإسحاق فهمنيه واشرحه لى قالَ عالمٌ باللّهِ عالمٌ

بالعلم حمادُ بن سلمةَ عالمٌ باللّه ليس بعالم بالعلم مثل أبى

الحجاج العابدِ عالمٌ بالعلم ليسَ بعالم باللّه فلانٌ وفلانٌ

وذكر بعضَ الفقهاءِ وروى الثوريُّ عن أبى حيَّان التميمى

سعيدِ بنِ حيَّانَ عن رجلٍ قالَ كانَ يُقال العلماءُ ثلاثةٌ فعالمٌ

باللّه ليس عالمًا بأمرِ اللّهِ وعالمٌ بأمرِ اللّهِ ليس عالمًا باللّهِ

وعالمٌ باللّه عالمٌ بأمرِ اللّهِ فالعالمُ باللّهِ وبأوامر اللّه الذى

يخشى اللّهَ ويعلمُ الحدودَ والفرائضَ والعالمُ باللّه ليس

بعالم بأمرِ اللّه الذى يخشى اللّهَ ولايعلمُ الحدودَ والفرائضَ

والعالمُ بأمرِ اللّه ليس بعالم باللّهَ الذى يعلمُ الحدودَ

والفرائضَ ولايخشى اللّهَ عزَّ وجلَّ وأمابيانُ أنَّ انتفاءَ

الخشيةِ ينتفى مع العلم فإنَّ العلمَ له موجب ومقتضى وهو

اتباعُهُ والاهتداءُ به وضدُّه الجهل فإذا انتفت فائدتُهُ

ومقتضاهُ صارَ حالُهُ كحالِهِ عندعدمِهِ وهو الجهلُ وقدتقدَّم

أن الـذنوبَ إنَّماتقعُ عن جهالةٍوبيَّنادلالةَالقرآنِ على ذلكَ وتـفسيـرَالسلفِ لـه بـذلكَ فيـلـزمُ حينئذٍأن ينتفى العلمُ ويثبتُ الـجهـلُ عـندانتفاءِ فائِدةِالعلم ومقتضاهُ وهو اتباعُهُ /روائع التفسيرج ا ص ۱۹۲

وذكرفى تـفسيـرالتسترى ج ا ص۱۴۷ تحت قوله تعالى فَسئَلُواأَهلَ الذِّكرِإِن كُنتُم لاَتَعلَمُونَ(۷) الانبياء

وذكرفى تفسيرابن ابى حاتم ج١٠ ص ٣١٨٠ تحت قوله تـعالى فَسئَلُواأَهلَ الذِّكرِإِن كُنتُم لاتَعلَمُونَ قَولُهُ تَعَالَى إِنَّمَا يَخشَى اللَّهَ مِن عِبَادِهِ العُلَمَاءُ(۲۸)فاطر

تـفسيـرسلمى ج ا ص ۱۶۰ /ابن كثيرج٦ ص٥۴٥ /الدر المنثورج٧ ص ۲۰ /روح البيان ج٨ص ۲۵۸

الدليل الثامن واربعون قَال اللهُ فَوَجَدَاعَبدًامِن عِبَادِنَاآتَينَاهُ رَحـمَـةًمِـن عِـنـدِنَاوَعَلَّمنَاهُ مِن لَدُنَّا عِلمًا(۶۵) الكهف:قال مـلاحـويـش آل غـازى عبدالقادرأنه علم الباطن وعلى هذا أكثرالـعـارفيـن وأهـل الـعـلـم /بيان المعانى ۴ص ۱۹۶

/غرائب التفسیر ج ۱ ص ۶۶۸ /البغوی ج ۳ ص ۲۰۵

/الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ج ۱۱ ص ۱۶

الدلیل التاسع واربعون قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ العِلمِ فَرِیضَةٌ عَلَی کُلِّ مُسلِمٍ قال الشاه عبدالحق المحدث الدهلوی طلب علم فرض ست بر ہر مسلمان ودر مسند امام ابوحنیفہؒ عَلَی کُلِّ مُسلِمٍ وَمُسلِمَةٍ ومراد بعلم درین جا علمے ست کہ ضروری وقت مسلمانان ست مثلاً چون در اسلام در آمد واجب شد بروی معرفت صانع وصفات وی وعلم بنبوت رسول صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وجز آن ازانچہ صحیح نیست ایمان بے آن وچون وقت نماز در آمد واجب شد آموختن علم باحکام صلوۃ وچون رمضان آمد واجب گردید تعلیم احکام صوم وہرگاہ مالک نصاب گردید واجب شد تعلم احکام زکوۃ واگر پیش ازان مرد وتعلم نکرد عاصی نباشد وچون زن خواست علم حیض ونفاس وجز آن از انچہ متعلق باحکام زن شوی ست واجب گردد وعلی ھذا القیاس

وصوفیہ گویند کہ مراد از علم اخلاص ومعرفت آفات نفوس وخواطر
وتفاصیل آن ست وہر طائفہ حمل بر علمے کردہ اند کہ مخصوص اوست
وصواب آنست کہ گفتہ شد چون اخلاص وصدق نیت شرط تمامہء
اعمال ظاہر وباطن است سخن صوفیہ قدس اللہ اسرارھم اتم واشمل
باشد/اشعۃ اللمعات ج ا ص ۱۷۳

الدلیل الخمسون عَنِ الحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیہِ وَسَلَّمَ العِلمُ عِلمَانِ عِلمٌ فِی القَلبِ فَذٰلِکَ العِلمُ النَّافِعُ
وَعِلمٌ عَلَی اللِّسَانِ فَذٰلِکَ حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلٰی خَلقِہٖ قال الشاہ
عبدالحق المحدث الدھلوی بدانکہ بناے دین وکمال آن بر
فقہ وکلام تصوف ست واین حدیث شریف بیان این ہر سہ مقام
کردہ اسلام اشارت بفقہ است کہ مضمن بیان اعمال واحکام
شرعیہ است وایمان اشارت باعتقادات کہ مسائل اصول کلام اند
واحسان اشارت باصل تصوف کہ عبارت از صدق توجہ الے اللہ
است وجمیع معانی تصوف کہ مشائخ طریقت بآن اشارت کردہ انا

راجع بہمین معنی ست وتصوف وکلام لازم یکدیگراند کہ ہیچ یکی بی
دیگری تمامی نہ پزیرد چراکہ کلام بی تصوف وتصوف بی فقہ صورت نہ
بندد زیراکہ حکم الٰھی بی فقہ شناختہ نشود وفقہ بی تصوف تمام نشود زیرا
کہ عمل بی صدق توجہ تمامی نہ پزیرد وہردو بی ایمان صحیح نگردد بہ مثال
روح وجسد کہ ہیچ کدام بی دیگری وجود نگیرد وکمال نپزیرد وازین جا
فرمود امام مالکؒ مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ یَتَفَقَّہْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ تَفَقَّہَ
وَلَمْ یَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ جَمَعَ بَیْنَہُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ کمال
جامعیت این است باقی ہمہ زیغ وضلال والتوفیق من اللہ الکریم
المتعال انتہی

وقال العلامۃ محمد علی البلخیؒ

چون نباشد پاک اعمال از ریا

ھست بی حاصل چو نقش بوریا

ھر کرا اندر عمل اخلاص نیست

در جہان از بندگان خاص نیست

هرکرا کاراز برای حق بود

کار او پیوستہ بارونق بود

پاک گردانی عمل راازریاء

سمع ایمان ترا باشد ضیاء

اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۴۵

الدليل الحادى وخمسون قال أحمدبن محمدبن أبى بكربن عبدالملك القسطلانى المصرى أبو العباس شهاب الدين من علماء الحديث مولده ووفاته فى القاهرة ومنها علم الباطن وهو نوعان الأوّل علم المعاملةوهوفرض عين فى فتوى علماء الآخرة فالمعرض عنه هالك بسطوة مالك الملوك فى الآخرة كما أن المعرض عن الأعمال الظاهرةهالك بسيف سلاطين الدنيابحكم فتوى فقهاء الدنياوحقيقته النظرفى تصفية القلب وتهذيب النفس باتّقاء الأخلاق الذميمةالتى ذمّها الشارع كالرياء والعجب والغش وحب العلووالثناء والفخر والطمع ليتصف

بالأخلاق الحميدة المحمدية كالإخلاص و الشكر و الصبر
و الزهد و التقوى و القناعة ليصلح عند أحكامه ذلك لعلمه
بعلمه ليرث مالم يعلم فعلمه بلا عمل وسيلة بلا غاية
وعكسه جناية و إتقانهما بلا ورع كلفة بلا أجرة فأهم الأمور
زهد واستقامة لينتفع بعلمه ومحمله و سأشير إلى نبذة
منثورة في هذا الكتاب من مقاصد هذا النوع إن شاء اللّٰه
تعالى بألطف إشارة وأعبر عن مهماته الشريفة بأرشق
عبارة جميعًا لفرائد الفوائد وأما النوع الثانى فهو علم
المكاشفة وهو نور يظهر فى القلب عند تزكيته فتظهر به
المعانى المجملة فتحصل له المعرفة باللّٰه تعالى و أسمائه
وصفاته و كتبه ورسله وتنكشف له الأستار عن مخبآت
الأسرار فافهم وسلم تسلم و لاتكن من المنكرين تهلك
مع الهالكين قال بعض العارفين من لم يكن له من هذا العلم
شيء أخشى عليه سوء الخاتمة وأدنى النصيب منه التصديق
به وتسليمه لأهله و اللّٰه تعالى أعلم/إرشاد السارى كتاب

العلم ج ا ص ٢١٢

الـدليل ال ثانى وخمسون قـال مـحمدعبدالرؤف بن تاج العـارفيـن ابـن على بن زين العابدين الحدادى ثم المناوى القـاهـرى زيـن الـدين من كبار العلماء بالدين والفنون ولد ٩٥٢هـ المتوفى ١٠٣١هـ علم الباطن سر من أسرار الله عـزوجل وحكم من حكم الله يقذفه فى قلوب من يشاء من عباده قـال الـغـزالى علم الآخرةقسمان علم مكاشفةوعلم مـعـامـلةوعلم المكاشفةهوعلم الباطن و ذلك غايةالعلوم وقدقال بعض العارفين من لم يكن له نصيب منه يخاف عليا سـوء الـخاتمة وأدنى النصيب منه التصديق وتسليمه لأهله وقـال بـعضهم من كان فيه خصلتان لم يفتح عليه منه بشى بـدعةأوكبـرومـن كـان مـحبـاللدنياأومصراعلى الهوى لم يتـحـقـق به وقديتحقق بسائر العلوم وهوعبارةعن نوريظهر فـى القلب عندتطهيره من الصفات المذمومة وهذاهوالعلم الـخـفـى الذى أراده المصطفى صلى الله عليه وسلم بقول

إن من العلم كهيئة المكنون لايعلمه إلاأهل المعرفة بالله

/فيض القدير شرح الجامع الصغير ج۴ ص۲۶۷ / ۲۶۸

الدليل الثالث وخمسون قال زين الدين محمد عبد الرؤف

بن تاج العارفين بن علي المناوى المتوفى ١٠٣١ هـ قال

الغزالي فى المنهاج العلم المفروض فى الجملة ثلاثة علم

التوحيد وعلم السر وهو مايتعلق بالقلب ومساعيه وعلم

الشريعة والذى يتعين فرضه من علم التوحيد ما تعرف به

أصول الدين وهو أن تعلم أن لك إلها قادرا عالما حيا مريدا

متكلما سميعا بصيرا لاشريك له متصفا بصفات الكمال

منزها عن دلالات الحدث متفردا بالقدم وأن محمدا رسوله

الصادق فيما جاء به ومن علم السر معرفة مواجبه ومناهيه

حتى يحصل لك الإخلاص والنية وسلامة العمل ومن علم

الشريعة كل ماوجب عليك معرفته لتؤديه ومافوق ذلك

من العلوم الثلاثة فرض كفاية/فيض القدير شرح الجامع

الدليل الرابع وخمسون قَالَ زين الدين محمدالمدعوبعبد الرؤف بن تاج العارفين بن على المناوى العلم علمان فعلم ثابت فى القلب وهوماأورث الخشيةوأبعدعن الكبائر الظاهرةوالباطنةفذلك هو العلم النافع لصاحبه وعلم على اللسان ولاقرارله لأنه شرارةمن شرار الإيمان فذلك حجةاللّٰه على ابن آدم فإن صاحب العلم اللسانى الذى لم يتأثر منه فإنه محجوج عليه ويقال له لم تقولون مالاتفعلون ويمكن حمل الحديث على علمى الظاهر والباطن قال أبو طالب علم الباطن وعلم الظاهرأصلان لايستغنى أحدهما عن صاحبه بمنزلة الإسلام والإيمان مرتبط كل منهما بالآخر كالجسم والقلب لاينفك أحدهمامن صاحبه وقيل علم الباطن يخرج من القلب وعلم الظاهريخرج من اللسان فلايجاوزالآذان وهذالا ينصرف إليه اسم العلماء الذين هم ورثةالأنبياء إذهم العلماء العاملون الأبرار المتقون الذين آل إليهم العلم الموروث بالصفةالتى كان

عليها عند المورث لا من علمه حجة عليه وقد منعه سوء ما لديه من خبث نيته وسوء طويته واتباع شهوته أن يلج نور العلم قلبه ويخالط لبه/فيض القدير شرح الجامع الصغير ج٤ ص ٥١٢

الدليل الخامس وخمسون قَالَ زين الدين محمد في قوله ﷺ طلب العلم فريضة على كل مسلم قال الغزالي في المنهاج العلم المفروض في الجملة ثلاثة علم التوحيد وعلم السر وهو ما يتعلق بالقلب ومساعيه وعلم الشريعة/فيض القدير شرح الجامع الصغير ج٤ ص ٤٣٠

الدليل السادس وخمسون قَال زين الدين محمد علم الباطن سر من أسرار الله عز وجل وحكم من حكم الله يقذفه في قلوب من يشاء من عباده قال الغزالي علم الآخرة قسمان علم مكاشفة وعلم معاملة وعلم المكاشفة هو علم الباطن وذلك غاية العلوم وقد قال بعض العارفين من لم يكن له نصيب منه يخاف عليه سوء الخاتمة وأدنى النصيب

منـه التـصديق وتسليمه لأهله /فيض القدير شرح الجامع الصغير ج۴ ص ۴۳۰

الدليل السابع وخمسون قال زين الدين محمدقال الإمام مـالک عـلـم الباطن لايعرفه إلامن عرف علم الظاهرفمتى علـم الـظـاهـروعمل به فتح اللّٰه عليه علم الباطن ولايكون ذلک إلا مـع فتـح قـلبـه وتـنـويـره وقال ليس العلم بكثرة الـروايةإنـمـاالـعـلـم نور يقذفه اللّٰه فی القلب يشيرإلى علم الباطن /فيض القديرشرح الجامع الصغيرج ۴ ص ۵۱۰

الدليل الثامن وخمسون قال الشيخ نورالحق بن المحدث عبدالـحـق الـدهلوی ودگرعلم باطن است کہ عبارت ازتہذيب اخلاق بتخلی ازرذائل وتصفيہ قلب بتحلی بصفات کمال وتعلی بمقامات کہ بفتوای اصفياء وعلمای باطن فرض عين است انتهی /تيسـيـر الباری شرح صحيح البخاری كتاب العلم ج ۱ ص ۴۰

الدليل التاسع وخمسون قال الشيخ نورالحق بن المحدث عبدالـحـق الـدهلوی عبارت آن درمورد علم ظاهروباطن نہايت

متشرح میباشد خلاصہ آن کہ مورد استشہاد ما است چنین است:
چنانکہ اول فرض است بفتوای فقہاء ثانی نیز فرض است بفتوای
علمای آخرت وچون ظاہر وباطن بعلم معاملہ آراستہ وپیراستہ گردد
وآئینہ دل از کدورت صفات ذمیمہ صاف ومصقل شود از محبت
عنایت الٰہی بحکم وَالَّذِینَ جَاهَدُوا فِینَا لَنَهدِیَنَّهُم سُبُلَنَا
ومن عمل بما علم ورثه الله تعالی علم مالم یعلم نوری
در دل پیدا آید کہ منکشف گردد بدان عالم غیب وحقائق اشیاء
وحاصل میشود معرفت ذات وصفات واسماء وافعال انتھی / تیسیر
القاری شرح صحیح البخاری کتاب العلم ج ا ص ۴۰

الدلیل الستون قال الملا علی القاری الھروی بن سلطان
محمد نور الدین فقیه حنفی من صدور العلم فی عصره ولد
فی هراة وسکن مکة وتوفی بها وَقِیلَ هُوَ طَلَبُ عِلمِ البَاطِنِ
وَهُوَ مَا یَزدَادُ بِهِ العَبدُ یَقِینًا وَهُوَ الَّذِی یُکتَسَبُ بِصُحبَةِ
الصَّالِحِینَ وَالزُّهَّادِ المُقَرَّبِینَ فَهُم وُرَّاثُ الأَنبِیَاءِ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَیهِم أَجمَعِینَ / مرقاة المفاتیح شرح مشکوة

المصابیح کتاب العلم ج ا ص ۲۳۳

الدلیل الحادی وستون وَعَن الحسن قَالَ العِلمُ عِلمَان

فَعِلمٌ فِی القَلبِ فذاک العلم النافع وَعلم علی اللِّسَان

فَذاک حُجَّةُاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَی ابنِ آدمَ رَوَاهُ الدَّارِمِیّ قال

الملاعلی القاری وَقَد یُحمَلُ الأَوَّلُ عَلَی عِلمِ البَاطِن

وَالثَّانِی عَلَی عِلمِ الظَّاهِرِلَکِن فِیهِ أَن لَایَتَحَقَّقَ شَیءٌ مِن عِلم

البَاطِنِ إِلَّابَعدَالتَّحَقُّقِ بِإِصلَاحِ الظَّاهِرِ کَماأَنَّ عِلمَ الظَّاهِر

لَایَتِمُّ إِلَّابِإِصلَاحِ البَاطِنِ وَلِذَاقَالَ الإِمَامُ مَالِکٌ مَن تَفَقَّهَ وَلَم

یَتَصَوَّف فَقَدتَفَسَّقَ وَمَن تَصَوَّفَ وَلَم یَتَفَقَّه فَقَدتَزَندَقَ وَمَن

جَمَعَ بَینَهُمَافَقَد تَحَقَّقَ وَقَالَ أَبُوطَالِبٍ المَکِّیُّ هُمَاعِلمَان

أَصلِیَّان لَایَستَغنِی أَحَدُهُمَاعَنِ الآخَرِبِمَنزِلَةِالإِسلَامِ

وَالإِیمَانِ مُرتَبِطٌ کُلٌّ مِنهُمَابِالآخَرِکَالجِسمِ وَالقَلبِ

لَایَنفَکُّ أَحَدٌعَن صَاحِبِهِ/مرقاةالمفاتیح شرح مشکوة

المصابیح کتاب العلم ج ا ص۳۳۵

الدلیل الثانی وستون قال الامام الربانی المجدد للالف الثانی قدس سرہ العزیز باید دانست کہ مرض ظاہر چنانچہ موجب تعسر آدائے احکام شرعیہ است مرض باطن نیز مستلزم آن تعسر است پس فکر ازالۂ این مرض لازم آمد و باطباء حاذق التجا آوردن فرض عین گشت / دفتر اول حصہ سوم مکتوب ۲۱۹

ترجمہ: جاننا چاہئے کہ جس طرح ظاہری مرض احکام شرعیہ کے بمشکل ادا ہونے کا باعث ہے مرض باطن اسی دشواری کو مستلزم ہے

الدلیل الثالث وستون قال الامام الربانی المجدد للالف الثانی قدس سرہ العزیز علمیکہ از انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات باقی ماندہ است دو نوع است علم احکام و علم اسرار عالم وارث کسے است کہ او را از ہر دو نوع علم سہم بود نہ آنکہ او را از یک نوع نصیب بود نہ از نوع دیگر کہ منافی وراثت است چہ وارث را از جمیع انواع ترکۂ مورث نصیب است نہ از بعض

دون بعض و آنکہ اوراز بعض معین نصیب ست داخل غرماء ست کہ نصیب او بجنس حق او تعلق گرفتہ است و ھمچنین فرمودہ علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل مراداز علماء علماء وارثا نندنہ غرماء (قرض خواھان) کہ نصیبے ازبعض ترکہ فرا گرفتہ اندچہ وارث رابواسطۂ قرب وجنسیت ہمچو مورث میتوان گفت بخلاف غریم کہ ازین علاقہ خالی است پس ہرکہ وارث نبود عالم نباشد مگرآنکہ علم اورا مقید بیک نوع سازیم وگویم کہ عالم علم احکام است مثلا وعالم مطلق آن بود کہ وارث باشد واز ہردونوع علم اورا نصیب وافر بود رمکتوبات شریف دفتر اول حصہ چہارم مکتوب نمبر ۲۶۸ ص ۱۳۸،۱۳۹

ترجمہ :مکتوب ۲۶۸:وہ علم جو انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات سے باقی رہاہے دو قسم کا ہے ایک علم احکام دوسرا علم اسرار اور عالم وارث وہ شخص ہے جس کو ان دونوں علموں سے حصہ

حاصل ہو نہ کہ وہ شخص جس کو ایک ہی قسم کا علم نصیب ہو اور

دوسرا علم اس کے نصیب نہ ہو بعض کو چھوڑ کر بعض سے اور وہ

شخص جس کو معین سے حصہ ملتا ہے وہ غرماء یعنی قرض خواہوں

میں داخل ہے کہ جس کا حصہ اس کے حق کی جنس سے متعلق

ہے اور ایسا آنحضرت علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام فرمایا ہے

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل میری امت کے علماء بنی

اسرائل کے نبیوں کی طرح ہیں ان علماء سے مراد علمائے

وارث ہیں نہ کہ غرماء کہ جنہوں نے بعض ترکہ لیا ہے کیونکہ

وارث کو قریب وجنسیت کے لحاظ سے مورث کی ابتداء کرسکتے

ہیں برخلاف غریم کے کہ اس علاقہ سے خالی ہے پس جو شخص

وارث نہ ہو وہ عالم بھی نہ ہوگا مگر یہ کہ اس کے علم کو ایک نوع

کے ساتھ مقید کریں اور مثال کے طور پر یوں کہیں کہ علم

احکام کا عالم ہے اور عالم مطلق وہ ہے جو وارث ہو اور اس کو

دونوں کے قسم علم سے پورا حصہ حاصل ہو

الدليل الرابع وستون قال ابن عابدين محمدأمين بن عمر بن عبدالعزيزعابدين الدمشقى الحنفى المتوفى ۱۲۵۲ھ وَاعلَم أَنَّ تعَلُّمَ العِلمِ يَكُونُ فرض عَينٍ وَهُوَبِقَدرِمَايَحتَاجُ لِدِينِهِ وَفَرضَ كِفَايَةٍوَهُوَمَازَادعَلَيهِ لِنَفعِ غَيرِهِ وَمَندُوبًاوَهُوَ التَّبَحُّرُفِى الفِقهِ وَعِلمِ القَلبِ/ ردالمحتار على الدرالمختار مقدمةالشامى ج ۱ ص ٦

الدليل الخامس وستون قال ابن عابدين وَفِى تبيِينِ المَحَارِمِ لَاشَكَّ فِى فَرضِيَّةِعِلمِ الفَرَائِضِ الخَمسِ وَعِلمِ الإِخلَاصِ لِأَنَّ صِحَّةَالعَمَلِ مَوقُوفَةٌعَلَيهِ قَولُهُ وَعِلمِ القَلبِ أَى عِلمِ الأَخلَاقِ وَهُوَعِلمٌ يُعرَفُ بِهِ أَنوَاعُ الفَضَائِلِ وَكَيفِيَّةُ اكتِسَابِهَاوَأَنوَاعُ الرَّذَائِلِ وَكَيفِيَّةُاجتِنَابِهَا وَهُوَمَعطُوفٌ عَلَى الفِقهِ لَاعَلَى التَّبَحُّرِ لِمَاعَلِمت مِن أَنَّ عِلمَ الإِخلَاصِ وَالعُجبِ وَالحَسَدِوَالرِّيَاءِ فَرضُ عَينٍ وَمِثلُهَاغَيرُهَامِن آفَاتِ النُّفُوسِ كَالكِبرِوَالشُّحِّ وَالحِقدِوَالغِشِّ وَالغَضَبِ وَالعَدَاوَةِ وَالبَغضَاءِ وَالطَّمَعِ وَالبُخلِ وَالبَطَرِوَالخُيَلَاءِ وَالخِيَانَةِ

وَالـمُـدَاهَـنَةِوَالِاستِـكبَـارِعَـن الـحَـقِّ وَالـمَكرِوَالـمُخَـادَعَةِ

وَالـقَسْــوَةِ وَطُولِ الأَمَـلِ وَنحوِهَا مِمَّا هُوَ مُبَيَّنٌ فِى رُبُعِ

الـمُهلِكَاتِ مِن الإِحيَاءِ قَالَ فِيهِ وَلَايَنفَكُّ عَنهَابَشَرٌ فَيلزَمُهُ

أَن يَتَعَلَّـمَ مِـنهَامَايَرَى نَفسَهُ مُحتَاجًاإِلَيهِ وَإِزَالَتُهَافَرضُ عَينٍ

وَلَايُمكِنُ إِلَّا بِمَعرِفَةِحُدُودِهَاوَأَسبَابِهَاوَعَلَامَاتِهَاوَعِلَاجِهَافَإِنَّ

مَـن لَايَـعرِفُ الشَّـرَّيَقَـعُ فِيهِ/ردالمحتارعلى الدرالمختار

مقدمةالشامى ج ١ ص ٣٢

الـدليـل السادس وستون قـال زيـن الـديـن بن إبراهيم بن

مـحـمـدالـمـعْـروف بابن نجيم المصرى المتوفى ٩٧٠هـ

وَعَـرَّفَـهُ الإِمَـامُ الأَعظَمُ بِأَنَّهُ مَعرِفَةُالنَّفسِ مَالَهَاوَمَاعَلَيهَالَكِنَّهُ

يَتَـنَاوَلُ الِاعتِـقَـادِيَّـاتِ كَوُجُوبِ الإِيمَانِ وَالوِجدَانِيَّات أَى

الأَخلَاقَ البَـاطِنَةَوَالمَلَكَاتِ النَّفسَانِيَّةَوَالعَمَلِيَّاتِ كَالصَّلَاةِ

وَالـصَّـومِ وَالبَيعِ فَمَعرِفَةُمَالَهَاوَمَاعَلَيهَامِن الِاعتِقَادِيَّاتِ عِلمُ

الـكَلَامِ وَمَـعرِفَةُمَـالَهَـاوَمَـاعَـلَيهَـامِن الوِجدَانِيَّاتِ هِيَ عِلمُ

الأَخلَاقِ وَالتَّصَوُّفِ كَالزُّهدِ وَالصَّبرِوَالرِّضَاوَحُضُورِالقَلبِ

فِی الصَّلاۃِوَنحوِ ذٰلِکَ/البحر الرائق شرح کنز الدقائق مقدمۃالکتاب ج ۱ ص ۶

الدلیل السابع وستون قال أحمدبن محمدبن علی بن حجر الھیتمی السعدی الأنصاری شھاب الدین شیخ الإسلام أبو العباس فقیہ باحث مصری مولدہ فی محلۃأبی الھیتم من إقلیم الغربیۃبمصر ولد ۹۰۹ھ ومات بمکۃسنۃ ۹۷۴ھ وَبین ذٰلِک الیافعی رَحمَہ اللّٰہ تَعالٰی بِأَن الشَّرِیعَۃ علم وَعمل وَالعلم ظَاھرو باطن وَالظَّاھِرشَرعِی وَغیرہ والشرعی فرض ومندوب وَالفَرض عین و کفایۃوَالعین علم صِفَات القلب وَعلم أصل وَعلم فرع وَالعَمَل عزائم وَرخّص والحقیقۃمُشتَمِلَۃأَیضاعلی قسمَینِ علم وَعمل وَالعلم وھبی و کسبی فالوھبی علم المکاشفۃوالکسبی فرض عین وَفرض کِفَایَۃوَفرض العین علم قلب وَعلم أصل وَعلم فرع نعم ھُناشیآن أَحدھمَاعلم صِفَات القلب فَأھل الحَقِیقَۃلَھُم بِہِ اعتناء واھتمام جداوسلوک طریقتھم

مَوقُوف علی مَعرفَته وتبدیل صِفَاته الذمیمةوَأكثرأهل الشَّرِیعَةیهملون ذَلِك ویتهاونون بِهِ مَعَ کَونه فرض عین فِی الشَّرِیعَةوالحقیقةبِلاخلاف/الفتاوی الحدیثیةص ۲۲۱

الدلیل الثامن وستون قال أبوحامدمحمدبن محمدالغزالی الطوسی المتوفی۵۰۵هـ الأخلاق المحمودة منبع الطاعات والقربات فالعلم بحدودهذه الأمورو حقائقها وأسبابهاوثمراتها و علاجهاهوعلم الآخرةوهوفرض عین فی فتوی علماء الآخرة فالمعرض عنهاهالك بسطوة ملك الملوك فی الآخرة کما أن المعرض عن الأعمال الظاهرة هالك بسیف سلاطین الدنیا بحکم فتوی فقهاء الدنیا/إحیاء علوم الدین باب فی بیان العلم ج ۱ ص ۳٦

الدلیل التاسع وستون قال أبوحامدمحمدبن محمدالغزالی ومنهاأن یکون أکثراهتمامه بعلم الباطن ومراقبةالقلب ومعرفةطریق الآخرةوسلوکه وصدق الرجاء فی انکشاف

ذلک من المجاهدة والمراقبة ولذلک قال صلی اللّٰه علیه وسلم من عمل بما علم ورثه اللّٰه علم ما لم یعلم/ احیاء العلوم ج ۱ ص ۷۱

الدلیل السبعون قال أبو حامد محمد بن محمد الغزالی وما ذکره الصوفیة من فهم خواطر العدو ولمة الملک حق أیضاً وکیف لا یجب علیه وقد قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ثَلاثٌ مُهلِكَاتٌ شُحٌّ مُطَاعٌ وَهَوًى مُتَّبَعٌ وَإِعجَابُ المرء بنفسه ولا ینفک عنها بشر وبقیة ما سنذکره من مذمومات أحوال القلب کالکبر والعجب وأخواتها تتبع هذه الثلاث المهلکات وإزالتها فرض عین ولا یمکن إزالتها إلا بمعرفة حدودها ومعرفة أسبابها ومعرفة علاماتها ومعرفة علاجها فإن من لا یعرف الشر یقع فیه والعلاج هو مقابلة السبب بضده وکیف یمکن دون معرفة السبب والمسبب وأکثر ما ذکرناه فی ربع المهلکات من فروض الأعیان وقد ترکها الناس کافة اشتغالاً بما لا یعنی/ احیاء

العلوم ج ١ ص ١٥

الدليل الحادى وسبعون قال العلّامة المفسر الأوصلي الفقيه الفرضي الورع الزاهد الشيخ عبدالعزيز بن محمد بن عبدالرحمن بن عبدالمحسن السّلمان أبو محمّد وأَشَارَ بعلمِ الباطنِ إلى العِلم الذى يُبَاشِرُ القُلوبَ فيحدِثُ لها الخشيةَ والإجلالَ والتعظيمَ وأَمرهُ أَن يَطلُب بهذا المَحبةَ مِن اللّٰه والقربَ مِنهُ والزُلفَى لَدَيه وكان كثيرٌ مِن السلفِ كَسُفيَانِ الثورى وغيره يُقَسِّمُونَ العلماءَ ثلاثةَ أقسام عالمٌ باللّٰه وعالمٌ بأمرِ اللّٰه ويُشِيرُون بذلكَ إلى مَن جَمَعَ بَينَ هَذَين العَلمَينِ المُشَارُ إليهما الظاهر والباطنِ وهؤلاءُ أشرفُ العُلماء وهم المَمدُوحُونَ فى قوله تعالى إِنَّمَا يَخشَى اللَّهَ مِن عِبَادِهِ العُلَمَاءُ (٢٨) فاطر: وقَالَ تعالى إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا العِلمَ مِن قَبلِهِ إِذَا يُتلَى عَلَيهِم يَخِرُّونَ لِلأَذقَانِ سُجَّدًا وَيَخِرُّونَ لِلأَذقَانِ يَبكُونَ وَيَزِيدُهُم خُشُوعًا (١٠٧ / ١٠٨) الاسراء: وقَالَ كثير من السلف ليس العلم كثرةُ الرواية

ولكن العلمُ الخشيةُ وقَالَ بعضهُم كَفَى بِخَشيةِاللّٰه عِلمًا وكفى بالاغترار باللّٰه جَهلاًويقُولُون أيضًاعالمٌ باللّٰه ليس عالم بأمراللّٰه وهُم أصحَابُ العِلم الباطن الذين يَخشَونَ اللّٰه ولَيسَ لَهم اتّساعٌ في العلم الظاهرويقُولَونَ عالمٌ بَأمرِاللّٰه ليسَ بِعَالِمٍ باللّٰه وهم أصحابُ العلم الظاهرالذينَ لاَنفَاذَ لهَمُ في العِلمِ الباطِنِ وليس لهم خَشيَةٌوَلاخُشُوعٌ وهؤلاءِ مَذمُومُونَ عِندالسلفَ وكان بعضهُم يقول هذاهوالعلم الفَاجِرُوهؤلاء الذينَ وَقَفُوامَعَ ظاهرِالعِلمِ ولم يصل العلمُ النافعُ إلى قلوبهم ولاشَمُوالَهُ رَائِحَتَهُ غَلَبَت عَلَيهم الغفلةُ والقَسوةُوالأعراضُ عن الآخرةوالتنافُسُ في الدنياومحبةُ العُلوِفيهاوالتقدم بينَ أَهلهاوقدمُنعوإحسَانَ الظن بِمَن وَصَلَ العِلمُ النَّافعُ إلى قلوبهم فلايُحبونهم ولايُجالِسونهم وربماذَمُّوهُم وقَالَوا ليسوابعلماء وهذامِن خداع الشيطان وغرُورُه لِيَحرِمَهم الوصولَ إلى العلم النافعِ الذي مدحه اللّٰهُ ورسولهُ وسلفُ الأمة وأيمتهاولهذاكانَ علماءُ الدنيا

يُبغضُون علـمـاءَ الآخرةوَيَسعَونَ فى أذاهمَ جُهدَهُم كما سَعَوافى أذى سَعيدِبن المسيب والحسنِ وسفيان الثورى ومالك وأحمدوغيرهم من العلماء الربانيين وذلك لأن علـمـاءَ الآخـرةِخلفاءُ الرسل وعلماءَ السوءِ فيهم شبهٌ مِن اليهودوهم أعداءُ الرسلِ وقتلةالأنبياء ومَن يأمربالقسطِ من الناس وهم أشدُالناس عَدَاوَةً وحسدًاللمؤمنين وَلِشِدَّةِ مَحبتهم للدنيالايُعظمُون علمًاولادِينًاوإنمايُعَظِمُونَ المالَ والجاهَ والتقدمَ عندالملوكَ.

إِذَاالعِلمُ لَم تَعمَل به كان حُجَّةً
عَلَيكَ وَلَم تُعذَربِمَاأَنتَ حَامِلُ

فَإِن كُنتَ قَدأَبصَرتَ هَذَافَإِنَّمَا
يُصَدِّقُ قَولَ المَرءِ مَاهُوَفَاعِلُ

آخر

قالوافلانٌ عالمٌ فاضلٌ

فأكرموهُ مثلمايَرتضى

فقلتَ لمالم يكن ذاتقىً

تَعارَضَ المانعُ والمقتضى

اللّهُمَّ وَفِّقنالِسُلوكِ مَناهِج المتقِين وَخصَّنابالتَّوفِيق المُبين واجعَلنابِفضلِكَ مِن عِبادِكَ المُخلِصِين الذين لاخَوفٌ عَليهم ولاهُم يَحزَنُونَ وَاغفِرلَناوَلِوَالِدَيناوَلِجَمِيعَ المُسلِمِينَ بِرَحمَتِكَ ياأرحَم الرَّاحِمِينَ وَصلَّى اللّٰهُ عَلى مُحَمَّدٍوَآلِهِ وَصَحبِهِ أجمَعِين/مواردالظمآن لدروس الزمان ج ١١ ص ١٣٩

الدليل الثانی وسبعون قـال محمدبن محمدبن مصطفى بن عثمان أبوسعيدالخادمی الحنفی المتوفی١١٥٦ اهـ قَالَ صَلَّى اللَّهُ تَعالَى عَلَيهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ العِلمِ فَرِيضَةٌعَلَى كُلِّ مُسلِمٍ وَمُسلِمَةٍقَالَ الغَزالِيُّ المُرادُالعِلمُ بِاللَّهِ تَعالَى وَصِفَاتِهِ الَّذِی نَشَأَ عَنهُ المَعارِفُ القَلبِيَّةُوَذَلِكَ لا يَحصُلُ مِن عِلمِ الكَلامِ بَل قَد يَكُونُ حِجابًامَانِعًامِنهُ وَإِنَّمايُتَوَصَّلُ إِلَيهِ

بِالـمُـجَاهَـدَةِ فَجَاهِد تُشَاهِدثُمَّ أَطَالَ فِى تَقرِيرِهِ بِمَايَشرَحُ الصُّدُورَوَيَـملأُ الـقَـلـبَ مِـن النُّورِثُمَّ قَالَ عَن السُّهرَوَردِىّ اُختُلِفَ فِـى هَـذَاالعِلمِ قِيلَ عِلمُ الإِخلَاصِ وَهُوَمَعرِفَةُآفَاتِ النَّفسِ وَخَـدعِ الـنَّـفسِ وَغُرُورِهَا وَشَهَوَاتِهَايُخَرِّبُ مَبَانِى الإِخلَاصِ فَعِـلـمُـهُ فَـرضٌ وَقِـيـلَ عِلمُ البَاطِنِ وَهُوَمَايَزدَادُبِهِ الـعَـبـدُيَـقِينًاوَهُوَالَّذِى يَـكتَسِبُـهُ الأَولِيَاءُ فَهُـم وَارِثُـوا لـمُـصـطَفَـى/بـريـقةمـحـمـوديةفى شرح طريقة محمدية وشريعةنبويةفى سيرةأحمدية

الدليل الثالث وسبعون قال محمدبن محمدبن مصطفى بن عثمان أبوسعيدالخادمى الحنفى المتوفى١١٥٦هـ يُفتَرَضُ عَـلَيهِ عِـلـمُ أَحوَالِ القَلبِ مِن التَّوَكُّلِ اى تَفوِيضِ الأَمرِإِلَى الـلَّهِ وَالاعتِمَادِعَلَيهِ تعَالَى قِيلَ هُوَالسُّكُوتُ تَحتَ أَقدَارِاللَّهِ تَـعَـالَـى وَالإِنَابَةِاى الرُّجُوعِ إِلَيهِ تعَالَى وَالخَشيَةِاى الخَوفِ بِسَبَـبِ الـمَـعـرِفَةِقَـالَ صَـلَّـى الـلَّـهُ تَـعَالَى عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِنِّى لَأَعـرَفُكُم بِاللَّهِ وَأَشَدُّكُم لَهُ خَشيَةًوَالرِّضَا عَنهُ تعَالَى فِى كُلِّ

أَفعَالِهِ وَأَحكَامِهِ بِأَن يُسرَّ فِى القَلبِ بِمَايَرِدُ عَلَيهِ مِن النَّوَازِلِ فَإِنَّهُ أَى المُسلِمُ وَاقِعٌ مُدَّةَ عُمرِهِ فِى جَمِيعِ الأَحوَالِ انتَهى ثُمَّ قَالَ فِى تَعلِيمِ المُتعَلِّمِ وَكَذلِكَ الحُكمُ فِى سَائِرِ الأَخلَاقِ نَحوُ الجُودِ وَالبُخلِ وَالتَّكَبُّرِ وَالتَّوَاضُعِ وَالعِفَّةِ التَّعَفُّفِ عَمَّا فِى أَيدِى النَّاسِ وَالإِسرَافِ أَى الخُرُوجِ عَن حَدِّ الوَسَطِ وَالاعتِدَالِ وَضِدِّهِ التَّقتِيرِ أَى التَّقلِيلِ وَغَيرِهَا مِن الأَخلَاقِ حَمِيدَةً أَو ذَمِيمَةً فَإِنَّ الكِبرَ وَالبُخلَ وَالجُبنَ وَالإِسرَافَ حَرَامٌ وَلَا يُمكِنُ التَّحَرُّزُ عَنهَا إِلَّا بِعِلمِهَا وَعِلمِ مَا يُضَادُّهَا مِمَّا ذُكِرَ حَتَّى يَكُونَ المُكَلَّفُ تَارِكَهَا بِقَصدِهِ وَاختِيَارِهِ فَيَكُونُ ذٰلِكَ مُجَاهَدَةً مِنهُ فِى نَفسِهِ فَإِنَّ المُجَاهَدَةَ فِى النَّفسِ عِبَادَةٌ وَلَا تَحصُلُ لِأَحَدٍ الَّا بِالعِلمِ وَهِىَ فَرضٌ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ فَيُفتَرَضُ عَلَى كُلِّ إِنسَانٍ عِلمُهَا لِيُؤَدِّىَ بِهِ فَرضَهَا / بريقة محمودية فى شرح طريقة محمدية وشريعة نبوية ج ا ص ٢٥٣

الدليل الرابع وسبعون قال محمدبن على بن عطيةالحارثى أبوطالب المكى المتوفى ٣٨٦هـ ذكرمعنى قول النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ طلب العلم فريضةعلى كل مسلم طلب العلم فريضةعلى كل مسلم وفى الحديث الآخر اطلبواالعلم ولو بالصين فإن طلب العلم فريضةعلى كل مسلم قال عالمنا أبومحمدسهل رحمه اللّٰه أرادبذلك علم حال

وقال بعض العارفين معناه طلب علم المعرفةوقيام العبد بحكم ساعته ومايقتضى منه فى كل ساعةمن نهاره وقال بعض علماء الشام إنماعنى به طلب علم الإخلاص ومعرفة آفات النفس ووساوسهاومعرفةمكايدالعدوو خدعه وغروره ومايصلح الأعمال ويفسدهافريضة كله من حيث كان الإخلاص فى الأعمال فريضة

وقال بعض البصريين فى معناه طلب علم القلوب ومعرفة الخواطروتفصيلهافريضةوهذاعند هؤلاء فريضةوهو

مـذهب مالک بن دينار وفرقدالسنجی وعبدالواحدبن زيد وأتباعهم

وقال بـعـض هـذه الـطائفةمن أهل المعرفةمعناه طلب علم الباطن فريضةعلى أهله

ثـم قـال ولـعـمـرى أن الـظـاهـروالبـاطـن علمان لايستغنى أحـدهـمـاعـن صـاحـبه بمنزلةالإسلام والإيمان مرتبط كل واحـدبالآخـر كـالجسـم والـقـلـب لاينفـک أحدهماعن صـاحـبـه/قـوت الـقـلـوب الـفصل الحادى والثلاثون ج ١ ص ٢٢٤

الـدلـيـل الـخـامـس وسبعون قـال مـحـمـدبن على بن عطية الـحـارثـى أبـوطـالـب الـمكى اختلف اهل العلم من علماء الـظـاهـروالباطن فى معنى هذاالخبرطلب العلم فريضةعلى كل مسلم فقال ابو محمدسهل بن عبدالله ارادبذلک علم الـحـال قيـل له ماعلم الحال قال من الباطن الاخلاص ومن الـظاهرالاقتداء فمن لم يكن لباطنه كمال ظاهره فهومتعب

البدن/علم القلوب ص ٧٨

الدليل السادس وسبعون قال محمد بن على بركلى وَكَذَلِكَ يُفتَرَضُ عَلَيهِ عِلمُ أَحوالِ القَلبِ مِنَ التَّوَكُّلِ وَالإِنَابَةِوَالخَشيَةِ وَالرِّضَافَإِنَّهُ وَاقِعٌ فِى جَمِيعِ الأَحوَالِ انتَهَى/طريقه محمديه ص ٩٠

الدليل السابع وسبعون قال العارف بالله تعالى العلامة عبدالغنى النابلسى الحنفى ثم ان تصحيح الاعتقادعلى طريقةاهل السنةو الجماعةداخل فى علم الحال لانه واجب على المكلف اعتقاده فى كل حال من احواله ولايسقط عنه مراعاته اصلا كمابينادخوله فيه فى فصل العلم وهواى علم الحال داخل فى التقوى لانه اي علم الحال فرض عين على كل مكلف وتركه حرام تجب عليه الصيانةاى التحفظ/الحديقةالندية ج ١ ص ٦٤٣/٦٤٤

الدليل الثامن وسبعون قال العارف بالله تعالى العلامة عبدالغنى النابلسى الحنفى فعلى الوعاظ اى الواجب

علیهم فی جمیع البلادوعلی المفتین معرفةاحوال الناس التی هم علیهافی کل زمان ومعرفةعاداتهم ای للناس فی القبول للمسئلة اذاذکرت لهم وافتاهم العالم بهاوالرد لها والسعی فی العمل بموجبها والکسل ای التقاعدعن العمل بهاونحوها کالرضاء بذلک والغضب منه والفهم له وعدم الفهم فان عقول الناس تتفاوت وافهاهم علی مراتب والذی یعظ ویفتی یحتاج ان یکون کالطبیب للامراض فیداوی کل مریض بمایلیق به والاافسد علی الناس ادیانهم کماان الطبیب الجاهل علی الناس ابدانهم ولیس هذاالوصف من التکمیل الالاهل الکمال فی علمی الظاهر والباطن فانهم اطباء القلوب واماهل الکمال فی علم الظاهرفقط فان عندهم نصف الطب وهم مرضی القلوب فالذی یفسدونه من احوال الناس اکثرممایصلحونه ولایعرف هذاالااهل الانصاف من المسلمین/الحدیقة الندیة ج ١ ص ١٥٢/١٥٣

الدليل التاسع وسبعون قال العارف بالله تعالى العلامة عبدالغنى النابلسى الحنفى وكذلك يفترض عليه اى على المسلم علم احوال القلب ومايعتريه من الاخلاق الجميلة والتحرزعن ضدهابتعلمهامن التوكل على الله تعالى والانابةاى الرجوع اليه سبحانه والخشيةمنه سبحانه والرضاء عنه تعالى فى كل افعاله واحكامه فانه اى ذلك المسلم واقع مدةعمره فى جميع الاحوال القلبية المذكورة وقال بعد اسطر فان الكبر والبخل والجبن والاسراف حرام بلاخلاف ولايمكن التحرز عنهابطريق الاكتساب الابعلمهاوعلم مايضادهاانتهى / الحديقةالندية ج ا ص ٣٢٣

الدليل الثمانون قال العارف بالله تعالى العلامةرجب بن احمديفترض عليه علم احوال القلب يعلم ذلك باعتبار حقائقهاو آفاتهاوادوائهامن التوكل والانابةوالخشية والرضاء فانه واقع فى جميع الاحوال وقال فى موضع اخر

وعلم الحال بتلک الاحکام فرض عین انتهی الوسیلة الاحمدیة ج ١ ص ٢٥٢

الدلیل الحادی وثمانون قال العلامة الملاء علی القاری الحنفی فیجب علیکم ان تحکم احکام الشرع من الاصل والفرع فربما انت مقیم علی کفر وبدعة او علی غفلة مما یفسد علیک طهارتک او صلاتک او یخرجهما عن کونهما علی وفق السنة ثم مدار هذا الشأن ایضا علی العبادات الباطنة التی هی من فروض الاعیان من التوکل والتفویض والتسلیم والرضاء بالقضاء والتوبة والانابة والصبر والشکر والاخلاص فی النیة ونحوها/شرح عین العلم ج ١ ص ٢٩

الدلیل الثانی وثمانون قال العارف العلامة کاشف رموز المتشابهات العارف بکنوز المقطعات مولنا فقیر اللّٰه ابن عبد الرحمن الحنفی ولاشک ان علم عیوب النفس وازالتها الداخل فی علم الاخلاق والتصوف فرض عین

فیکون اهم وقد قال الامام فی تعریف الفقه انه معرفةالنفس

مالهاوماعلیهابلاتقییدالعمل فیتناول الاعتقادیات

والوجدانیات کعلم الاخلاق والتصوف کمافی البحر

والتوضیح/قطب الارشاد ص۲۱۷

الدلیل الثالث وثمانون قال فی الفتوحات الالهیةان اخذ

علم التصوف فرض عین انتهی

الدلیل الرابع وثمانون قال القاضی ثناء اللّٰه فانی فتی ادای

فرایض وواجبات بدون اخلاص ہیچ اعتبار ندارد قال اللّٰہ تعالی

فَاعبُدِاللّٰهَ مُخلِصًالَهُ الدِّینَ(۲)الزمر: وپرہیزازمنہیات بدون

فنای نفس صورت نمی بندد پس تحصیل کمالات ولایت ازفرایض آمده

لیکن چون حصول ولایت امریست وہبی مقدور نیست وتکلیف

بقدرطاقت است ولهذا حق تعالی فرموده فَاتَّقُوااللّٰهَ مَااستَطَعتُم،

پرہیزکنیداز نامرضیات خداہرقدرکه توانیدپس حکم کرده میشود

بدانکه بذل یعنی کوشش کردن وتبلیغ (دست درازکردن) درتحصیل

آن واجبات است/ارشادالطالبین

الدليل الخامس وثمانون قال الامام الهمام ابو حفص الشيخ شهاب الدين السهروردى واختلف العلماء فى العلم الذى هو فريضة قال بعضهم هو طلب علم الاخلاص ومعرفة آفات النفوس وما يفسد الاعمال لان الاخلاص مأموربه كما ان العمل مأموربه قال الله تعالى وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ (٥) البينة فالاخلاص مأموربه وخدع النفس وغرورها ودسائسها وشهواتها الخفية تخرب مبانى الاخلاص فصار علم ذلك فرضا حيث كان الاخلاص فرضا ومالا يصل العبد الى الفرض الا به صار فرضا انتهى /عوارف المعارف الباب الثالث ص ٥٢

الدليل السادس وثمانون قال عبدالقادر عيسى ان التكاليف الشرعية التى أُمر بها الانسان فى خاصة نفسه ترجع الى قسمين: احكام تتعلق بالاعمال الظاهرة واحكام تتعلق بالاعمال الباطنة او بعبارة اخرى: احكام تتعلق ببدن الانسان وجسمه واعمال تتعلق بقلبه فالاعمال الجسمية

نوعان اوامرونواهٍ فالاوامر الالهيةهى كالصلوةوالزكوة والحج واماالنواهى فهى كالقتل والزناوالسرقةوشرب الخمرواماالاعمال القلبيةفهى ايضا اوامرونواهٍ اماالاوامر فكالايمان باللّٰهتعالى وملائكته وكبه ورسله وكالاخلاص والرضاوالصدق والخشوع والتوكل واما النواهى فكالكفروالنفاق والكبروالعجب والرياء والغرور والحقد والحسدوهذاالقسم الثانى المتعلق بالقلب اهم من القسم الاول عندالشارع وان كان الكل مهمالان الباطن اساس الظاهرومصدره واعماله مبدأاعمال الظاهرففى فساده اخلال بقيمةالاعمال الظاهرةففى ذلك قال الله تعالى فَمَن كَانَ يَرجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلیَعمَل عَمَلًا صَالِحًاوَلَايُشرِك بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا (١١٠)الكهف:ولهذاكان رسول اللهﷺيوجه اهتمام الصحابة لاصلاح قلوبهم ويبين لهم ان صلاح الانسان متوقف على اصلاح قلبه وشفائه من الامراض الخفيةوالعلل الكامنةوهو الذى يقول أَلَاوَإِنَّ فِی الجَسَدِ

مُضغَةً إِذَا صَلَحَت صَلَحَ الجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَت فَسَدَ الجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ القَلبُ كما كان عليه الصلوة والسلام يعلمهم ان محل نظر الله تعالى الى عباده انما هو القلب إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنظُرُ إِلَى أَجسَادِكُم وَلَا إِلَى صُوَرِكُم وَلَكِن يَنظُرُ إِلَى قُلُوبِكُم وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلَى صَدرِهِ فما دام صلاح الانسان مربوطا بصلاح قلبه الذى هو مصدر اعماله الظاهرة تعين عليه العمل على اصلاحه بتخليته من الصفات المذمومة التى نهانا الله عنها وتحليته بالصفات الحسنة التى امرنا الله تعالى بها وعندئذ يكون القلب صحيحا سليما ويكون صاحبه من الفائزين الناجين يَومَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَن أَتَى اللَّهَ بِقَلبٍ سَلِيمٍ (٨٨ / ٨٩) الشعراء / حقائق عن التصوف ج٢٨

الدليل السابع وثمانون قال عبدالرحمن بن أبى بكر جلال الدين السيوطى المتوفى ٩١١ هـ وَأَمَّا عِلمُ القَلبِ وَمَعرِفَةُ أَمرَاضِهِ مِنَ الحَسَدِ وَالعُجبِ وَالرِّيَاءِ وَنَحوِهَا فَقَالَ الغَزَالِيُّ

إِنَّهَا فَرضُ عَينٍ وَقَالَ غيرُهُ مَن رُزِقَ قلبًا سَلِيمًا مِنهَا كَفَاهُ وَإِلَّا فَإِن تَمَكَّنَ مِن تَطهِيرِهِ بِغَيرِهِ لَزِمَهُ وَإِن لَم يَتمَكَّن إِلَّا بتعلُّمِهِ وَجَبَ/الأشباه والنظائر لسيوطى فصلٌ لَيسَ لَنَا سُنَّةٌ عَلَى الكِفَايَةِ إِلَّا ابتِدَاءَ السَّلَامِ ٥٠٤

الدليل الثامن وثمانون قال عبدالقادر عيسى فتنقية القلب وتهذيب النفس من اهم الفرائض العينية واوجب الاوامر الالهية بدليل ماورد فى الكتاب والسنة واقوال العلماء فمن الكتاب قوله تعالى قُل إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنهَا وَمَابَطَنَ(٣٣) الاعراف: وقوله تعالى وَلَاتقربُوا الفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنهَا وَمَابَطَنَ (١٥١)الانعام: والفواحش الباطنة كماقال المفسرون هى الحقد والرياء والحسد والنفاق :::؛

ب ـ ومن السنة كل الاحاديث التى وردت فى النهى عن الحقد والكبر والرياء والحسد وايضا الاحاديث الآمرة بالتحلى بالاخلاق الحسنة والمعاملة الطيبة فلتراجع فى مواضعها والحديث الإِيمَانُ بِضعٌ وَسَبعُونَ فاعلاها قَولُ لَاإِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ وَأَدنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى وَالحَيَاءُ شُعبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ

فكمال الايمان بكمال هذه الشعب والتحلى بهاوزيادته بزيادة هذه الصفات ونقصه بنقصهاوان الامراض الباطنة كافية لاحباط اعمال الانسان ولو كانت كثيرة/ حقائق عن التصوف ص ٣١

الدليل التاسع وثمانون قال أبوزكريامحيى الدين يحيى بن شرف النووى المتوفى ٦٧٦هـ وَقَدتَظَاهَرَت نُصُوصُ الشَّرعِ بِالمُؤَاخَذَةِ بِعَزمِ القَلبِ المُستَقِرِّ وَمِن ذَلِكَ قَولُهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمنوا لهم عذاب أليم (١٩) النور: وَقَولُهُ تَعَالَى ياايها الذين امنوا اجتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعضَ الظن إثم (١٢) الحجرات: وَالآيَاتُ فِي هَذَا كَثِيرَةٌ وَقَد تَظَاهَرَت نُصُوصُ الشَّرعِ وَإِجمَاعُ العُلَمَاءِ عَلَى تحرِيمِ الحَسَدِ وَاحتِقَارِ المُسلِمِينَ وَإِرَادَةِ المَكرُوهِ بِهِم وَغَيرِ ذَلِكَ مِن أَعمَالِ القُلُوبِ وَعَزمِهَا وَاللَّهُ أَعلَمُ/ المنهاج شرح صحيح مسلم باب

تجاوز الله تعالى عن حديث النفس ج ۲ ص ۱۵۱ / طرح التثريب فى شرح التقريب ج ۸ ص ۲۳۱ / فتح البارى ج ۱۱ ص ۳۲۷

الدليل التسعون قال أحمد بن محمد بن إسماعيل الطحطاوى الحنفى توفى ۱۲۳۱ هـ لاتنفع الطهارة الظاهرة الامع الطهارة الباطنة بالإخلاص لله والنزاهة عن الغل والغش والحقد والحسد وتطهير القلب عما سوى الله من الكونين فيعبده لذاته لا لعلة مفتقر إليه وهو يتفضل بالمن بقضاء حوائجه المضطر بها عطفا عليه فيكون عبدا فردا للمالك الأحد الفرد الذى لا يسترقك شيء من الأشياء سواه ولا يستملك هواك عن خدمتك إياه قال الحسن البصرى رحمه الله تعالى شعر

رُبَّ مَسْتُورٌ سبته شَهْوَتُه

قد عَرَى عَن سَترِه وَانْتَهَكَا

صَاحِبُ الشَهْوَةِ عبدٌ فإذا

مَلَكَ الشهوَةَ أضحَى مَلِكًا

فإذا أخلص لله وبما كلفه به وارتضاه قام فأداه حفته العناية حيثما توجه وتيمم وعلمه مالم يكن يعلم/ حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح ص ٧٠/ ٧١

الدليل الحادى وتسعون قَالَ رسول الله صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللّهَ لَا يَنظُرُ إِلَى صُوَرِكُم وَلَا إِلَى أَجسَامِكُم وَلَكِن يَنظُرُ إِلَى قُلُوبِكُم قال محمد على بن محمد علان بن إبراهيم البكرى الصديقى الشافعى مفسر عالم بالحديث من أهل مكة ولد ٩٩٦ هـ ومات ١٠٥٧ هـ والحاصل أن الإثابة والتقريب ليسا باعتبار الأعمال الظاهرة وإنما هى باعتبار ما فى القلب كما قال: ولكن ينظر إلى قلوبكم وفى الحديث الاعتناء بحال القلب وصفاته بتحقيق علومه وتصحيح مقاصده وعزومه وتطهيره عن كل وصف مذموم وتحليته بكل نعت محمود فإنه لما كان القلب محل نظر الربّ حق على العالم بقدر اطلاع الله تعالى على قلبه أن يفتش عن

صفات قلبه وأحواله لإمكان أن يكون فيه وصف مذموم
يمقته الله بسببه وفيه أن الاعتناء بإصلاح القلب وبصفاته
مقدم على عمل الجوارح لأن عمل القلب هو المصحح
للأعمال الشرعية إذ لا يصح عمل شرعى إلا من مؤمن عالم
بمن كلفه مخلص له فيما يعمله ثم لا يكمل إلا بمراقبته
تعالى فيه المعبر عنها بالإحسان وحيث كان عمل القلب
مصمماً للعمل الظاهر وعمل القلب غيب عنا فلا يقطع لذى
عمل صالح بالخير فلعل الله تعالى يعلم من قلبه وصفاً
مذموماً لا يصح معه ذلك العمل ولا لذى معصية بالشرّ فلعله
سبحانه يعلم من قلبه وصفاً محموداً يغفر له بسببه والأعمال
أمارات ظنية لا أدلة قطعية ويترتب على ذلك عدم الغلوّ فى
تعظيم من رأينا عليه أفعالاً صالحة وعدم الاحتقار لمسلم رأينا
عليه أفعالاً سيئة بل تحتقر تلك الحالة السيئة لا تلك
الذات المسيئة تدبر هذا فإنه نظر دقيق لخص, من المفهم
للقرطبى رواه مسلم وابن ماجه أيضاً/دليل الفالحين لطرق

رياض الصالحين ج ا ص ٦١

الدليل الثانى وتسعون قَالَ الإمام الحافظ الفقيه زين الدين أبى الفرج عبدالرحمن بن شهاب الدين البغدادى ثم الدمشقى الشهيربابن رجب فأوَّلُ ما يُرفعُ مِنَ العلم العلمُ النَّافع وهوالعلم الباطنُ الذى يُخالِطُ القلوبَ ويُصلحها ويبقى علمُ اللِّسان حجَّةً فيتهاونُ الناسُ به ولايعملون بمقتضاه لاحملتُه ولاغ..هم ثم يذهبُ هذاالعلم بذهاب حَمَلتِه فلا يبقى إلا القرآن فى المصاحف وليس ثَمَّ من يعلمُ معانيه ولاحدوده ولاأحكامه ثمَّ يسرى به فى آخر الزمان فلايبقى فى المصاحف ولا فى القُلوب منه شيءٌ بالكلِّيَّةِوبعدذلك تقومُ السَّاعة كماقال عليه وسلم لاتقومُ السَّاعةإلَّاعلى شرارِ الناس/جامع العلوم والحكم محقق ج٣٨ص ١٩

الدليل الثالث وتسعون قَالَ أبوسعيدمحمدبن محمد الخادمى وَفِى الحديثِ عِلمُ البَاطِنِ سِرٌّ مِن أَسرَارِاللَّهِ تَعالَى

وَحِكمَةٌ مِن حِكَمِ اللّٰهِ يَقذِفُهُ فِى قُلُوبِ مَن يَشَاءُ مِن عِبَادِاللّٰهِ
تَعَالَى قَالَ المُنَاوِىُّ فِى شَرحِهِ عِلمُ البَاطِنِ عِلمُ المُكَاشَفَةِ
وَذَلِكَ غَايَةُ العُلُومِ وَقَالَ بَعضُ العَارِفِينَ مَن لَم يَكُن لَهُ
نَصِيبٌ مِنهُ يُخَافُ عَلَيهِ سُوءُ الخَاتِمَةِ وَأَدنَاهُ التَّصدِيقُ بِهِ
وَتَسلِيمُهُ لِأَهلِهِ وَهَذَا هُوَ العِلمُ الخَفِىُّ المُشَارُإِلَيهِ بِقَولِهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّم إِنَّ مِنَ العِلمِ كَهَيئَةِ المَكنُونِ لَايَعلَمُهُ إِلَّا أَهلُ المَعرِفَةِ
بِاللّٰهِ انتَهَى وَفِى الأَشبَاهِ العِلمُ بِقَدرِ مَا يُحتَاجُ إِلَيهِ لِدِينِهِ
فَرضُ عَينٍ وَبِمَازَادَعَلَيهِ لِنَفعِ غَيرِهِ فَرضُ كِفَايَةٍ وقال فى
روح المعانى والمرادبأهل الغرةعلماء الظاهر الذين لم
يؤتواذلك/الأربعين فى التصوف للنيسابورى باب اباحة
الكلام فى باطن العلم وحقيقته ج ١ ص ١٥ ج٨ ص ٣٤٣
/بريقةمحمودية فى شرح طريقةمحمدية ج ٢ ص ١٧٩

الدليل الرابع وتسعون قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ
وَسَلَّمَ طَلَبُ العِلمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسلِمٍ قال محمدبن
عبدالهادى السندى وقيل هُوَطَلَب عِلم البَاطِن وَهُوَمَا يزداد

بِهِ العَبدُ يَقِيناً وَهُوَ الَّذِي يُكتَسَبُ بِصُحبَةِ الصَّالِحِينَ وَالزُّهَّاد وَالمُقَرَّبِينَ فَهُم وَرَثَةُ عِلمِ النَّبِيِّينَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُه عَلَيهِم أَجمَعِينَ اِنتَهَى / حاشية السندی علی سنن ابن ماجة ج ۱ ص ۲۰۸ / شرح السنة ج ۱ ص ۲۰ / شرح مسند ابی حنیفة ج ۱ ص ۵۳۹ / بریقة محمودیة ج ۱ ص ۱۱۸ / عوارف المعارف ج ۱ ص ۲۳

الدليل الخامس وتسعون قَالَ ابن تيمية وَمَن ادَّعَى اِنَا مُحتَاجٌ إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم فِي عِلمِ الظَّاهِرِ دُونَ عِلمِ البَاطِنِ أَو فِي عِلمِ الشَّرِيعَةِ دُونَ عِلمِ الحَقِيقَةِ فَهُوَ شَرٌّ مِنَ اليَهُودِ وَالنَّصَارَى الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ مُحَمَّدًا رَسُولٌ إِلَى الأُمِّيِّينَ دُونَ أَهلِ الكِتَابِ فَإِنَّ أُولَئِكَ اٰمَنُوا بِبَعضٍ وَكَفَرُوا بِبَعضٍ فَكَانُوا كُفَّارًا بِذَلِكَ وَكَذَلِكَ هٰذَا الَّذِي يَقُولُ إِنَّ مُحَمَّدًا صلى الله عليه وسلم بُعِثَ بِعِلمِ الظَّاهِرِ دُونَ عِلمِ البَاطِنِ اٰمَنَ بِبَعضِ مَاجَاءَ بِهِ وَكَفَرَ بِبَعضٍ فَهُوَ كَافِرٌ وَهُوَ أَكفَرُ مِن أُولَئِكَ لِأَنَّ عِلمَ البَاطِنِ الَّذِي هُوَ عِلمُ إِيمَانِ القُلُوبِ وَمَعَارِفِهَا وَأَحوَالِهَا هُوَ عِلمٌ

بِحَقَائِقِ الإِيمَانِ البَاطِنَةِ وَهَذَا أَشرَفُ مِنَ العِلمِ بِمُجَرَّدِ أَعمَالِ الإِسلَامِ الظَّاهِرَةِ/ الفرقان بين أولياء الرحمن وأولياء الشيطان ج ١ ص ٢١٤

الدليل السادس وتسعون قال محمد بن عبد الهادى السندى قوله صلى الله عليه وسلم طَلَبُ العِلم فَرِيضَةٌ اُختُلِفَ فِى العِلم الَّذِى هُوَ فَرِيضَة فَقِيلَ هُوَ عِلم الإِخلَاص مَأمُوربِهِ كَمَا أَنَّ العِلم مَأمُوربِهِ وَشَهَوَات النَّفس تُخَرِّب مَبَانِى الإِخلَاص مِن المَأمُوربِهِ فَصَارَ عِلم ذَلِكَ فرضًا وقيل مَعرِفَة الخَوَاطِر وَتَفصِيلِهَا فَرِيضَة لِأَنَّ الخَوَاطِر فِى نَشأَة العَقل وَبِذَلِكَ يُعلَم الفَرق بَين لَمَّة المَلَك وَلَمَّة الشَّيطَان وقيل هُوَ طَلَب عِلم البَاطِن وَهُوَ مَايَزدَادبِهِ العَبد يَقِينًا وَهُوَ الَّذِى يُكتَسَبُ بِصُحبَةِ الصَّالِحِينَ وَالزُّهَّاد وَالمُقَرَّبِينَ فَهُم وَرَثَة عِلم النَّبِيِّينَ صَلَوَات اللَّه وَسَلَامه عَلَيهِم أَجمَعِينَ كذا فى شرح مسند أبى حنيفة/ حاشية السندى ج ١ ص ٢٠٨/ شرح مسند أبى حنيفة ١ ص ٥٣٩/ فيض القدير ج ٤ ص ٣٥٣

الدليل السابع وتسعون قال أبوزيدعبدالرحمن بن محمدبن مخلوف الثعالبى قال حضر عليه السلام ياموسى إنى على علمٍ من علمِ اللّٰه علّمنيه لاتعلَمُه يريدعلم الباطنِ وأنتَ على علمٍ من علمِ اللّٰه علّمكه اللّه لاأعلمه يريدعلمَ الظاهرِ / الجواهر الحسان فى تفسير القرآن ج ٢ ص ٤٣٠

الدليل الثامن وتسعون قال الإمام الغزالى أن علم الآخرة قسمان علم مكاشفةوعلم معاملة أما علم المكاشفةفهوعلم الباطن وهوغايةالعلوم فقدقال بعض العارفين من لم يكن له نصيب من هذاالعلم أخاف عليه سوء الخاتمةوأدنى نصيب منه التصديق به وتسليمه لأهله وهوعلم الصديقين والمقربين وهو عبارة عن نوريظهرفى القلب عندتطهيره وتزكيته من الصفات المذمومة / الاحياء لعلوم الدين ج ١ ص ١٩ / ٢٠

الدليل التاسع وتسعون قال شاه انورشاه الكشميرى واعلم أن لفظَ الإحسانِ شاملٌ لجميعِ أنواع البرمن

الأذكار والأشغال وغيرها والأذكار تقالُ للأوراد المسنونة وماذكرهُ المشايخ من الضربات والكيفيات والطرق المشهورة في التصوف أربعة: السُّهوردِية والقَادِرية والجشتِيةِ والنَّقشبَندِيةِ والسلسلة السهرورديةقدتسلسلت في أجدادنامن عشرةٍ متصلةٍ ثم مانقل إلينامن الأوامر والنواهي والوعدوالوعيدسُمِّي شريعةً والتخلُّقُ بهايُسمَّى طريقةً وحينئذٍ تنصَبِغُ الأعمال بصبغ الإيمان كماكان في السلف أمااليوم فعلمٌ بلاعمل وإيمانٌ بلا تصديق من الجوارح ربَّ تالٍ للقرآن والقرآنُ يلعنُهُ ثم الفوزُ بالمقصد الأسنى والنيلُ بالمأرب الأعلى يُسمَّى حقيقةً ومن ههناظهر أن الطريقةَ والشريعةَ لاتتغايران كمازعمه العوامّ/فيض الباري شرح البخاري ج ١ ص ٢١٦

الدليل المأئة قال عبدالحميدبن هبةالله بن محمدبن الحسين بن أبي الحديد أبوحامدعزالدين ومن العلوم علم الطريقةوالحقيقةوأحوال التصوف وقدعرفت أن أرباب

هـذا الـفـن فى جميع بلاد الاسلام إليه ينتهون وعنده يقفون وقـدصـرح بـذلك الشبـلـي والـجـنيـد وسرى وأبويزيد البسـطـامـي وأبـو مـحـفـوظ مـعـروف الـكـرخي وغيرهم ويـكـفـيك دلالةعـلـى ذلك الخرقةالتي هى شعارهم إلى اليوم وكـونهـم يسنـدونهاباسناد متصل إليه عليه السلام /شرح نهج البلاغةج ١ ص ١٩

الـدليل الحادى ومائة قَـال رسـول الله مَن يُرِدِاللَّهُ بِهِ خَيرًا يُـفَـقِّهْـهُ فِـي الـدِّينِ وَإِنَّمَاأَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعطِي وَلَن تَزَالَ هَذِهِ الأُمَّةُقَـائِـمَـةًعَـلـى أَمـرِ الـلَّـهِ لايَضُرُّهُم مَن خَالَفَهُم حَتَّى يَأتِيَ أَمرُاللَّهِ قال العلامةالامام السيد محمدحبيب الله بن السيد احـمـدبـمـايأبـى الـجـكـنـى تبين ان مدح الفقـه فى الدين لايـختـص بفقه علم الفروع الظاهرةدون فقه علم التصوف المشتمل عليه كتاب الاحياء للامام الغزالى وغيره من كتبه الـنافعةوقدكنت ابين فى المذكرات الاهل العلم انه لادليل لـمفضل علماء الظاهرعلى علماء التصوف فى حديث مَن

يُرِدِاللّٰهُ بِهِ خَيرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ لان الدين شامل لعلم التصوف بل هو اولى بالدخول فيه لانه النتيجة والثمرة المقصودة بالذات من العلم لأنه علم تحصل به تصفية البواطن من عيوب النفس وتعلمه واجب على يدمن هو اهل له من الكمل العارفين الجامعين بينه وبين علم الظاهر على الوجه الأتم/زاد المسلم فيما اتفق عليه البخارى ومسلم ج٣ص٣٢٨

الدليل الثانى ومأية قال ابن عابدين محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقى الحنفى وَقَدقَالَ الأُستَاذُ أَبُوالقَاسِمِ القُشَيرِيُّ فِى رِسَالَتِهِ مَعَ صَلابَتِهِ فِى مَذهَبِهِ وَتَقَدُّمِهِ فِى هَذِهِ الطَّرِيقَةِ سَمِعت الأُستَاذَ أَبَاعَلِيٍّ الدَّقَّاقَ يَقُولُ أَنَا أَخَذت هَذِهِ الطَّرِيقَةَ مِن أَبِى القَاسِمِ النَّصرَابَاذِىِّ. وَقَالَ أَبُوالقَاسِمِ أَنَا أَخَذتهَا مِن الشِّبلِيِّ وَهُوَ أَخَذَهَا مِن السَّرِيِّ السَّقَطِيِّ وَهُوَ مِن مَعرُوفٍ الكَرخِيِّ وَهُوَ مِن دَاوُدالطَّائِيِّ وَهُوَ أَخَذَ العِلمَ وَالطَّرِيقَةَ مِن أَبِى حَنِيفَةَ وَكُلٌّ مِنهُم أَثنَى عَلَيهِ وَأَقَرَّ

بِفَضْلِهِ فَعَجَبًا لَكَ يَا أَخِي أَلَمْ يَكُنْ لَكَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي هَؤُلَاءِ السَّادَاتِ الْكِبَارِ أَكَانُوا مُتَّهَمِينَ فِي هَذَا الْإِقْرَارِ وَالِافْتِخَارِ وَهُمْ أَئِمَّةُ هَذِهِ الطَّرِيقَةِ وَأَرْبَابُ الشَّرِيعَةِ وَالْحَقِيقَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي هَذَا الْأَمْرِ فَلَهُمْ تَبَعٌ وَكُلُّ مَا خَالَفَ مَا اعْتَمَدُوهُ مَرْدُودٌ وَمُبْتَدَعٌ/ مقدمہ رد المحتار على الدر المختار ج ا ص ٦١

الدليل الثالث ومأية قال ابن عابدين محمد الطَّرِيقَةُ سُلُوكُ طَرِيقِ الشَّرِيعَةِ وَالشَّرِيعَةُ أَعْمَالٌ شَرْعِيَّةٌ مَحْدُودَةٌ وَهُمَا وَالْحَقِيقَةُ ثَلَاثَةٌ مُتَلَازِمَةٌ لِأَنَّ الطَّرِيقَ إِلَيْهِ تَعَالَى ظَاهِرٌ وَبَاطِنٌ فَظَاهِرُهَا الطَّرِيقَةُ وَالشَّرِيعَةُ وَبَاطِنُهَا الْحَقِيقَةُ فَبُطُونُ الْحَقِيقَةِ فِي الشَّرِيعَةِ وَالطَّرِيقَةِ كَبُطُونِ الزُّبْدِ فِي لَبَنِهِ لَا يُظْفَرُ بِزُبْدِهِ بِدُونِ مَخْضِهِ/ مقدمہ رد المحتار على الدر المختار ج ا ص ٦١

الدليل الرابع ومأية حضرت علامہ شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی نے ارشاد فرمایا ہے علماء باطن سے مراد وہ لوگ ہیں

جو عارف باللہ ہیں اور جن کو اللہ تعالٰی نے سب سے افضل
کاموں کی توفیق دی ہے اور جو ہر حال میں اپنے آپ کو تمام
ممنوع کاموں سے محفوظ رکھتے ہیں اور اللہ تعالٰی ان سے حجابات
اٹھا دیتا ہے اور وہ اللہ تعالٰی کی اس طرح عبادت کرتے
ہیں کہ گویا اس کو دیکھ رہے ہیں اور وہ اللہ کے لئے ماسوا کے
محبت کو ترک کر کے صرف اس کی محبت میں مشغول رہتے ہیں
ور اللہ تعالٰی ان کو اپنے ملک کے عجائب اور اپنی حکمتوں کے
غرائب پر مطلع فرماتا ہے اور ان کو اپنے حضرت قدس کے
قریب کرتا ہے اور ان کے دلوں کو اپنے جمال اور جلال سے
بھر دیتا ہے اور ان کے دلوں میں اپنے انوار اور معارف کے
خزائن اور لطائف کے معادن رکھتا ہے اور ان کی وجہ سے دین
کے متروک طریقوں اور شعائر کو زندہ کرتا ہے ان سے مریدین
کو نفع پہنچتا ہے اور حاجت مندوں کی فریاد رسی ہوتی ہے اور
شہر کے لوگوں کی اصلاح ہوتی ہے رتبیان القرآن ج ۷ ص ۱۹۵

الدلیل الخامس ومائۃ حضرت علامہ شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی نے فرمایا ہے علماء باطن کی علماء ظاہر پر فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ علم لدنی کے حاملین اولیاء اور صدیقین ہوتے ہیں اور علم ظاہر کو ہر شخص حاصل کرلیتا ہے حتیٰ کہ فساق فجار اور بدمذہب اور زندیق بھی علم ظاہر کو حاصل کرلیتے ہیں شیخ سہروردیؒ نے عوارف المعارف میں کہا دنیا کی محبت کے ساتھ اور حقائق تقویٰ کو ترک کرکے ہر علم کو حاصل کیا جاسکتا ہے بلکہ بعض اوقات دنیا کی محبت ان علوم کی تحصیل میں معاون ہوتی ہے کیونکہ دنیا کے بڑے مراتب اور بڑے مناصب کا حصول ان علوم پر موقوف ہوتا ہے اس لئے انسان راتوں کو جاگ کر اور مشقت اور تکلیف برداشت کرکے ان علوم کو حاصل کرتا ہے اور ان میں کمال کو پہنچ جاتا ہے اور علم لدنی اور علم باطن کو دنیا کی محبت کے ساتھ حاصل نہیں کیا جاسکتا اور یہ علم اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک

انسان اپنی خواہشات اور نفس امارہ کی مخالفت نہ کرے اور اس کے بغیر انسان مدارس تقویٰ میں داخل نہیں ہو سکتا اللہ تعالی فرماتا ہے وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ (۲۸۲) تم اللہ سے ڈرو (متقی بنو) اور اللہ تم کو علم عطا فرما دے گا

علماء باطن کی علماء ظاہر پر فضیلت کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ اس علم سے اس کے عالم کو کتنا فائدہ پہنچتا ہے اور دوسروں کو کتنا فائدہ پہنچتا ہے اور عارفین ہی وہ لوگ ہیں جو اپنے علوم سے خود بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی نفع پہنچاتے ہیں انہوں نے اپنے دلوں کو ماسوی اللہ سے پاک کرلیا اور ان کے قلوب اللہ تعالی کی محبت اور اس کی معرفت سے معمور ہو گئے ورانہوں نے مخلوق کو جو فائدہ پہنچایا وہ یہ ہے کہ ان کی برکت سے بندوں کی فریادرسی ہوتی ہے اور ان کی برکت سے زمین سے فساد دور ہوتا ہے رتبیان القرآن ج ۷ ص ۱۹۵

الدليل السادس ومائة قال العارف بالله العلامة فقير الله بن

عبدالرحمن الحنفی ورأیت فی بعض الرسائل ان لسیدنا ابی حنیفة رحمةالله صحبةبفضیل بن عیاض وحکی انه قال بعد ما حصل له هذه النعمةالعظمیٰ والغنیمةالاسنی لولاسنتان لهلک النعمان انتهی وینبغی ان یعتقد ان اوامر المکمل من المجتهدین کالائمةالاربعةعلی مشرب هذا القوم داخلةفی اوامرالاولیاء کماقال الشیخ الاندلسی رحمة اللّٰه علیه فی باب الوصایامن الفتوحات حاصله احفظواانفسکم من الطعن علی احدمن المجتهدین من ان تقولواانهم کانوامحجوبین من المعارف والاسرار کما یقوله الجهلةمن المتصوفةلان ذلک جهل بمقام الائمةلان للائمةقدمار اسخافی علوم الغیب فانهم وان کانوایحکمون بالظن فهوالعلم ولیس فیمابینهم وبین اهل الکشف الاختلاف الطریق/قطب الارشادج ا ص۵۳۶

الدلیل السابع ومأئة قال اللّٰه تعالی وَإِن لَم تُؤمِنُوا لِی فَاعتَزِلُونِ(۲۱)الدخان:قال اسماعیل حقی نقلست که امام

احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ شب نزد بشر حافی قدس سرہ رفتی
و در حق او ارادت تمام داشت تا بحدی کہ شاگردانش گفتند تو
امام عالم باشی و در فقہ و أحادیث و جملہ علوم و اجتہاد نظیر نداری
ہر دم از پس شوریدہ پا برہنہ می دوی این چہ لایق بود احمد گفت
آن ہمہ علوم کہ شمر دید چنانست من ہمہ بہ ازان دانم اما او
خدا رابہ از من داند فینبغی للمرء ان یعتزل عن الباطل ایًا
کان لاعن الحق وربما رأینابعض اهل الانکارفی الغالب
یعتزل عن صحبة الرجال ثم لایکتفی باعتزاله حتی یؤذیهم
باللسان فیکون باهانةالاولیاء عدواللّٰہتعالی ومحرومامن
فوائدالصحبة وعوآیدالمجلس فلزم علیأهل الحق أن
یتعوذوابااللّٰہمن شرورالظلمتوالجابرةوأهل الانکار
والمکابرة کماتعوذالانبیاء علیهم السلام

ای خدا کمترین گدای توام
چشم برخوان کبریای توام

از بد و منکران امانم ده

ہر چہ آنم بہ ست آنم ده

چونکہ تو گفتی فاستعذ باللہ

بتو بردم ز شر دیو پناه

بالخصوص از بلای دیو سفید

کہ نباشد از و گریز مفید

روح البیان ج ۱۳ ص ۲۶۴

الدلیل الثامن و مائة قال العلامة عبدالزیز الفرهاری ان اهل السنة اعترفوا بان الدقائق العلوم بل کلها حصلت لابی حنفیة انزل اللّٰه علیه غیث الرحمة وشابیب الرضوان من اهل البیت خصوصا من الامامین الشریفین الباقر وابنه جعفر رضی اللّٰه عنهما بل المشهور ان اباحنیفة یقول لولا سنتان ای السنتین کنت فی خدمة الامام جعفرؒ لهلک النعمان وذکر حکایة الامام الباقر الشبلی فی سیرة النعمان عن عقود الجمان وانا نقلتها منه وقد نقل ابن الجوزی وغیره بان

الائمةالمتبوعين فى المذاهب بائع كل واحدمنهم لامام من الائمةاهل البيت فبائع ابوحنيفةؓ ابراهيم بن عبدالله بن الحسن وبائع مالکؒ لاخيه محمدؓ وبائع الشافعى لاخيهما

/النبراس ص ۵۱۹ /الحاشية/

وصلى الله على سيدنا محمدو آله وصحبه وسلم تسليما

المقصد الثانى

اتحاد الخيار من الطوائف

على حياة اللطائف

الحمدلله الذى بلطفه تصلح الأعمال وبكرمه وجُودِه تدرك الآمال وعلى وفق مشيئته تتصرف الأفعال و بإرادته تتغير الأحوال وإليه المصيروالمرجع والمال سبحانه هوالباقى بلا زوال المنزه عن الحلول والانتقال عالم الغيب والشهادة الكبيرالمتعال ذوالعرش والمعارج والطول والإكرام والجلال نحمده على ماأسبغ من الإنعام والأفضال ومنَّ به من الإحسان والنوال حمداًلاتوازنه الجبال ملء السموات والأرض وعلى كل حال. ونصلى على رسوله ونبيه وخيرته من خلقه وصفيه وخليله ووليه وحبيبه المفضال سيدناأبى القاسم محمدبن عبد الله ذى الشرف الباذخ والعلم الزاسخ والفضل الشامخ والجمال والكمال؛صلى الله عليه وعلى الملائكةالمقربين والأنبياء والمرسلين وعترتهم الطيبين ماأفَلَ كوكب وطلع هلال وعلى آل محمدوصحبه خيرصحب وأكرم آل وعلى تابعيهم بإحسان وجميع الأولياء والأبدال وعفاعن

المقصرين من أمته أولى الكسل والملال وحشرنافى زمرته متمسكين بشرعته مقتدين بسنته متعظين بماضرب من الأميال مزدحمين تحت لوائه فى جملةأوليائه يوم لابيع فيه ولاخلال امابعد فيقول العبدالفقير محمد حميد جان الحنفى السيفى اردتُ ان اجمع بتوفيق اللّٰه كتابايكون فيه اثبات حياةالقلب والروح والسرّوالخفى والاخفى لينفع به المريدين واسأل اللّٰه تعالى ان يوفقنى لاتمامه ويختم لى بالسعادةبعداختتامه وسميت هذا الكتاب باتحادالخيارمن الطوائف على حياةاللطائف

قلب کے متعلق تحقیق

قلب دو معنوں کے لئے استعمال ہوتا ہے: ایک تو صنوبری شکل کے لوتھڑے کے لئے جو انسانی سینہ میں بائیں طرف ہے: یہ لوتھڑا اندر سے خالی ہوتا ہے اور اس میں سیاہی مائل خون ہوتا ہے اور یہیں سے روح طبعی پیدا ہوتی ہے: گوشت کا یہی ٹکڑا بالکل ایسی ہی شکل میں جانوروں کے سینے میں بھی ہوتا ہے اور مرنے کے بعد بھی موجود ہوتا ہے

دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ روحانی اور ربانی لطیفہ ہے جسے اس گوشت کے لوتھڑے سے خاص تعلق ہوتا ہے یہ لطیفۂ ربانی حق تعالیٰ کی جانب سے مرکز علم ہوتا ہے، اس کے ذریعے ایسی چیزوں کا ادراک ہوتا ہے جن کا ادراک خیال و وہم کے ذریعے نہیں ہوسکتا: حقیقت انسان یہی لطیفہ ربانی ہے اور اسی کو مخاطب کیا جاتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّ فِــــی

ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ (۳۷) ق: ترجمہ بلاشبہ اس میں عبرت ہے اس کے لئے جس کے پاس قلب ہو اس آیت میں اگر قلب سے مراد گوشت کا لوتھڑا لیا جائے تو بات کچھ بھی نہیں بنے گی کیونکہ یہ ٹکڑا جانوروں اور انسانوں سب میں موجود ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ اس سے مراد لطیفہ ٔ ربانی ہے :اس لطیفے کا اس صنوبری گوشت کے ٹکڑے سے ایک بہت ہی باریک اور نازک تعلق ہے :اس تعلق کو بیان نہیں کیا جاسکتا بلکہ مشاہدہ اور محسوس کیا جاسکتا ہے :اس کا تعلق عروض اور جواہر جیسا بھی نہیں ورنہ ایسا کیوں کہا جاسکتا ہے کہ ایک آدمی اور اس کے دل کے درمیان فلاں بات حائل ہوگئی مختصر اًیوں سمجھنا چاہیے کہ لطیفہ ٔ ربانی ایک بادشاہ ہے جس کا گھر اور مسکن یہی گوشت کا لوتھڑ ہے قلب کے معنی سے تم واقف ہو چکے :اب ہم قلب کے لشکروں کا ذکر کرتے ہیں :قلب کے اختیار میں دو قسم کے لشکر ہیں ایک وہ جن کو ہم دیکھ سکتے ہیں مثلاًہاتھ پاؤں

آنکھ وغیرہ اور تمام اعضاء ظاہر و باطن اور دوسری قسم قلب کے لشکر کی وہ ہے جنہیں بصیرت سے دیکھا جا سکتا ہے: بصارت سے نہیں اور وہ صفات ہیں جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قلب درست ہو جاتا ہے تو سارا بدن درست ہو جاتا ہے: احادیث میں قلب کے سیاہ ہونے اور قرآن مجید میں طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوبِهِم اور بَل رَانَ عَلٰی قُلُوبِهِم سے جس کیفیت کا ذکر آتا ہے وہ قلب انسانی کی کیفیات ہیں قلب انسانی کی کیفیت ایک آئینہ کی سی ہے جتنا آئینہ صاف ستھرا ہوتا ہے اس میں ہر چیز کا عکس صاف ستھرا نظر آتا ہے اور جب اس میں زنگ لگ جاتا ہے اور اس حد تک لگ جاتا ہے کہ صیقل سے بھی صاف ہونا ناممکن ہو جاتا ہے اور اس میں کوئی شکل دکھائی نہیں دیتی تو اس کیفیت کو طبع اور ران کہتے ہیں پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قلب کو اس طرح زنگ لگتا ہے جس طرح لوہے کو لگتا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا اس کے دور کرنے

کا کیاطریقہ ہے؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا۔۔ذ کرموت (موت کو یاد کرنا) تلاوت کرنااور ذکر اللہ کرنا انہی صفات کی بناپر قلب کچھ اقسام بنتی ہیں:

(۱) قلب اجرد

(۲) قلب اسود:

(۳) قلب اغلف:

(۴) قلب مصفح:

قلب اجرد یہ مؤمن کا قلب ہے اس میں ! یک چراغ ہوتا ہے جس سے قلب روشن ہوتا ہے

قلب اسود یہ قلب سرنگون ہوتا ہے یہ کافر کا قلب ہے

قلب اغلف :یہ قلب غلاف میں لپٹا ہوتا ہے یہ منافق کا قلب ہے:

قلب مصفح:اس قلب میں ایمان بھی ہوتا ہے اور نفاق بھی ہوتا ہے ایمان کی مثال اس میں شاداب پودے کی طرح ہوتی

ہے جو صاف پانی کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور نفاق کی مثال ناسور کی ہے جو خون اور ریم جمع کرتا ہے: دونوں مادوں سے جو مادہ غالب آتا ہے اسی پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے اور حکم لگایا جاتا ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوا إِذَا مَسَّهُم طَائِفٌ مِنَ الشَّيطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُبصِرُونَ (۲۰۱) الاعراف: یعنی وہ لوگ جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں جب شیطان ان پر حملہ کرتا ہے تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں پھر یکایک ان کو بصیرت حاصل ہوتی ہے

احادیث میں وارد ہے کہ قلب کو بینائی حاصل ہو جاتی ہے اور اس کی جلاء اور صفائی ذکر سے ہوتی ہے اور ذکر موقوف بہ تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے تقویٰ ذکر کا دروازہ ہے اور ذکر کشف کا دروازہ ہے اور کشف بہت بڑی سعادت اور کامیابی ہے

امراض القلوب (قلوب کے امراض)

قلب کی مثال ایک آئنہ کی ہے اور علوم حقائق کی مثال ان اشکال کی طرح ہے جو آئینے میں نظر آتے ہیں اشکال کا آئنہ میں آنا تیسری بات ہے اس سلسلے میں وضاحت طلب بات یہ ہے کہ اشکال اگر موجود ہیں تو یہ اشکال آئنہ میں کیوں نہیں آتے تو جان لو کہ اشکال کے آئنہ میں نہ آنے کی پانچ وجوہات ہیں

(۱) آئنہ میں خود کوئی عیب ہے یعنی ٹیڑھا ہے اور گولا بنا ہوا ہے

(۲) آئنہ اپنی جگہ درست ہے مگر اس پر زنگ لگا ہوا ہے

(۳) آئنہ اپنی جگہ دھرا ہوا ہے اور اشکال اس کے پشت کی جانب واقع ہیں:

(۴) شکل اور آئنہ کے درمیان کوئی حجاب حائل ہے:

(۵) آئنہ ایسی سمت میں ہے کہ شکل کا رخ اس طرف نہیں ہے یا اشکال ایسی سمت میں ہیں کہ آئنہ کا رخ اس طرف نہیں ہے:

بلکل قلب کے اندر اسی طرح استعداد موجود ہے کہ اس میں تمام امور کے متعلق حق جلوہ گر ہوا گر ایسا نہیں ہوتا تو ان پانچ اسباب میں سے کوئی نہ کوئی سبب ضرور موجود ہے یا تو قلب میں کوئی خرابی ہے جیسے بچوں اور مجنون کا قلب یا اس پر گناہ اور معاصی کا زنگ چڑھا ہوا ہے جو کثرت شہوات کی وجہ سے چڑھتا رہتا ہے: تو اللہ تعالی نے جنہیں: طبع' یا: ران؛ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اس میں اسی طرف اشارہ ہے: حدیث میں آتا ہے جو شخص گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اس کی عقل جاتی رہتی ہے اس لئے کہ عقل کا کام ہے قلب کو جلا دینا اور روشن کر دینا اگر وہ گناہ سے متحرز رہتا تو قلب کی روشنی اور چمک بڑھتی رہتی یا اس کی توجہ صحیح نہیں ہے وہ ترتیب طاعت میں لگا ہوا ہے حالانکہ اسے خلیل اللہ (حضرت ابراھیم علیہ السلام) کی طرح تمام تر توجہ اللہ تعالی کی طرف کر دینی چاہیے یا پھر قلب اور حق کے مابین کوئی حجاب ہے مثلاً شہوت کا کوئی حصہ باقی رہ گیا ہے

یا عقیدہ کا کوئی فساد باقی تھا جو بچپن میں تھا اور اس کا اثر بعد میں رہ گیا ہو یا پھر پانچواں سبب یہ ہو سکتا ہے کہ اس کو وہ طریقہ ہی نہیں معلوم جس سے حق کی صورت قلب کے آئینہ میں دکھائی دے ایسے حالات میں ضروری ہے کہ اسے جو کچھ حاصل نہیں اس ہر ایمان کلی حاصل ہو مثلاً ایمان بالغیب کلی طور پر موجود ہو جب تک اس طرح کا ایمان نہ ہوگا وہ ایک ایسی چیز کو کیسے حاصل کرے گا جس کے وجود کی اس کو خبر نہیں ہے ایسی حالت میں غفلت مانع ہوتی ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر بنی آدم کے قلوب میں شیطان چکر نہ لگاتے تو یہ لوگ آسمانوں کے عالم ملکوت کو دیکھتے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالی کہاں ہیں آسمانوں میں یا زمین میں؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان دار بندوں کے قلوب میں

ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے لئے زمینوں اور آسمانوں میں وسعت نہیں ہے البتہ میرے مؤمن بندوں کے قلوب میں میری لئے وسعت ہے

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میرے قلب نے میرے پروردگار کو دیکھ لیا کیونکہ انہون نے اپنے قلب کا تزکیہ کرلیا تھا: قرآن مجید میں ارشاد پاک ہے: قَد أَفلَحَ مَن زَكَّاهَا وَقَدخَابَ مَن دَسَّاهَا (۹/۱۰) الشمس: یعنی وہ کامیاب ہوا جس نے اسے صاف رکھا اور ناکام رہا جس نے اسے آلودہ کردیا:.

قلب انسانی علوم کا اکتساب کرتا ہے اس میں ایک درجہ علماء کا ہے وہ مقدمات کے ترتیب سے نتائج کو پہنچتے ہیں اور دلائل سے مدلول کو حاصل کرتے ہے دوسرا مرتبہ حصول علم کا ہے یہ طریقہ کشف ہے اس کے لئے ارادہ الٰہی ضروری ہے جیسا کہ

انبیاء علیھم السلام کے لئے ہوتا ہے جیسے قرآن مجید میں ارشاد پاک ہے: وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ (۷۵) الانعام : یعنی اُس طرح ہم دکھاتے ہیں ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمینوں کے ملکوتی احوال ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے پروردگار مجھے تمام چیزیں جیسے وہ فی الحقیقت ہیں دکھادے: اس دعا کے بعد بغیر کسی دلیل وبرہان اور مقدمہ منطقیہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حقائق اشیاء منکشف ہونے لگیں تو معلوم ہوا کہ حصول اگر بطریق دلیل وبرہان ہوا اور ترتیب مقدمات سے حاصل کیا جائے تو یہ طریقہ علماء کا ہے اور اگر ان کے بغیر ہو تو یہ طریقہ صوفیاء کا ہے اس میں حصول علم بذریعہ کشف ہوتا ہے اور اس کے دو طریقے ہیں : ایک طریقہ الہام ہے یعنی ایک بات دل میں ڈال دی گئی جیسی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روح القدس

نے یہ بات میرے دل میں پھونک دی ہے کہ جس سے چاہو محبت کرو تم کو بہر حال اسے چھوڑنا پڑے گا اور جیسے چاہو عمل کرو اس کا ویسا ہی بدل مل کر رہے گا جیسے زندگی گزارو مگر تم بہر حال مرو گے

ایک صورت یہ بھی ہوتی ہے کہ حقیقت اشیاء کا انکشاف ہو جائے اور وہ فرشتہ بھی دکھائی دے جو اس پر متعین ہوتا ہے اور اسی طرح قلب علم کا استفادہ کرے : تمہیں معلوم ہے کہ قلب ایک صیقل شدہ آئینہ ہے اور یہ بھی جانتے ہو کہ سارے حقائق اشیاء لوحِ محفوظ میں ہیں تو جب حجاب درمیان سے اُٹھ جاتا ہے اور آئینہ قلب لوحِ محفوظ کے سامنے آجاتا ہے اس وقت حقائق قلب پر منکشف ہو جاتے ہیں کبھی یہ حجاب عالم خواب میں اُٹھ جاتا ہے اور کبھی حالت بیداری میں؛ یہی احوال صوفیاء کے ہوتے ہیں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بغیر کسی سبب اور وجہ کے لطف خداوندی کا جھونکا اس حجاب کو ہٹا دیتا ہے اور بندہ کے

قلب پر غیب کے عجائب وغرائب کا کچھ حصہ منکشف ہو جاتا
ہے نیز علماء نے لکھا ہے کہ موت سے یہ حجاب بالکل اُٹھ جاتا
ہے جیسے ؛اَلنّاسُ نِیَامٌ اِذَامَاتُوْ افَانتَبَھُوا) ذکر ملا علی قاری
ان ھـذاقول علی رضی اللہ تعالی عنه)اسرار المرفوعة
فی الاخبار الموضوعة یعنی کہ لوگ سو رہے ہیں جب مریں
گے تو جاگ اُٹھیں گے صوفیاء کا تزکیہ قلب بھی موت کے
قریب قریب ہے وہ علوم کا درس نہیں دیتے بلکہ قلب کی
صفائی کرتے ہے تا کہ بندے کی سارے توجہ اللہ تعالی کی
طرف ہو جائے اس کے بعد معاملہ اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں
کہ ان کے قلب پر کیا انوار و معارف کا انکشاف ہوتا ہے اس کو
خدا جانتا ہے :انبیاء کرام علیہم السلام اور صوفیاء کرام نے نہ تو
درس لیا اور نہ کسی مدرسہ میں تعلیم حاصل کی:ان کا حال تو یہ
ہے کہ انہیں غیبی خزانہ مل گیا اور انہوں نے جھولیاں بھر لیں
رشفاء القلوب ص ۲۹۰

قلب کے احوال پر دلائل

الدلیل الاول قال اللّٰه تعالی قَالَتِ الأَعرَابُ اٰمَنَّاقُل لَم تُؤمِنُوا وَلٰكِن قُولُوا أَسلَمنَا وَلَمَّا يَدخُلِ الإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُم (۱۴) الحجرات: قال أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي المتوفي: ۷۷۴ھ أي حَبَّبَهُ إِلَى نُفُوسِكُم وَحَسَّنَهُ فِي قُلُوبِكُم قَالَ الإِمَامُ أَحمَدُ حَدَّثَنَا بهز حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ مَسعَدَة حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَن أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وسلم يقول الإِسلَامُ عَلَانِيَةً وَالإِيمَانُ فِي القَلبِ قَالَ ثُمَّ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى صَدرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ التَّقوَى هَاهُنَا التَّقوَى هَاهُنَا / ابن كثير ج۷ ص ۳۷۲

الدلیل الثانی قال اللّٰه تعالی لِيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ القَولُ عَلَى الكَافِرِينَ (۷۰) يس: قال أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير وَإِنَّمَا يَنتَفِعُ بِنِذَارَتِهِ مَن هُوَ حَيّ القَلبِ مُستَنِيرُ البَصِيرَةِ كَمَا قَالَ قَتَادَةُ حَيُّ القَلبِ حَيُّ البَصَرِ / ابن كثير ج٦ ص ۵۹۲

الدلیل الثالث قال اللّٰه تعالی لِيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ القَولُ

عَلَى الكَافِرِينَ(٧٠)يس:قال محمدبن جريربن يزيدبن كثيربن غالب الآملى أبو جعفر الطبرى المتوفى:٣١٠هـ يَقُولُ إن مُحَمَّدٌإلَّاذِكرٌلَكُم لِيُنذِرَمنكم أَيُّهَاالنَّاسُ مَن كَانَ حَيَّ القَلبِ يَعقِلُ مَايُقَالُ لَهُ وَيَفهَمُ مَايُبَيِّنُ لَهُ غيرُمَيِّتِ الفُؤَادِ بَلِيدٌوَبنحوِالَّذِى قُلنَافِى ذَلِكَ قَالَ أَهلُ التَّأوِيلِ حَدَّثَنَابِشرٌقَالَ ثنايَزِيدُقَالَ ثناسَعِيدٌعَن قَتَادَةَلِيُنذِرَمَن كَانَ حَيًّاحَيَّ القَلبِ حَيَّ البَصَرِ/تفسير الطبرى ج١٩ ص٤٨١

الدليل الرابع قال اللّٰه تعالى قَالَ رَبِّ اشرَح لِى صَدرِى (٢٥)طه:قال أبوعبداللّٰه محمدبن عمربن الحسن بن الحسين التيمى الرازى الملقب بفخرالدين الرازى خطيب الرى المتوفى:٦٠٦هـ وَاعلَم أَنَّهُ سُبحَانَهُ وَتَعَالَى أَعطَى قَلبَ المُؤمِنِ تِسعَ كَرَامَاتٍ أَحَدُهَاالحَيَاةُأَوَمَن كَانَ مَيتاً فَأَحيَينَاهُ (١٢٢) الأَنعَام:فَلَمَّارَغِبَ مُوسَى عَلَيهِ السَّلَامُ فِى الحَيَاةِالرُّوحَانِيَّةِقَالَ رَبِّ اشرَح لِى صَدرِى كَمَاأَنَّ الإِيمَانَ حَيَاةُ القَلبِ فَالكُفرُ مَوتُهُ أَموَاتٌ غَيرُأَحيَاءٍ وَمَايَشعُرُونَ

/الكبير ج ٢٢ ص ٣٨

الدليل الخامس قال اللّٰه تعالى وَإِذقَالَ إِبرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِى كَيفَ تُحيِ المَوتَى قَالَ أَوَلَم تؤمِن قَالَ بَلَى وَلَكِن لِيَطمَئِنَّ قَلبِى(٢٦٠)البقرة: قال أبو عبداللّٰه محمدبن عمربن لحسن بن الحسين التيمى الرازى الوَجهُ التَّاسِعُ نَظَر براهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِى قَلبِهِ فَرَآهُ مَيِّتًابِحُبِّ وَلَدِهِ استَحيَى مِنَ اللّٰهِ وَقَالَ أَرِنِى كَيفَ تُحيِى المَوتَى أَىِ القَلبَ إِذَامَاتَ بِسَبَبِ الغَفلَةِ كَيفَ يَكُونُ إِحيَاؤُهُ بِذِكرِ اللّٰهِ تَعَالَى

/الكبير ج ٧ ص ٣٥

الدليل السادس قال اللّٰه تعالى يُؤتِى الحِكمَةَمَن يَشَاءُ وَمَن يُؤتَ الحِكمَةَفَقَدأُوتِىَ خَيرًاكَثِيرًاوَمَايَذَّكَّرُإِلَّاأُولُوالأَلبَابِ (٢٦٩)البقرة: قال العلامةجلال الدين السيوطى المتوفى: ٩١١هـ وَأخرج الطَّبَرَانِىّ عَن أبى أُمَامَةقَالَ قَالَ رَسُول اللّٰه صلى اللّٰه عَلَيهِ وَسلم أَن لُقمَان قَالَ لِابنِهِ يَابنى عَلَيك بمجالسةالعلمَاء واسمع كَلَام الحُكَمَاء فَإِن اللّٰه يحيى

القلب الميِّت بِنور الحِكمَة كَما تحيا الأَرض الميتَة بوابل المَطَر / الدر المنثور ج ٢ ص ٧٠

الدليل السابع قال اللّٰه تعالى إِنَّ فِى ذَلِكَ لَذِكرَى لِمَن كَانَ لَهُ قَلبٌ أَو أَلقَى السَّمعَ وَهُوَ شَهِيدٌ (٣٧) ق: قال محيى السنة أبو محمد الحسين بن مسعود البغوى المتوفى: ٥١٠ هـ أى حَاضِرُ القَلبِ لَيسَ بِغَافِلٍ وَلَا سَاهٍ / معالم التنزيل ج٧ ص ٣٦٤

الدليل الثامن قال اللّٰه تعالى وَاقتُلُوهُم حَيثُ ثَقِفتُمُوهُم وَأَخرِجُوهُم مِن حَيثُ أَخرَجُوكُم وَالفِتنَةُ أَشَدُّ مِنَ القَتلِ (١٩١) البقرة: قال القشيرى والإشارة أَنَّ المحنةَ التى تَرِدُ على القلوب من طوارق الحجب أشد من المحنة التى تَرِدُ على النفوس مِن بذل الروح لأن فوات حياة القلب أشد من فوات حياة النَّفس إذ النفوس حياتها بمألوفاتها ولكن حياة القلب لا تكون إلا بالله / القشيرى ج ١ ص ١٨٢

الدليل التاسع قال اللّٰه تعالى كَيفَ تَكفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنتُم

أَموَاتًافَأَحيَاكُم ثُمَّ يُمِيتُكُم ثُمَّ يُحيِيكُم ثُمَّ إِلَيهِ تُرجَعُونَ(٢٧)

البقرة:قال محمدثناء اللهالمظهری وفیه دلیل علی ان

الإنسان وان كان مركبامن الاجزاء العشرةخمسةمنهامن

عالم الخَلق العناصر الاربعةو النفس الحيوانى المنبعثة

عنهاوخمسةمن عالم الأمر القلب و الروح و السر و الخفى

والأخفى كمايظهر بالفراسةالصحيحةالاسلاميةلكن

العمدة فيهاالعناصر الاربعة لاسيماعنصر التراب ولذاقال

اللّٰه تعالى خَلَقَكُم مِن تُرابٍ ويقول الكافراى الشيطان

يالَيتَنِى كُنتُ تُرابًاولذااختص الإنسان برويةاللّٰه سبحانه

دون غيره ويزعمون المشاهدة القلبية كالمطروح فى

الطريق فَأَحياكُم بتأليف الأرواح الخمسةوتوديعها فيكم

/المظهری ج ١ ص ٤٣

الدليل العاشر قال اللّٰه تعالى إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيهِم

ءَأَنذَرتَهُم أَم لَم تُنذِرهُم لَايُؤمِنُونَ خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِم

وَعَلَى سَمعِهِم وَعَلَى أَبصَارِهِم غِشَاوَةٌوَلَهُم عَذَابٌ عَظِيمٌ

(٧)البقرة: قال الامام أبو العباس أحمدبن محمدبن المهدى بن عجيبة الحسنى إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اى أنكروا وجود الخصوصية وجحدوا أهل مشاهدة الربوبية من أهل التربية النبوية لا ينفع فيهم الوعظ والتذكير بماسبق لهم فى علم الملك القدير سَوَاءٌ عَلَيهِم ءَأَنذَرتَهُم وبال القطيعة والحجاب أَم لَم تُنذِرهُم لَايُؤمِنُونَ لعدم فتح الباب خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِم بالعوائد والشهوات أو حلاوة الزهد والطاعات أو تحرير المسائل والمشكلات وَعَلَى سَمعِهِم اى وعلى سمع قلوبهم بالخواطر والغفلات وَعَلَى أَبصَارِهِم غِشَاوَةٌ غشاوة الحجاب فلا يبصرون إلا المحسوسات غايئبون عن أسرار المعانى وأنوار التجليات بخلاف قلوب العارفين فإنها ترى من أسرار المعانى ما لايرى للناظرين وفى ذلك يقول الشاعر:

قلوبُ العَارِفِينَ لَهَاعُيُونٌ

ترى مـــالايُرى للناظرينا

وألسنةٌ بأسرارٍ تُناجِي
تغيبُ عَنَ الكِرَام الكَاتِبِينَا
وأجنحةٌ تَطِيرُ بِغَيرِ رِيشٍ
إلَى ملكُوتٍ ربِّ العَالَمِينا

فسبحان من حجب العالمين بصلاحهم عن مصلحهم وحجب العلماء يعلمهم عن معلومهم واختصّ قوماً بنفوذ عزائمهم إلى مشاهدة ذات محبوبهم فهم في رياض ملكوته يتنزهون وفي بحار جبروته يسبحون لِمِثْلِ هذا فَليَعمَلِ العامِلُونَ / البحر المديد ج ١ ص ٤٦

الدليل الحادي عشر قال الله تعالى وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ (٣٠) البقرة: قال الامام أبو العباس أحمد بن محمد: اعلم أن الروح القايمة بهذا الآدمي هي قطعة من الروح الأعظم التي هي المعاني القايمة بالأواني

وهى آدم الأكبر والأب الأدم فلمّا أراد الحق تعالى أن
يستخلف هذا الروح فى هذه البشرية لتدبرها وتصرفها
فيما أريد منها قالت الملائكة بلسان حالها كيف تجعل فيها
من يفسد فيها بالميل إلى الحظوظ والشهوات ويسفك
الدماء بالغضب والحميات ونحن نسبحك وننزهك
عما لا يليق بك رأت الملائكة ما يصدر من بعض الأرواح
من الميل إلى الحضيض الأسفل ولم تر ما يصدر فى بعضها
من التصفية والترقية فقال لهم الحق تعالى إنى أعلم ما لا
تعلمون فإن منها من تعرج إلى عرش الحضرة وتعبدنى
بالفكرة والنظرة وتستولى على الوجود بأسره وتنكشف لها
عند ذلك أسرار الذات وأنوار الصفات وأسماء المسميات
فيقول الحق تعالى للملائكة هل فيكم من كشف له عن
هذا السر المكنون والاسم المصون فقالوا سُبحَانَكَ لا عِلمَ
لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمتَنَا من علم الصفات دون أسرار الذات إِنَّكَ
أَنتَ العَلِيمُ الحَكِيمُ يقول الحق تعالى لروح العارف التى

نفذت إلى بحر وحدة الذات وتيار الصفات أنبئهم بماغاب عنهم من أسرار الجبروت وأسماء الملكوت فلما أعلمهم بما كوشف له من الأسرار وانفق له من الأنوار أقروا بشرف الآدمي وسجدوا لطلعة آدم عليه السلام فقال الله لهم أَلَم أَقُل لَّكُم إِنِّى أَعلَمُ غَيبَ السَّمَوَاتِ وَالأَرضِ أى ماغاب في سماء الأرواح من الأسرار وفي أرض النفوس من الأنوار وأعلم ما تظهرونه من الانقياد وما تكتمونه من الاعتقاد والله تعالى أعلم البحر المديد ج ا ص ٦٣

الدليل الثاني عشر قال الله تعالى وَاِذْقُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ(٣٤) البقرة: قال الامام أبو العباس أحمد بن محمد إذا كمل تصفية الروح وظهر شرفها خضع لها كل شيء وتواضع لها كل شيء وانقاد لأمرها من سبقت له العناية وهبت عليه ريح الهداية لأنها صارت آدم الأكبر إلا من إبلسته المشيئة وطردته القدرة فاستبكر عن تحكيم جنسه على نفسه وكان

من الكافرين لوجود الخصوصية جزاؤه حرمان شهود طلعة الربوبية وهبوطه إلى حضيض العمومية/ البحر المديد ج ١ ص ٦٤

الدليل الثالث عشر قال الله تعالى وَقُلْنَا يَآ آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّٰلِمِينَ (٣٥) البقرة: قال الامام أبو العباس أحمد بن محمد يقول الله للروح إذا كمل تهذيبها وتمت تربيتُها اسكن أنت وبشريتك التى تزوجتها قال تعالى وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَت جنة المعارف وَكُلا من ثمار أذوابها وأنهار علومها وتبوَّءًا من قصور ترقياتها أكلاً واسعاً ما دمتما متحليين بالأدب وَلَاتقربَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ اى شجرة المعصية وسوء الأدب فَتَكُونَامِنَ الظَّالِمِينَ فلماسكنت جنة الخلود وشَرهَت إلى الخلود أهبطها الله إلى أرض العبودية وردها إلى البقاء لتستحق الخلافة وتقوم بحقوق الربوبية بسبب ماارتكبه من المعصية وهى الشَّرهُ إلى دوام

الحرية أكرم بها معصيةً أورثت الخلافة فكل ما ينزل بالروح إلى قهرية العبودية فهو سبب إلى الترقي لشهود نور الربوبية وربما قضى عليك بالذنب فكان سبب الوصول فلما أراد الله أن ينزلها إلى أرض العبودية بالسلوك بعد الجذب قال لها ولمن يحاربها من الشيطان والهوى والدنيا وسائر الحظوظ وَقُلْنَا اهبِطُوا بَعضُكم لِبَعضٍ عَدُوٌّ وَلَكُم أيها العارفون بعد جهاد أعدائكم فِي الأَرضِ العبودية مُستَقَرٌّ استقرار وتمتعٌ بتجليات أنوار الربوبية إلى حين الملاقاة الحقيقية فتلقت الروح من ربها كلمات الإنابة وهبَّ عليها نسيم الهداية بما سبق لها من عين العناية فتاب عليها وقرَّبها إلى حضرة الشهود ومعاينة طلعة الملك الودود إنه تواب رحيم جواد كريم / البحر المديد ج ١ ص ٦٦

الدليل الرابع عشر قال الله تعالى أَوَمَن كَانَ مَيتًا فَأَحيَينَاهُ وَجَعَلنَا لَهُ نُورًا يَمشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَن مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيسَ بِخَارِجٍ مِنهَا كَذَلِكَ زُيِّنَ لِلكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعمَلُونَ

(١٢٢)الانعام:قال الامام أبو العباس أحمدبن محمد:

الروح تكون أولاً على الفطرة التى فطرهاالله عليهامن العلم والإقراربالربوبية فإذابلغت قد تطرأعليهاموتات ثم تحيامن كل واحدةعلى حسب المشيئة فقدتموت بالكفر ثم تحيابالإيمان وقدتموت بالذنوب والجرائم ثم تحيا بالتوبةوقدتموت بالحظوظ والشهوات ثم تحيابالزهد والورع والرياضةوقدتموت بالغفلة والبطالةثم تحيا باليقظةوالإنابةوقدتموت برؤيةالحس وسجن الأكوان والهيكل ثم تحيابرؤيةالمعانى وخروج الفكرةإلى فضاء الشهودوالعيان ثم لاموت بعدهذاإلى أبدالأبد.والله تعالى أعلم/البحرالمديد ج٢ص٣١٣

الدليل الخامس عشر قال الله تعالى سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشرَكُوا لَو شَاءَ اللَّهُ مَاأَشرَكنَاوَلَاآبَاؤُنَاوَلَاحَرَّمنَامِن شَيءٍ كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبلِهِم حَتَّى ذَاقُوابَأسَنَاقُل هَل عِندَكُم مِن عِلمٍ فَتُخرِجُوهُ لَنَاإِن تَتَّبِعُونَ إِلَّاالظَّنَّ وَإِن أَنتُم إِلَّاتَخرُصُونَ

(١٤٨)الانعام: قال الامام العلامةابى العباس احمدبن محمد: اعلم أن الحق جل جلاله كلف عباده فى هذه الدار بالقيام بوظيفتين الشريعة والحقيقة الشريعةمحلها الظواهر والحقيقةمحلهاالبواطن الشريعةتقتضى التكليف والحقيقة تقتضى التعريف الشريعةشهودالحكمة والحقيقةشهود القدرة وجعل الشريعة رداء الحقيقة ولباسًا لها ثم جعل سبحانه فى القلب عينين وتسمى البصيرة إحداهما تنظر للحكمةفتقوم بالشرائع والأخرى تنظر للقدرةفتقوم بالحقائق فقوم فتحوا عين الحقيقة وأعموا عين الشريعةوهم أهل الكفر والزندقةولذلك قالوا لَوشاءَ اللَّهُ ماأَشرَكنا وقوم فتحوا عين الشريعةوأهملوا عين الحقيقةوهم عوام المسلمين من أهل اليمين فلذلك طال خصمهم للمقادير الأزليةمع إقرارهم بها فإن أنكروها فقد عَمِيَت بصيرتهم وقوم أحبهم اللّٰه ففتح لهم عين الحقيقة فأسندوا الأفعال كلهاإلى اللّٰه ولم يروامعه سواه فتأدبوافى الباطن مع الأشياء

كلهاوفتح لهم عين الشريعة فقاموابو ظائف العبودية على

المنهاج الشرعى وهم الأولياء العارفون باللّٰه فمن

تمسک بالحقائق العلميةدون الشرائع كان زنديقًاومن

تمسک بالشرائع دون الحقائق كان فاسقًا ومن تمسک

بهماكان صدّيقافمن رام التمسک بالشرائع ولم تُسعفه

الأقدارفإن كان عن سُكروجذب فهومعذور وإن كان عن

كسل فهو مخذول وإن كان عن إنكارلهافهومطرود معدود

من حزب الشيطان والعياذباللّٰه/البحر المديدج ٢ ص ٣٣٣

الدليل السادس عشر قال اللّٰه تعالى فَقَدجَائَكُم بَيِّنَةٌمِن

رَبِّكُم وَهُدًى وَرَحمَةٌفَمَن أَظلَمُ مِمَّن كَذَّبَ بِايَاتِ اللّهِ

وَصَدَفَ عَنهَا سَنَجزِى الَّذِينَ يَصدِفُونَ عَن اَيَاتِنَاسُوءَ

العَذَابِ بِمَاكَانُوا يَصدِفُونَ(٥٧) الانعام:قال الامام العلامة

ابى العباس احمدبن محمدجعل اللّٰه رحمةالقلوب وحياة

الأرواح فى شيئين فى التمسک بالقرآن العظيم وتدبر

معانيه واتبع أوامره واجتناب نواهيه وفى التحصن

بالتقوى جهد استطاعته فبقدر ما يتحقق بهذين الأمرين تقوى حياة قلبه وروحه وسره حتى يتصل بالحياة السرمدية وبقدر ما يُخل بهما يحصل له موت قلبه وروحه والإنسان إنما فضل وشرف بحياة قلبه وروحه لا بحياة جسمه ولا حجة له أن يقول كنت مريضًا ولم أجد من يعالجني ففي كل زمان رجال تقوم الحجة بهم على عباد اللّٰه فيقال لهم قد جائكم بينة من ربكم وهو الولي العارف وهدى ورحمة لأهل عصره لمن تمسك به وصحبه وأما من أعرض عنه بعد معرفته فلا أحد أظلم منه فَمَن أَظلَمُ مِمَّن كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنها الآية/ البحر المديد ج ٢ ص ٣٣٨

الدليل السابع عشر قال اللّٰه تعالى إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِى خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ (٥٤) الاعراف: قال الامام أبو العباس أحمد بن محمد قوله تعالى في ستة أيام قال الورتجبي في كل يوم من هذه الأيام ظهور صفة من صفاته الست أولها العلم والثاني القدرة والثالث السمع والرابع

البصر والخامس الكلام والسادس الإرادة كملت الأشياء
بظهور أنوار الصفات الستة ولما أتمها صارت الحدثان
كجسد آدم بلا روح فتجلى من صفته السابعة وهى حياته
القديمة الأزلية الباقية المنزهة عن همهمة الأنفاس
والمشابهة والقياس فقامت الأشياء بصفاته القايمة بذاته
ويكون إلى الأبد لحياتها بروح حياته المقدسة عن الاتصال
والانفصال قلت وهى المعبَّر عنها بالمعانى القائمة بالأوانى
ثم قال وفى أدق الإشارة السموات الأرواح والأرض
الأشباح والعرش القلوب بدأ بكشف الصفات للأرواح
وبدأ بكشف الأفعال للأشباح ثم بدأ بكشف الذات
للقلوب لأن مناظر القلوب للغيوب والغيوب من القلوب
محل تجلّى استواء القدم استوى قهر القدم بنعت الظهور
للعدم أى فتلاشى العدم ثم استوى تجلّى الصفات على
الأفعال واستوى تجلّى الذات على الصفات فاستوى
بنفسه لنفسه المنزه عن المباشرة بالحدثان والاتصال

والانفصال عن الأكوان قلت أى إذلاحدثان ولا أكوان
لأنهالماقرنت بالقدم تلاشت ومابقى إلانعت القدم.
ثم قال خصَّ السموات والأرض بتجلى الصفات وخص
العرش بتجلى الذات قلت لأن المعانى المستوليةعلى
العرش باقيةعلى أصلهاوهى أسرار الذات لم تترَدَّبرداء
الكبرياء وهو حجاب الحس الظاهربخلاف المعانى
القايمةبالأوانى وهى أنوار الصفات تجلت مرتدية بحجاب
القهريةفقيل لهاتجلى الصفات ثم قال السموات والأرض
جسدالعالم والعرش قلب العالم والكرسى دماغ العالم
خص الجميع بالأفعال والصفات وخص العرش بظهور
الذات لأنه قلب الكل وهوغيب الرحمن وعلمه وحكمته
رأيته فى المكاشفةأنوارًاشعشعانيًابلاجسم ولا
مكان ولا صورةيتلألأ فسألت عن ذلك فقيل لى هذا عالم
يسمى عرشًاانتهى/البحر المديد ج٢ ص ٣٧٢

الدليل الثامن عشر وَهُوَالَّذِى يُرسِلُ الرِّيَاحَ بُشرًابينَ يَدَى

رَحمَتِهِ حَتَّى إِذَاأَقَلَّت سَحَابًا ثِقَالًا سُقنَاهُ لِبَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَنزَلنَابِهِ
الـمَاءَ فَأَخرَجنَابِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ كَذلِكَ نُخرِجُ المَوتَى
لَعَلَّكُم تذَكَّرُونَ وَالبَلَدُالطَّيِّبُ يَخرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذنِ رَبِّهِ وَالَّذِى
خَبُثَ لَايَخرُجُ إِلَّانَكِدًا كَذلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَومٍ
يَشكُرُونَ(٥٧ / ٥٨)الاعراف: قال الامام أبو العباس أحمد
بن محمد وَهُوَالَّذِى يُرسِلُ الرِّيَاحَ الهداية تنشر سحاب
الواردات الإلهية والنفحات الربانية بُشرًا بَينَ يَدَى رَحمَتِهِ
بين يدى معرفته أو تُبشر بها قبل وصولها حَتَّى إِذَاأَقَلَّت
سَحَابًا ثِقَالًا بالعلوم اللدنية سُقنَاهُ لِبَلَدٍ مَيِّتٍ لقلبٍ ميت
بالجهل والهوى فَأَنزَلنَابِهِ المَاءَ فَأَخرَجنَابِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ
من ثمرات العلوم وأزهار الحِكَم وانوار اليقين كَذلِكَ
نُخرِجُ المَوتَى أى نحى القلوب الموتى بالجهل لَعَلَّكُم
تَذَكَّرُونَ وَالبَلَدُ الطَّيِّبُ وهو القلب الطيب إذا هبت عليه
هذه الواردات ونزلت فيه أمطار النفحات يَخرُجُ نَبَاتُهُ من
العلوم والمعارف بِإِذنِ رَبِّهِ وَالَّذِى خَبُثَ من القلوب

لَايَخرُجُ مافيه إِلَّا نَكِدًاأى ضعيفًالعدم تأثره بالواردات

والمواعظ وقال الورتجبى ذكرسبحانه القلب الذى هو

بلدالله الذى مُطرعليه من بحر امتنانه ويخرج نبات ألوان

الحالات والمقامات ثم قال وكل قلب بذره الهوى فنباته

الشهوات/البحر المديدج٢ص٢٧٥

الدليل التاسع عشر قال الله تعالى أَفَمَن يَعلَمُ أَنَّمَاأُنزِلَ

إِلَيكَ مِن رَبِّكَ الحَقُّ كَمَن هُوَأَعمَى إِنَّمَا يَتَذَكَّرُأُولُوا

لَألبَابِ(١٩) الرعد:قال الامام أبوالعباس أحمدبن محمد

أفمن تَصَفَّت مرآة قلبه من الأكداروالأغيارحتى أبصرت

أمطارالعلوم والأسرار النازلةمن سماء الملكوت على النبى

المختار صلى الله عليه وسلم فتضلع منها حتى امتلأ منهاقلبه وسره ونبع

بأنهارالعلوم لسانه وفكره كمن هوأعمى القلب والبصيرة

فلم يرفع بذلك رأساًإنماينتفع بتلك العلوم أولواالقلوب

الصافية التى ذهب خبثهافصفت علومهاوأعمالها وأحوالها

من زبدالمساوئ والعيوب الذين دخلواتحت تربية

المشايخ/البحر المديد ج٣ص ٣٤٦

الدليل العشرون قال اللّٰه تعالى أَفَلَم يَسِيرُوا فِي الأَرضِ فَتَكُونَ لَهُم قُلُوبٌ يَعقِلُونَ بِهَاأَو اَذَانٌ يَسمَعُونَ بِهَافَإِنَّهَا لَاتَعمَى الأَبصَارُ وَلَكِن تَعمَى القُلُوبُ الَّتِى فِى الصُّدُورِ (٤٦)الحج:قال الامام أبو العباس أحمدبن محمدليس الخلل فى مشاعرهم ولكن الخلل فى عقولهم باتباع الهوى والانهماك فى الغفلة وذكر الصدور للتأكيدونفى توهم التجوزلأن قلب الشىء لبه فربما يقال إن القلب يرادبه غير هذاالعضوولكل إنسان أربع أعين عينان فى رأسه وعينان فى قلبه وتسمى البصيرةفإن انفتح مافى القلب وعمى مافى الرأس فلا يضروإن انفتح مافى الرأس وانطمس مافى القلب لم ينفع والتحق بالبهائم بل هوأضل وعمى القلوب هوانطماس البصيرةوعلامة انطماسهاأمور إرسال الجوارح فى معاصى اللّٰه والانهماك فى الغفلةعن اللّٰه والوقيعةفى أولياء اللّٰه والاجتهادفى طلب الدنيامع التقصير فيماطلبه

منه اللّٰه وفى الحِكَم اجتهادك فيما ضمن لك وتقصيرك فيما طلب منك دليل على انطماس البصيرة منك وعلامة فتحها أمور المسارعة إلى طاعة اللّٰه واستعمال المجهود فى معرفة اللّٰه بصحبة أولياء اللّٰه والإعراض عن الدنيا وأهلها والأنس باللّٰه والغيبة عن كل ماسواه واعلم أن البصر والبصيرة متقابلان فى أصل نشأتهما فالبصر لايُبصر إلا الأشياء الحسية الحادثة والبصيرة لاتُبصر إلا المعانى القديمة الأزلية فإذا انطمست البصيرة كان العبد مفروقًا عن اللّٰه لايرى إلا الأكوان الظلمانية الحادثة وفى ذلك يقول المجذوب رضى اللّٰه عنه مَنْ نَظَرَ الكون بِالكَونِ غرَّهُ فى عمى البصيرة ومن نظر الكون بالمكون صادق علاج السريرة وإذا انفتحت البصيرة بالكلية استولى نورها على نور البصر فانعكس نور البصر إلى البصيرة فلا يرى العبدُ إلا أسرار المعانى الأزلية المفنية للأوانى الحادثة فيغيب عن رؤية الأكوان بشهود المكون وعِلاَجُ انفتاحها يكون على يد

طبيب ماهر عارف بالله يقدحهاله بمرود التوحيدفلا يزال يعالجهابإثمدتوحيدالأفعال ثم توحيد الصفات ثم توحيد الذات حتى تنفتح فتوحيدالأفعال والصفات يُشهدقُرب الحق من العبد وتوحيدالذات يُشهد عدمه لوجود الحق وهوالذى أشارإليه فى الحكم بقوله شعاع البصيرة يشهدك قرب الحق منك وعين البصيرة يشهدك عدمك لوجوده وحق البصيرة يشهدك وجودالحق لا عدمك ولاوجودك كان الله ولا شيء معه وهوالآن على ماعليه كان فيرى حينئذمن أسرار الذات وأنوارالصفات مالايراه الناظرون ويشاهدمالايشاهده الجاهلون وفى ذلك يقول الحلاج:

قلوبُ العَارِفِينَ لَهَا عُيُونٌ

تَرى مَا لا يُرى للنَّاظِرِينَا

وأجنحةٌتَطِيرُبِغيرِريشٍ

إلَى ملكُوتٍ ربِّ العَالَمِينَا

وألسنةٌبأسرارٍ تُنَاجِى

تغيبُ عن الكِرَامِ الكَاتِبِينا

وقال الورتجبى الجهال يرون الأشياء بأبصار الظواهر وقلوبهم محجوبةعن رؤيةحقائق الأشياء التى هى تلمع منهاأنوار الذات والصفات وأعماهم اللّٰه بغشاوةالغفلة وغطاء الشهوة/البحر المديد ج٥ص ٤٣١

الدليل الحادى وعشرون قال اللّٰه تعالى الَّذِى خَلَقَ المَوتَ وَالحَيَاةَ لِيَبلُوَكُم أَيُّكُم أَحسَنُ عَمَلًاوَهُوَ العَزِيزُ الغَفُورُ(٢) الملك:قال الامام العلامةابى العباس احمدبن محمد الذى خلق الموتَ فى بعض القلوب والأرواح فكانت ميتة جاهلة ذليلة حقيرة والحياةَفى بعضهافكانت حيّةعارفة مالكةعزيزة فعل ذلك ليبلوكم أيك أحسنُ عملاًبالإقبال على اللّٰه والتوجّه بكليته إليه أو بالإدبارعنه والإعراض عن الداعى إليه/البحر المديد ج٨ ص ١٠١

الدليل الثانى وعشرون قال اللّٰه تعالى أَفَلَم يَسِيرُوافِى

الأَرضِ فَتَكُونَ لَهُم قُلُوبٌ يَعقِلُونَ بِهَاأَواَذَانٌ يَسمَعُونَ بِهَا

فَإِنَّهَالاتعَمَى الأَبصَارُوَلَكِن تَعمَى القُلُوبُ الَّتِى فِى الصُّدُورِ

(٤٦)الحج:قال أبو المظفر منصور بن محمدبن عبدالجبار

ابن أحمدالمروزى السمعانى التميمى الحنفى ثم الشافعى

ولد٤٢٦هـ المتوفى ٤٨٩هـ من العلماء بالحديث من أهل

مرومولداووفاة كان مفتى خراسان قدمه نظام الملك على

أقرانه فى مرو وَقد رُوِىَ عَن النَّبِى أنه قَالَ أَلاإِن العَمى عمى

القلب وَقَالَ بَعضهم عينان فِى الوَجه وعينان فِى القلب

فالعينان فِى الوَجه للنَّظرو العينان فِى القلب للاعتباروَعَن

قَتَادَة أَنه قَالَ البَصر الظَّاهِر بلغَةٌوَمنفَعَةٌ وَأمابصر القلب فَهُوَ

البَصَرالنافع وَقَوله وَلَكِن تعمى القُلُوب الَّتِى فِى الصُّدُور

مَعنَاهُ أَن العَمى الضارهُوَعمى القُلُوب وَأماعمى البَصَر

فَلَيسَ بضارفِى أَمرالدّين وَمن المَعرُوف فِى كَلَام النَّاس

لَيسَ الأَعمَى من عمى بَصَره وَإِنَّماالأَعمَى من عميت

بصيرته/تفسير السمعانى ج٣ص٤٤٥

الدليل الثالث وعشرون قال الله تعالى أَفَلَم يَسِيرُوا فِى الأَرضِ فَتَكُونَ لَهُم قُلُوبٌ يَعقِلُونَ بِهَا أَو اَذَانٌ يَسمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعمَى الأَبصَارُ وَلَكِن تَعمَى القُلُوبُ الَّتِى فِى الصُّدُورِ (٤٦) الحج: قال شمس الدين محمد بن أحمد الخطيب الشربينى الشافعى المتوفى ٩٧٧هـ قوله تعالى وَلَكِن تَعمَى القُلُوبُ الَّتِى فِى الصُّدُورِ لا يعتد بعمى الأبصار فإنه ليس بعمى بالإضافة إلى عمى القلوب فإن قيل فأى فائدة فى ذكر الصدور أجيب بأن الذى قد تعورف واعتقد أنّ العمى على الحقيقة للبصر وهو أن تصاب الحدقة بما يطمس نورها واستعماله فى القلب استعارة وتمثيل فلما أريد إثبات ما هو خلاف المعتقد من نسبة العمى إلى القلوب حقيقة ونفيه عن الأبصار احتاج هذا التصوير إلى زيادة تبيين وفضل تعريف ليتقرّر أنّ مكان العمى هو القلوب لا الأبصار / السراج المنير ج٢ ص٥٥٧

الدليل الرابع وعشرون قال الله تعالى وَإِذ قَالَ رَبُّكَ

لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ (٣٠) البقرة: قال محمد ثناء الله المظهري اعلم انه قد تقرر عند الأكابر من الصوفية ان ضوء الشمس كما يتحملها الأرض لكثافتها دون غيرها من عناصر الخلق كذلك التجلي الذاتي لا يتحملها الا عنصر التراب واما غيرها من العناصر فلنوع من الكثافة التي فيها يتحمل التجليات الصفاتية دون الذاتية واما الطائف عالم الأمر فلا نصيب لها الا من التجليات الظلية والإنسان لما كان مركبا من اللطائف العشرة التي هي اجزاء العالم الكبير ولم يجتمع في شيء من افرادها الا بعضها كان هو أهلا للخلافة وحاملا للامانة التي عرضها الله تعالى عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا على نفسه بتحمل ما لم يتحمله غيره جهولا لعظمة المحمول ومسمى بالعالم الصغير صورة

واکبر من الکبیر معنیٰ حیث قال اللّٰہ تعالی لایسعنی ارضی
ولاسمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن فخلق اللّٰہ
تعالی آدم من أدیم الأرض ای وجهها بان قبض من جمیع
ألوانها وعجنت بالمیاہ المختلفة وسواہ ونفخ فیه الروح
اخرج احمد وابوداود والترمذی وصححه وابن جریر وابن
المنذر وابن مردویة والحاکم وصححه والبیهقی عن ابی
موسی الأشعری قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم
ان اللّٰہ تعالی خلق آدم من قبضة قبضها من جمیع الأرض
فجاء بنو آدم منهم الأحمر والأبیض وبین ذلک والسهل
والحزن والخبیث والطیب قلت والحکمة فیه استجماع
استعدادہ/المظهری ج ا ص ۵۰

الدلیل الخامس وعشرون قال اللّٰہ تعالی وَمَاأُنزِلَ عَلَی
المَلَکَینِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَایُعَلِّمَانِ مِن أَحَدٍ حَتّٰی
یَقُولَا إِنَّمَانَحنُ فِتنَةٌ فَلَاتَکفُر فَیَتَعَلَّمُونَ مِنهُمَامَایُفَرِّقُونَ بِهِ بَینَ
المَرءِ وَزَوجِهِ(۱۰۲) البقرة: قال محمد ثناء اللّٰہ المظهری

أقول فى حله لعل المراد بالملكين القلب والروح وسائر لطائف عالم الأمروانماذكر الاثنين مع انهاخمسةلارادة التعدد دون العدد المعين اولانه قد ينكشف على بعض السالكين الاثنين منها القلب والروح دون البواقى فكنى ذلك الرجل عما انكشف عليه والمراد بالمرأة النفس المنبعثةمن العناصرفانهاالامّارة بالسوء ولمازوج اللّٰه سبحانه بحكمته البالغةلطائف عالم الأمر مع النفس وجعل بينهامحبةوعشقااسودت اللطائف وانكدرت وغفلت عن خالقهاوهى محبوسةمنكوسةفى القالب الظلمانى الذى امتلأت من نارالشهوات وذلك هوالمرادبالجب ببابل مملوة نارا ثم إذا مات الإنسان وقامت قيامة واستدركه الرحمةخلصت من السجن ان بقى فيهانورالايمان واماالنفس الكائنة فى قالب رجل من الأبرارفبمجاورة لطائف عالم الأمر والرياضات المأمورة وذكر اسم اللّٰه الأعظم صعدت الى السماء كانها كوكب درى تتوقد

بيضاء حتى قيل لها يا أَيَّتُهَا النَّفسُ المُطمَئِنَّةُ ارجِعِی إِلی رَبّکِ راضِيَةً مَرضِيَّةً فَادخُلِی فِی عِبادِی وَادخُلِی جَنَّتِی فالنفس وان كانت خبيثة شريرة فی الابتداء قبل الاهتداء لكنها تفضلت على جميع لطائف عالم الأمر بالقوة الاستعدادية المستودعة فی الغبراء فان خيارهم فی الجاهلية خيارهم فی الإسلام إذا فقهوا من كلام سيد الأنبياء عليه وعليهم الصلاة والتسليمات واحسن الثناء /المظهری ج ا ص ١١٠

الدليل السادس وعشرون قال الله تعالى إِن تَجتَنِبُوا كَبائِرَ مَا تُنهَونَ عَنهُ نُكَفِّر عَنكُم سَيِّاٰتِكُم وَنُدخِلكُم مُدخَلًا كَرِيمًا (٣١) النساء: قال محمد ثناء الله المظهری أساس المعاصی كلها قساوة القلب الموجب للغفلة عن اللّٰه سبحانه تعالى ورذائل النفس الداعية الى الشهوات السّبعية والبهيمية قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ان فی جسد بنی آدم لمضغة إذا أصلحت صلح الجسد كله وإذا فسدت فسد

الجسد كله ألا وهی القلب ولايتصوّر التنزه عن المعاصی الّا بدوام الحضور وصفاء القلوب والنفوس وذا لايتصوّر الا بجذب من اللّٰه تعالى بتوسط المشائخ فعليك التشبّث بأذيالهم فهم قوم لايشقى جليسهم ولايخاب انيسهم/المظهری ج۲ ص ۹۴

لطائف عشره کابیان

الدليل السابع وعشرون قال اللّٰه تعالى أَلَالَهُ الخَلقُ وَالأَمرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ العَالَمِينَ(۵۴) الاعراف :قال محمدثناء اللّٰه المظهری المرادبالخلق والأمر عالم الخلق يعنی الجسمانيةالعرش وما تحته من السموات والأرض وما بينهماوأصولها العناصر الاربعة النار والهواء والماء والتراب ويتولدمنها النفوس الحيوانية والنباتية والمعدنية وهی أجسام لطيفةساريةفی أجسام كثيفةوعالم الأمريعنی المجردات من القلب والروح والسر والخفی والأخفى التی هی فوق العرش سارية فی النفوس الانسانيةو الملكية

والشیطانیۃسریان الشمس فی المرآۃ سمیت بعالم الأمر لان اللّٰہ تعالی خلقھابلامادۃبامرہ کن قال البغوی قَالَ سُفیَانُ بنُ عُیَینۃفَرَّقَ اللّٰہُ بَینَ الخَلقِ وَالأَمرِفَمَن جَمَعَ بَینَھُمَا فَقَد کَفَرَ/المظھری ج٣ص٣٦٠/البغوی ج٢ ص١٩٨

تفسیر مظہری نے أَلَالَہُ الخَلقُ وَالأَمرُ الایۃ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ الخَلقُ سے مراد عالم خُلق ہے: یعنی عالم جسمانی.عرش .تمام آسمانوں اور زمینوں اور ان کے تمام کائنات اور سارے عناصر سے بنائی ہوئی نباتی ؛معدنی؛اور حیوانی مخلوق کے نفوس یعنی وہ لطیف اجسام جو کثیف اجسام میں جاری ہیں اور وَالأَمرُ سے مراد عالم امر ہے یعنی مجرادت قلب؛روح؛سرّ؛خفی؛اخفی؛ یہ تمام مجردات عرش سے بالاتر ہیں مگر انسانی ہلکی اور شیطانی نفوس میں اس طرح سرایت کئے ہوئے جیسے آئنہ کے اندر سورج چونکہ اللہ تعالی نے ان کو بغیر مادہ کے صرف لفظ ؛کن؛ سے پیدا کیا ہے اس لئے اُن کو عالم امر کہا جاتا ہے

امام بغوی نے لکھا ہے کہ سفیان ابن عیینہؒ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عالم امر اور عالم خلق میں فرق فرمایا ہے جس نے دونوں کو ایک کہا وہ کافر ہے

عالم امر کا مطلب یہ ہے کہ جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ (٨٢) یس یعنی بے شک اُس کا امر یہ کہ جب کرنا چاہے کسی چیز کو تو کہے اس کو؛ ہو جا؛ تو وہ اسی وقت ہو جاتی ہے؛ پس جو دنیا؛ کن؛ کے کہتے ہی بن گئی وہ عالم امر ہے اور اسی کو عالم مجردات کہتے ہیں اور عالم خلق کے لطائف کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بتدریج یعنی وقفہ وقفہ کے بعد آہستہ آہستہ پیدا ہوئے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ (٣) یونس: ترجمہ بے شک تمہارا رب وہی جس نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں مطلب یہ ہے کہ عالم امر کے اصول بالائے عرش ہیں اور فروع؛ عرش کے نیچے عالم

خلق کے ساتھ ہیں

الدلیل الثامن وعشرون قال اللّٰہ تعالی فَإِذَاسَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُوحِى فَقَعُوالَهُ سَاجِدِينَ(۲۹) الحجر:قال محمد ثناء الله المظهری والروح نوعان نوع منهاعلوی وهوخلق من خلق اللّٰه تعالی مجرد من المادّةيری بنظر الكشف مقامه فوق العرش لكونه الطف منه وذلک هوالروح العلوی وذلک يری بنظر الكشف خمسةبعضهافوق بعض القلب والروح والسرّ والخفی والأخفی وهی كلهامن لطائف عالم الأمرونوع منها سفلی وهوبخارلطيف ينبعث من العناصر الاربعةالّتی يتركب منهاالجسم الإنسانی ويسمی ذلک بالنفس وقدجعل اللّٰه تعالی الروح السفلی المسمی بالنفس مرأةللارواح العلوية فكماان الشمس مع كونهاعلی السماء تمتلی فی المرأة عند المحاذات ای يحصل فی المِرأة نورهاوحرارتهاحتّی يظهر اثارهافی المرأة من الاضائةوالإحراق كذلک الأرواح العلوية مع

كونهاعلى اوج تجردهاتمتلى فى النفس حتّى يظهرفيها
اثارهاوذلك البرزات الحاصلةفى النفوس هى الأرواح
الجزئيةلكل فردمن الافراد ثم الروح السفلى مع ماتحملها
من العلويات تتعلق اولا بالمضغةالقلبيةوتفيض عليه القوة
الحيوانيةوالمعارف الانسانيةالمكتسبةمن الأرواح العلوية
ثم تسرى حاملالهافى تجاويف الشرائين الى اعماق البدن
وسميت ذلك بالنفخ لمشابهته بنفخ الريح فى الشىء
المجوف وأضاف الله تعالى الروح الى نفسه تشريفالكونه
مخلوقابامره من غيرمادةاولاستعداده قبول التجليات
الرحمانيةمالايستعدله روح غيرالإنسان والإنسان وان
كان الغالب منه عنصرالطين ولاجل ذلك أضيف خلقته
الى الطين لكنه جامع للاسطقسّات العشرخمسةمن عالم
الخلق العناصر الاربعةوالبخارالمنبعث منهاالمسمى
بالنفس والروح السفلى وخمسةمن عالم الأمر المذكورة
فهولاجل ذلك الجامعية صارمستحقّاللخلافةأهلالنور

المعرفةو نار العشق و المحبة المقتضيةللمعيّةالغير المتكيفة
المحكيةبقوله صلى اللّٰه عليه وسلم المرء مع من أحب
ومهبطاللتجليات الذاتيةو الصفاتية و الظلاليةولاجل ذلك
المعيّةوقبول التجليات اقتضت الحكمةالالهيةلقوله تعالى
فَقَعُوا لَهُ ساجِدِينَ/ المظهرى ج۵ ص ۳۰۰

عالم خلق اور عالم امر کی تفصیل

الدليل التاسع وعشرون قال اللّٰه تعالى وَإِن تَجهَر بِالقَولِ
فَإِنَّهُ يَعلَمُ السِّرَّ وَأَخفَى (۷) طه: قال محمد ثناء اللّٰه المظهرى
قالت الصوفيةالعليةالسّر وأخفى من المجردات الخمسة
ترى بنظر الكشف فوق العرش وتتجلى برزاتها في بدن
الإنسان وهى القلب والروح والسر والخفى والأخفى
فالقلب مهبط لتجليات الولايةالآدميةوالروح لولاية
النوحيّةوالابراهيميّةوالسّر لولاية الموسويةوالخفى لولاية
العيسويةوالأخفى لولايةالمحمدية عليه وعليهم الصلوات
والتسليمات/ المظهرى ج۶ ص ۱۲۷

ترجمہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ سرّ اور خفی ان پانچ غیر مادی چیزون میں سے دو چیزوں کے نام ہیں جو مجرداز مادہ ہیں بنظر کشف بالائے عرش ان کو دیکھا جاسکتا ہے البتہ ان کے جلوے انسانی جسم میں نمودار ہوتے ہیں مجرادت پانچ ہیں جن کے نام قلب:روح:سرّ: خفی:اخفی:ہیں ولایت آدم علیہ السلام کی جلوہ گاہ قلب ہے:ولایت نوح علیہ السلام کی تجلیات کا مرکز روح ہے اور یہی ولایت ابراہیمی علیہ السلام کا مہبط انوار ہے سرّ ولایت موسی علیہ السلام کی تجلیات کی منزل ہے:خفی ولایت عیسی علیہ السلام کی انوار کی فرو گاہ ہے اور اخفی ولایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار قدسیہ کی جلوہ گاہ ہے/المظہری ج٦ ص ١٢٧

الدلیل الثلاثون قال اللہ تعالی وَاذكُر رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُل عَسَى أَن يَهدِيَنِ رَبِّى لِأَقرَبَ مِن هَذَا رَشَدًا (٢٤) الکھف:

قال محمد ثناء اللہ المظہری قالت الصوفیۃ العلیۃ ان معنی

الایۃواذکرربّک إذانسیت ماعداہ قالواذکراللّٰہ سبحانہ
دائماًلایتصورمالم یحصل لقلبہ نسیان عماسواہ لان قلب
الإنسان یشغلہ شأن عن شأن وماجعل اللّٰہ لرجل من قلبین
فی جوفہ فالذکرالدائم الّذی لایقع فیہ فتورلایتصور مالم
یحصل لقلبہ نسیان دائمی عماسواہ وھذہ الحالۃیعبّر
عندھم بفناء القلب واماالذکرالّذی یعقبہ غفلۃفلایعتدون
بہ والقلب یذکر تارۃ ویغفل عنہ ویذکرغیرہ اخری
لایسمی عندھم موحدا / المظھری ج۶ ص۲۷

الدلیل الحادی وثلاثون قال اللّٰہ تعالی أَفَلَم یَسِیرُوافِی
الأَرضِ فَتَکُونَ لَھُم قُلُوبٌ یَعقِلُونَ بِھَا أَوآذَانٌ یَسمَعُونَ بِھَا
فَإِنَّھَالَاتَعمَی الأَبصَارُوَلَکِن تَعمَی القُلُوبُ الَّتِی فِی الصُّدُورِ
(۴۶)الحج:قال الامام محمدثناء اللہ المظھری وفیہ تنبیہ
علی ان العمی الحقیقی لیس المتعارف الّذی یخص البصر
قال قتادۃالبصر الظاھربلغۃومتعۃوبصرالقلب ھوالبصر
النافع قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شرالعمی عمی

القلب رواه البيهقي في الدلائل وابن عساكر عن عقبة بن عامر الجهني وابو نصر السنجري في الإبانة عن ابي الدرداء ورواه الشافعي عن ابن مسعود موقوفا وذكر في الاية عمى القلب وأراد سلب المشاعر كلها عن قلوبهم كانّه قال ولكن تعمى وتصم القلوب الّتي في الصدور / المظهري ج٦ ص ٣٣٣

الدليل الثاني وثلاثون قال اللّٰه تعالى وَالذّٰاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيراً وَالذّٰاكِراتِ(٣٥)الاحزاب: كمايكون للقلب حياة كذلك يكون له فناء كماقال محمد ثناء اللّٰه المظهري وَالذّٰاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيراًوَالذّٰاكِراتِ اللّٰه تعالى بقلوبهم وألسنتهم. قال البغوى قال مجاهد لايكون العبد من الذّاكرين اللّٰه كثيرا حتى يذكر اللّٰه قائما وقاعدا ومضطجعا يعني لايفتر ذكرهم في حين من الأحيان قلت وذلك لايتصور الابعد فناء القلب واستغراق القلب في الذكر وحصول الحضور الدائم / المظهري ج٧ ص ٣٤٣

الدلیل الثالث وثلاثون قال اللّٰہ تعالی یَاأَیُّھَاالَّذِینَ اٰمَنُوا اذکُرُوااللَّہَ ذِکرًا کَثِیرًاوَسَبِّحُوہُ بُکرَۃً وَأَصِیلًا(۴۱) الاحزاب: کمایکون للقلب حیاۃ کذلک یکون لہ فناء کماقال محمد ثناء اللہ المظھری انہ قال ابن عباس لم یفرض اللّٰہ علی عبادہ فریضۃ الاجعل لھاحدّامعلوماثم عذّر أھلھافی حال العذرغیرالذکرفانہ لم یجعل لہ حدّا ینتھی الیہ ولم یعذرأحدافی ترکہ الامغلوبا علی عقلہ فامربہ فی الأحوال کلھافقال فَاذکُرُوااللَّہَ قِیاماً وَقُعُوداًوَعلی جُنُوبِکُم (۱۰۳)النساء وقال اذکُرُوااللَّہَ ذِکراً کَثِیراً(۴۱)الاحزاب باللیل والنھارفی البروالبحروالصحۃ والسقم فی السر والعلانیۃوقال مجاھد الذکرالکثیران لاینساہ ابدا قلت وھذالایتصورالابعدفناء القاب ودوام الحضور / المظھری ج۷ص ۳۵۱

الدلیل الرابع وثلاثون قال اللّٰہ تعالی تَعرُجُ المَلَائِکَۃُ وَالرُّوحُ إِلَیہِ فِی یَومٍ کَانَ مِقدَارُہُ خَمسِینَ أَلفَ سَنَۃٍ(۴)

المعارج:قال محمدثناء الله المظهرى ومن هاهناقالت الصوافيةالعليةان فناء القلب الذى يحصل للصوفى بالجذب من الله تعالى بتوسط النبى صلى الله عليه وسلم والمشائخ لوأرادواحدان يحصله بالعبادات والرياضات من غيرجذب من الشيخ فانما يحصل له فى زمان كان مقداره خمسين الف سنةوإذالم يتصور بقاء أحد بل بقاء الدنياالى هذه المدة ظهران الوصول الى الله تعالى من غير جذب منه تعالى بتوسط أحدمن المشائخ كماهو المعتاد وبلاتوسط روح رجل كمايكون لبعض الآيسين من الافرادمحال والله المستعان/المظهرى ج١٠ ص ٦٢

الدليل الخامس وثلاثون قال الله تعالى قَدأَفلَحَ مَن تَزَكّٰى وَذَكَرَاسمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى(١٤/ ١٥) الاعلى:قال الشيخ الاجل يعقوب الكرخى رض ان فى الايةاشارةالى منازل السلوك الاول التوبةوالتزكيةبقوله قدأفلح من تزكى والثانى المداومةبالذكراللسانى والقلبى والروحى والسرى بقوله

وذكر اسم ربه والثالث بالمشاهدات بقوله فصلى فان الصلاة معراج المؤمنين قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم جعلت قرة عيني في الصلاة رواه احمد والنسائي والحاكم والبيهقي قلت وايضا في عطف الذكر على التزكي بالواو وعطف الصلاة عليه بالفاء اشارة الى ما ذكر المجدد رضي اللّٰه تعالى عنه من الترتيب في اذكار الطريقة حيث عين للمبتدي الذكر باسم الذات او النفي والإثبات في أثناء تزكية النفس وقال ان الصلاة لا تفيد فائدة تامة الا بعد تزكية النفس وفي التجليات الذاتية والترقي هناك بالصلوة واللّٰه تعالى اعلم / زاد المسير / المظهري ج ١٠ ص ٢٤٧

الدليل السادس وثلاثون قال اللّٰه تعالى وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا (٨) المزمل: قال محمد ثناء اللّٰه المظهري والمراد به دوام الذكر ليلا ونهارا بحيث لا يطرق اليه الفتور ولا يلحقه الذهول وذا لا يتصور باللسان فان كل ما كان

بـالـلسان و الـجوارح من الـتسبيح و الـتحميدو الصلاةو القرأة

و نـحـو ذلك يتـطـرق اليه فتور النيةفليس هو الا ذكر القلب

و هـو حـقيـقةالـذكـر فـان الذكر عبارة عن طرد الغفلةكما

يـقـتـضيـه الـمقابلةفى قوله صلى الله عليه و سلم ذكر الله فى

الـغـافـليـن بـمـنزلةالصابر فى الغارمين فكل صلوةوتسبيح

وقـرأة كان عن قلب لاه فلايعتدبه ويل للمصلين الذين هم

عـن صـلـوتهـم سـاهـون و انماقلنا ان المرادوام الذكر لان

العطف يقتضى المغايرة/المظهرى ج ١٠ ص ١٠٩

الدليل السابع وثلاثون قـال الـلّـه تـعـالـى يَاأَيَّتُهَاالنَّفسُ

الـمُـطـمَـئِـنَّـةُارجِـعِـى إِلَى رَبِّـكِ رَاضِيَةً مَرضِيَّةً(٢٧/٢٨)

الـفـجـر:قـال مـحـمـد ثناء اللهالمظهرى و ذلك الاطمينان

لايتـصـور الا بـعـدزوال صفاتهاالرذايل الـموجبةلكونه امارة

بالسوء وزوال تلك الصفات لايمكن الابتجليات صفات

الـلّـه الحميدةالحسناء و فنائهافيهاو بقائهافتصير حينئذمؤمنة

ايـمـانـا حقيقيا كماان الكلب لايمكن طهارته الا بو قوعه فى

الملح وفنائه فيهاوبقائه بصفات الملح حتى يصير حلالا طيبا/المظهرى ج١٠ ص ٢٦١

الدليل الثامن وثلاثون قال الله تعالى وَإِذقَالَ مُوسَى لِقَومِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأمُرُكُم أَن تَذبَحُوابَقَرَةً قَالُوا أَتَتَّخِذُنَاهُزُوًاقَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَن أَكُونَ مِنَ الجَاهِلِينَ(٦٧)البقرة: قال العلامةشهاب الدين محمودبن عبدالله الحسينى الألوسى من أرادأن يحياقلبه حياة طيبةويتحلى بالمعارف الإلهية والعلوم الحقيقيةوينكشف له حال الملك والملكوت وتظهرله أسرار اللاهوت والجبروت ويرتفع مابين عقله ووهمه من التدارؤ والنزاع الحاصل بسبب الإلف للمحسوسات فليذبحهاوليوصل أثره إلى قلبه الميت فهناك يخرج المكتوم وتفيض بحار العلوم وهذاالذبح هو الجهاد الأكبر والموت الأحمر وعقباه الحياةالحقيقيةوالسعادة الأبدية /روح المعانى ج١ ص ٢٩٤

الدليل التاسع وثلاثون قال الله تعالى أَفَلَم يَسِيرُوافِي

الأَرضِ فَتَكُونَ لَهُم قُلُوبٌ يَعقِلُونَ بِهَا أَو اَذَانٌ يَسمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَاتعمَى الأَبصَارُ وَلَكِن تَعمَى القُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ (۴۶)الحج: قال اسماعیل حقی المتوفی ۱۱۲۷ ھ لیس الخلل فی مشاعرھم وانماھوفی عقولھم باتباع الھوی والانھماک فی الغفلة وبالفارسیة نابینا نشود دیدہای حس یعنی درمشاعر ایشان خلل نیست ہمہ چیزمی بینند ولکن نابیناشود از مشاہدہ اعتبار آن دلہا کہ ہست درسینہا یعنی چشم دل ایشان پوشیدہ است از مشاہدہ احوال گذشتکان لاجرم بدان عبرتی نمی گیرند اولا یعتدبعمی الابصار فکأنه لیس بعمی بالاضافة الی عمی القلوب والعمی یقال فی افتقادالبصر وافتقاد البصیرۃوذکر الصدور للتأکید ونفی توھم التجوز قصد اللتنبیه علی ان العمی الحقیقی لیس المتعارف الذی یختص بالبصر وفی الحدیث مامن عبد الاوله اربع أعین عینان فی رأسه یبصر بهماامر دنیاہ وعینان فی قلبه یبصر بهماامر دینه واکثر الناس عمیان بصرالقلب لایبصرون به امر دینهم

چشم دل بکشا ببین بی انتظار
ہر طرف آیات قدرت آشکار
چشم سر جز پوست خود چیزی ندید
چشم سر در مغز ہر چیزی رسید

قال فی حقائق البقلی قدس سره الجهال یرون الأشیاء بابصار الظاهر وقلوبهم محجوبة عن رؤیة حقائق الأشیاء التی هی تابعة أنوار الذات والصفات أعماهم اللّٰه بغشاوة الغفلة وغطاء الشهوة قال سهل الیسیر من نور بصر القلب یغلب الهوی والشهوة فاذا عمی بصر القلب عما فیه غلبت الشهوة وتواترت الغفلة فعند ذلک یصیر البدن متخبطا فی المعاصی غیر منقاد للحق بحال وفی التأویلات النجمیة فی الآیة اشارة الی ان العقل الحقیقی انما یکون من نتائج صفاء القلب بعد تصفیة حواسه عن العمی والصمم فاذا صح وصف القلوب بالسمع والبصر صح وصفها بسائر صفات الحی من وجوه الإدراکات فکما تبصر القلوب بنور الیقین

تدرک نسیم الإقبال بمشام السروئی الخبرانی لاجدنفس
الرحمن من قبل الیمن وقال تعالی خبرا عن یعقوب علیه
السلام إِنِّی لَأَجِدُرِیحَ یُوسُفَ وماکان ذلک الاإدراک
السرائر دون اشتمام ریح فی الظاهر فعلی العاقل ان یجتهد
فی تصفیةالباطن وتجلیةالقلب وکشف الغطاء عنه بکثرة
ذکرالله تعالی وعن مالک بن انس رضی الله عنه بلغنی ان
عیسی بن مریم علیهماالسلام قال لاتکثروا الکلام فی غیر
ذکرالله فتقسوا قلوبکم والقلب القاسی بعیدمن الله ولکن
لاتعلمون وقال مالک بن دینار من لم یأنس بحدیث الله
عن حدیث المخلوقین فقدقل عمله وعمی قلبه وضاع
عمره وفی الحدیث لکل شیء صقالةوصقالةالقلب ذکر
الله وقال ابوعبدالله الانطاکی دواء القلب خمسةأشیاء
مجالسةالصالحین وقرأة القرآن واخلاء البطن وقیام اللیل
والتضرع عندالصبح کذافی تنبه الغافلین/روح البیان ج٦
ص٣٥

الدليل الاربعون قال الله تعالى يَاأَيُّهَاالَّذِينَ اٰمَنُو إِذَاضَرَبتُم فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُواوَلَاتَقُولُوا لِمَن أَلقَى إِلَيكُمُ السَّلَامَ لَستَ مُؤمِنًا(٩٤)النساء:قال الامام إسماعيل حقى بن مصطفى الحنفى والاشارة فى الآيةان القلب مؤمن فى اصل الفطرة والنفس كافرةفى اصل الخلقةوبينهماعداوة جبليةوقتال أصلى وتضادكلى فان فى حياةالقلب موت النفس وفى حياةالنفس موت القلب فلماكانت نفوس الكفارحية كانت قلوبهم ميتة فسماهم الله الموتى ولما كانت نفس الصديق ميتةوقلبه حيا قال النبى عليه السلام من أرادان ينظرالى ميت يمشى على وجه الأرض فلينظر الى الصديق فالاشارةفى قوله وَمَن يَقتُل مُؤمِنًامُتَعَمِّدًاالى القلب والنفس يعنى النفس الكافرةإذا قتلت قلبا مؤمنا متعمدةللعداوةالاصليةباستيلاء صفاتهاالبهيمية والسبعية والشيطانيةعلى القلب الروحانى وغلبةهواهاعليه حتى يموت القلب بسمهاالقاتل فَجَزَاؤُهُ اى جزاء النفس جَهَنَّمُ

وهى سفل عالم الطبيعة خالداً فيها لان خروج النفس عن سفل الطبيعة انما كان بحبل الشريعة والتمسك بحبل الشريعة انما كان من خصائص القلب المؤمن كقوله تعالى ثُمَّ رَدَدناهُ أَسفَلَ سافِلِينَ إِلَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحاتِ فالايمان والعمل الصالح من شان القلب وصنيعه فاذا مات القلب وانقطع عمله تخلد النفس فى جهنم سفل عالم الطبيعة ابدا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيهِ وَلَعَنَهُ بان يبعدها ويطردها عن الحضرة والقربة ويحرمها من إيصال الخير والرحمة إليها بخطاب ارجعى الى ربك وَأَعَدَّلَهُ عَذاباً عَظِيماً هجرانا عن حضرة العلى العظيم وحرمانا من جنات النعيم كذا فى التأويلات النجمية يا أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا نزلت الآية فى شان مرداس بن نهيك من اهل فدك وكان اسلم ولم يسلم من قومه غيره وكان عليه السلام بعث سرية الى قومه كان عليها غالب بن فضالة الليثى فلما وصلت السرية إليهم هربوا وبقى مرداس ثقة بإسلامه فلما وصلوا فدك كبروا وكبر

مرداس معهم وكان فى سفح جبل ومعه غنمه فنزل إليهم وقال لااله الاالله محمدرسول الله السلام عليكم فقتله اسامةبن زيدوساق غنمه فاخبروا رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك فوجدوجدا شديداوقال قتلتموه ارادةمامعه وهويقول لااله الاالله فقال اسامةانه قال بلسانه دون قلبه وفى روايةانماقالهاخوفامن السلاح فقال عليه السلام هلا شققت عن قلبه فنظرت أصادق هوأم كاذب ثم قرأالآية على اسامةفقال يارسول الله استغفرلى فقال فكيف بلا اله الاالله قال اسامةفمازال صلى الله عليه وسلم يعيدهاحتى وددت ان لم أكن أسلمت الايومئذثم استغفرلى وامربرد الأغنام وتحرير رقبةمؤمنة/روح البيان ج ٢ ص ٢٦٣

الدليل الحادى واربعون قال الله تعالى حكايةعن اخوة يوسف عليه السلام اقتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطرَحُوهُ أَرضًا يَخلُ لَكُم وَجهُ أَبِيكُم وَتَكُونُوامِن بَعدِهِ قَومًاصَالِحِينَ قَالَ قَائِلٌ مِنهُم لَاتَقتُلُوا يُوسُفَ وَأَلقُوهُ فِى غَيَابَتِ الجُبِّ يَلتَقِطهُ بَعضُ

السَّيَّارَةِ إِن كُنتُم فَاعِلِينَ (۹/ ۱۰)یوسف:قال العلامة اسماعيل حقى وفى الآيةاشارةالى ان الحواس والقوى تسعى فى قتل يوسف القلب بسكين الهوى فان موت القلب منشأه الهوى وهوالسم القاتل للقلب اوتسعى فى طرحه فى ارض البشريةفانه بعدموت القلب يقبل الروح بوجهه الى الحواس والقوى لتحصيل شهواتها ومراداتها وتكون هى بعدموته قوماصالجين للتنعم الحيوانى والنفسانى قال قائل منهم وهو يهودا المتفكرة لاتقتلوا يوسف والقوه فى غيابةجب القالب وسفل البشريةيلتقطه سيارة الحوادث النفسانيةان كنتم فاعلين ساعين به كذافى التأويلات النجميةفالحياةالحقيقيةانما هى فى حياةالقلب والقلب بيت اللّٰه ومحل استوائه عليه/روح البيان ج۴ ص ۲۲۰

الدليل الثانى واربعون قال اللّٰه تعالى ثُمَّ إِنَّكُم بَعدَذَلِكَ لَمَيِّتُونَ(۱۵)المؤمنون:قال العلامة اسماعيل حقى وفى

الآيةاشارةالى ان الإنسان بعدبلوغه الى رتبةالانسانيةيكون قابلاللموت مثل موت القلب وموت النفس وقابلا لحشرهماوفى موت القلب حياةالنفس وحشرهامودع وفى موت النفس حياة القلب وحشره مودع وحياةالنفس بالهوى وظلمته وحياة القلب بالله ونوره كماقال تعالى أَوَمَن كانَ مَيتاًفَأَحيَيناهُ وَجَعَلنا لَهُ نوراً (١٢٢)الانعام:وهذا معنى حقيقة /روح البيان ج٦ ص٧٣

الدليل الثالث واربعون قال الله تعالى فَإِنَّكَ لَاتُسمِعُ المَوتَى وَلاتُسمِعُ الصُّمَّ الدُّعاءَ إِذاوَلَّوا مُدبِرِينَ(٥٢)الروم: قال العلامة اسماعيل حقى واعلم ان الكفرموت القلب كماان العصيان مرضه فمن مات قلبه بالكفربطل سمعه بالكليةفلا ينفعه النصح أصلاومن مرض قلبه بالعصيان فيسمع سمعاضعيفا كالمريض فيحتاج الى المعالجةفى إزالته حتى يعودسمعه الى الحالة الاولى/روح البيان ج٧ ص٥٥

الـدليـل الـرابع واربعون قال الـلّٰـه تـعـالـى وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشتَرِى لَهوَ الحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيرِ عِلمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُم عَذَابٌ مُهِينٌ(٦) لـقـمـان: قـال العلامة اسماعيل حقى بعدتفصيل والحاصل ان الميل عندالسماع عـلـى انـواع. مـنـهـا مـيـل يتولدمن النفس ومطالعةالنغمات والالـحـان وهوهوى وهو حرام ايضالكونه شيطانيا حاصلا لـذى الـقـلـب الـمـيـت والـنـفـس الحيةومن علامات موت القلب نسيان الرب ونسيان الآخرة والانكباب على أشغال الـدنـيـاواتباع الهوى فكل قلب ملوث بحب الدنيافسماعه سـمـاع طـبـع وتـكـلـف ومـنهاميـل يتـولـدمـن الـقـلـب بسبب مـطـالـعةنـورافـعـال الـحق وهوعشق وهوحلال لانه رحمانى حـاصل لذى قلب حى ونفس ميتة ومنهاميل يتولدمن الروح بسـبـب مـطـالـعةنـور صـفـاته وهومحبةوحضوروسكون وهو حلال ايضاومنهامايتولدمن السرّبسبب مشاهدةنورذاته تعالى وهوانس وهوحلال ايضاولذاقال الشيخ سعدى قدس سره

نگویم سماع ای برادر که یست

مگر مستمع رابدانم که کیست

گر از برج معنی پرد طیر او

فرشته فرو ماند زسیر او

فهو حال العاشق الصادق واصحاب الحال هم الذين اثرت فيهم أنوار الأعمال الصالحةفوهبهم اللّٰه تعالى على أعمالهم بالمجازاة حالاً الوجدُ والذوقُ ومآلاً الكشفُ والمشاهدة والمعاينةوالمعرفةبشرط الاستقامةقال زين الدين الحافى قدس سره فمن يجدفى قلبه نورايسلك به طريق من اباحه والا فرجوعه الى من كرهه من العلماء اسلم

/روح البيان ج٧ص ٦٩

الدليل الخامس واربعون قال اللّٰه تعالى وَأَنَّهُ هُوَأَضْحَكَ وَأَبْكَى(٤٣)النجم:قال العلامةإسماعيل حقى بن مصطفى الحنفى اضحک قلوب العارفين بالحكمةوابكى عيونهم بالحزن والحرقةاواضحک قلوب أوليائه بأنوار معرفته

وابكى قلوب أعدائه بظلمات سخطه او اضحك بتجليه

اللطفى الجمالى القلب المنور بنور اللطف والجمال وابكى

بتجليه القهرى الجلالى النفس المظلمة بظلمة القهر

والجلال او اضحك بتجليه الجلالى النفس على القلب

عند استيلاء ظلمة النفس على القلب وابكى بتجليه

الجمالى القلب على النفس عند غلبة أنوار القلب على

النفس/روح البيان ٩ ص ٢٥٤

الدليل السادس واربعون قال اللّٰه تعالى وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ

وَأَحيا(٤٤)النجم:قال العلامة إسماعيل حقى بن مصطفى

الحنفى أمات النفس عن الشهوات الجسمانية واللذات

الحيوانية واحيى القلب بالصفات الروحانية والأخلاق

الربانية او أمات النفس بغلبة القلب عليها واحيائه او أمات

القلب باستيلاء النفس عليه وإحيائها وهذه الاحكام

المختلفة مادام القلب فى مقام التلوين فاما إذا ترقى الى مقام

الاطمئنان والتمكين فلا يصير القلب مغلوبا للنفس بل

تکون النفس مغلوبةللقلب ابدالآبادالی ان تموت تحت

قهره بأمرربه/روح البیان ۹ ص ۲۵۴

الدلیل السابع واربعون قال اللّٰہ تعالی وَأَنَّهُ هُوَأَمَاتَ وَأَحيا

(۴۴)النجم:قال العلامةعبدالکریم بن هوازن بن

عبدالملک القشیری المتوفی۴۶۵ھ أمات نفوس

الزاهدین بالمجاهدة أحیاقلوب العارفین بالمشاهدةویقال

أمات نفوسهم بالمعاملات وأحیاقلوبهم بالمواصلات

ویقال أماتها بالهیبة وأحیاهابالأنس ویقال اماتهم بالاستتار

واحیابالتجلّی ویقال اماتهم بالإعراض عنه واحیابالإقبال

علیه ویقال اماتهم بالمعصیةواحیابالطاعة/القشیری ج۳

ص ۴۹۰

الدلیل الثامن واربعون قال اللّٰہ تعالی وَأَغرَقنَا الَّذِینَ كَذَّبُوا

بِاَیَاتِنَاإِنَّهُم كَانُواقَومًاعَمِینَ(۶۴)الاعراف:قال أبو السعود

العمادی محمد بن محمدبن مصطفی ولد۸۹۸ھ المتوفی

۹۸۲ھ قوله تعالی إِنَّهُم كَانُواقَوماًعَمِینَ عُمىَ القلوبِ غیرَ

مستبصرین قال ابن عباس رضی اللّٰہ تعالی عنهماعمِیَت قلوبُهم عن معرفةالتوحیدو النبوۃِ/إرشادالعقل السلیم إلی مزایاالکتاب الکریم ج ۳ ص ۲۳۷

الدلیل التاسع واربعون قال اللّٰہ تعالی اَللّٰہُ نَزَّلَ أَحسَنَ الحَدِیثِ کِتَابًامُتَشَابِهًامَثَانِیَ تَقشَعِرُّ مِنهُ جُلُودُالَّذِینَ یَخشَونَ رَبَّهُم ثُمَّ تَلِینُ جُلُودُهُم وَقُلُوبُهُم إِلَی ذِکرِ اللّٰہِ ذَٰلِکَ هُدَی اللّٰہِ یَهدِی بِهِ مَن یَشَاءُ وَمَن یُضلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَهُ مِن هَادٍ(۲۳) الزمر: قال جلال الدین محمدبن أحمدالمحلی المتوفی ۸۶۴ھ وجلال الدین عبدالرحمن بن أبی بکرالسیوطی المتوفی ۹۱۱ ھ تَقشَعِرُّ مِنهُ ای ترتَعِدعِند ذکره وَعِیده جُلُودالَّذِینَ یَخشَونَ یَخَافُونَ رَبّهم ثُمَّ تَلِینَ ای تَطمَئِنّ جُلُودهم وَقُلُوبهم إِلَی ذِکراللّٰہ أَی عِندذِکر وَعده/جلالین ج ۱ ص ۶۰۹

الدلیل الخمسون قال اللّٰہ تعالی اَللّٰہُ نَزَّلَ أَحسَنَ الحَدِیثِ کِتَابًا مُتَشَابِهًامَثَانِیَ تَقشَعِرُّ مِنهُ جُلُودُالَّذِینَ یَخشَونَ رَبَّهُم ثُمَّ

تَلِينُ جُلُودُهُم وَقُلُوبُهُم إِلَى ذِكرِ اللَّهِ ذَلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهدِي بِهِ مَن يَشَاءُ وَمَن يُضلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن هَادٍ(٢٣) الزمر: قال علاء الدين على بن محمد بن إبراهيم بن عمر الشيحى أبو الحسن المتوفى ٧٤١هـ تَقشَعِرُّ أى تضطرب وتشميَزمِنهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخشَونَ رَبَّهُم والمعنى تأخذهم قشعريرةوهى تغيير يحدث فى جلد الإنسان عند ذكر الوعيد والوجل والخوف وقيل المرادمن الجلود القلوب أى قلوب الذين يخشون ربهم ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُم وَقُلُوبُهُم إِلى ذِكرِ اللَّهِ أى لذكر اللّٰه تعالى قيل إذاذكرت آيات الوعيدو العذاب اقشعرت جلود الخائفين للّٰه وإذاذكرت آيات الرعد والرحمة لانت جلودهم وسكنت قلوبهم وقيل حقيقة المعنى أن جلودهم تقشعر عند الخوف وتلين عند الرجاء

/الخازن ج٤ص ٥٦

الدليل الحادى وخمسون قال اللّٰه تعالى وَاختَارَ مُوسَى قَومَهُ سَبعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا فَلَمَّا أَخَذَتهُمُ الرَّجفَةُ(١٥٥)

الاعراف:قال شهاب الدين محمود بن عبدالله الحسينى الألوسى المتوفى: ١٢٧٠ هـ وَاختارَ مُوسى قَومَهُ سَبعِينَ رَجُلًا لِمِيقاتِنا إن موسى عليه السلام اختار سبعين رجلا من أشراف قومه ونجبائهم أهل الاستعداد و الصفاء والإرادة والطلب والسلوك فلما أخذتهم الرجفة أى رجفة البدن التى هى من مبادى صعقة الفناء عند طريان بوارق الأنوار وظهور طوالع تجليات الصفات من اقشعرار الجسد وارتعاده وكثيرا ما تعرض هذه الحركة للسالكين عند الذكر أو سماع القرآن أو ما يتأثرون به حتى تكاد تتفرق أعضاؤهم وقد شاهدنا ذلك فى الخالدين من أهل الطريقة النقشبندية/روح المعانيج ٥ ص ٨١

الدليل الثانى وخمسون قال الله تعالى قَالَ فَخُذ أَربَعَةً مِنَ الطَّيرِ فَصُرهُنَّ إِلَيكَ ثُمَّ اجعَل عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنهُنَّ جُزءًا ثُمَّ ادعُهُنَّ يَأتِينَكَ سَعيًا وَاعلَم أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ(٢٦٠) البقرة:قال العلامة عبد الكريم بن هوازن بن عبدالملك

القشيرى والإشارة من هذا أن حياة القلب لاتكون إلا بذبح هذه الأشياء يعنى النفس فمن لم يذبح نفسه بالمجاهدات لم يحى قلبه بالله / القشيرى ج ١ ص ٢٠٥

الدليل الثالث وخمسون قال الله تعالى قَالَتِ الْأَعْرَابُ اٰمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (١٤) الحجرات: قال العلامة عبد الكريم بن هوازن بن عبدالملك القشيرى الإيمان هو حياة القلب والقلب لايحيا إلا بعد ذبح النّفس والنفوس لاتموت ولكنها تغيب ومع حضورها لايتمّ خير والاستسلام فى الظاهر إسلام وليس كلّ من استسلم ظاهرا مخلص فى سرّه / القشيرى ج ٣ ص ٤٤٤

الدليل الرابع وخمسون قال اللّه تعالى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُم لِمَا يُحْيِيكُمْ (٢٤) الانفال: قال العلامة محمد بن أبى بكر بن أيوب بن سعد شمس

الدين ابن قيم الجوزية المتوفى: ٧٥١هـ الحياة النافعة إنما تحصل باستجابة لله ولرسوله فمن لم تحصل له هذه الاستجابة فلا حياة له وإن كانت له حياة بهيمية مشتركة بينه وبين أرذل الحيوانات فالحياة الحقيقية الطيبة هى حياة من استجاب لله ولرسوله ظاهرا وباطنا فهؤلاء هم الأحياء وإن ماتوا وغيرهم أموات وان كانوا أحياء الأبدان ولهذا كان أكمل الناس حياة أكملهم استجابة لدعوة الرسول صلّى الله عليه وسلّم ثم قال والإنسان مضطر إلى نوعين من الحياة حياة بدنه التى بها يدرك النافع والضار ويؤثر ماينفعه على مايضره وحياة قلبه وروحه التى بها يميز بين الحق والباطل والغى والرشاد والهوى والضلال فيختار الحق على ضده فتفيده هذه الحياة قوة التميز بين النافع والضار فى العلوم والإرادات والأعمال وتفيده قوة الإيمان والإرادة والحب للحق وقوة البغض والكراهة للباطل فشعوره وتميزه ونصرته بحسب نصيبه من هذه الحياة كما أن البدن

الحى يكون شعوره وإحساسه بالنافع و المؤلم أتم ويكون
ميله إلى النافع و نصرته عن المؤلم أعظم فهذابحسب حياة
البدن و ذلك بحسب حياة القلب فإذابطلت حياته بطل
تمييزه وإن كان له نوع تمييزلم يكن فيه قوة يؤثر بها النافع
على الضار كماأن الإنسان لاحياة له حتى ينفخ فيه الملك
الذى هورسول اللّٰه من روحه فيصير حيابذلك النفخ
وكان فضل ذلك من جملة الأموات فكذلك لاحياة
لروحه وقلبه حتى ينفخ فيه الرسول صلّى اللّٰه عليه وسلّم
من الروح الذى ألقى اللّٰه إليه كماقال تعالى يُنزِّلُ المَلائِكَةَ
بِالرُّوحِ مِن أَمرِهِ عَلى مَن يَشاءُ مِن عِبادِهِ (٢) النحل: وكما
قال يُلقِى الرُّوحَ مِن أَمرِهِ عَلى مَن يَشاءُ مِن عِبادِهِ (١٥)
غافر: وكماقال وَكَذلِكَ أَوحَينا إِلَيكَ رُوحاً مِن أَمرِنا ما
كُنتَ تَدرِى مَاالكِتابُ وَلاالإِيمانُ وَلكِن جَعَلناهُ نُوراً نَهدِى
بِهِ مَن نَشاءُ مِن عِبادِنا (٥٢) الشورى: فأخبرأن وحيه روح
ونورفالحياة والاستنارة موقوفة على نفخ الرسول الملكى

فـمـن أصـابـه نفخ الرسول الملكى ونفخ الرسول البشرى حـصـلـت له الحياتان ومن حصل له نفخ الملك دون نفخ الرسول حصلت له إحدى الحياتين وفاتته الأخرى/تفسير القيم ج ١ ١ ص ٢٩٨

الـدليل الخامس وخمسون قـال الـلّٰه تعالى وَإِذقَالَ مُوسَى لِقَـومِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأمُرُكُم أَن تَذبَحُوابَقَرَةًقَالُوا أَتَتَّخِذُناهُزُوًاقَالَ أَعُـوذُبِـالـلَّهِ أَن أَكُونَ مِنَ الجَاهِلِينَ(٦٧)البقرة:قال العلامة نـظام الدين الحسن بن محمدبن حسين القمى النيسابورى الـمتـوفـى: ٨٥٠هــ ذبـح الـبـقـرة إشارةإلى ذبح النفس البهـيـميةفإن فى ذبحها حياة القلب الروحانى وهوالجهاد الأكـبـرمـوتـوا قـبـل أن تـمـوتـوا/غـرائـب القرآن ورغـائـب الفرقان ج ا ص ٣١٤

الـدليل السادس وخمسون قـال الـلّٰه تعالى أَوَلَايَرَونَ أَنَّهُم يُفتَنُـونَ فِـى كُـلِّ عَـامٍ مَـرَّـةًأَومَـرَّتَـيـنِ ثُـمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَاهُم يَـذَّكَّـرُونَ(١٢٦)التوبة :قال العلامةنظام الدين الحسن بن

محمدبن حسین القمی النیسابوری أخبر الله تعالی عن موت القلب بقوله أَوَلاَ یَرَونَ أَنَّهُم یُفتَنُونَ و الفتنةموجبة لانتباه القلب الحی کماقال تعالی إِنَّ فِی ذٰلِکَ لَذِکرٰی لِمَن کَانَ لَهُ قَلبٌ(۳۷) ق: أی قلب حی / غرایب القرآن ورغایب الفرقان ج۳ص ۵۵۲

الدلیل السابع وخمسون قال الامام الربانی المجددللالف الثانی قدس سره العزیز مخدوما این راه که مادر صددِ قطع آنیم همگی هفت گام است بعددِ هفت لطیفه انسانی دو قدم در عالم خلق اند که بقالب و نفس تعلق دارند و پنج قدم در عالمِ امر اند که بقلب و روح و سرّ و خفی و اخفی مربوط اند و در هر قدمی ازین اقدام سبعه ده هزار حجب خرق مینمایند نُورَانِیَّةً کَانَتْ تِلْکَ الْحُجُبُ اَوْظُلْمَانِیَّةً إِنَّ لِلّٰهِ سَبعِینَ أَلفَ حِجَابٍ مِن نُورٍ وَظُلمَةٍو بگام اول که در عالم امر میزنند تجلی افعال رو میدهد وبگام دوم تجلی صفات و بگام سوم شروعی در تجلیات ذاتیه می افتد

ثُمَّ ثُمَّ عَلٰی تفاوُتِ دَرَجاتِهَا كَمَا لَا يَخْفٰى عَلٰى اَرْبَابِهَا و بہر

خطوہ از خطوات سبع از خود دور می افتد و بحق سبحانہ نزدیک حتّٰی

یَتِمَّ الْقُرْبُ بِتَمَامِ هٰذِهِ الْاَقْدَامِ فَحِ شُرِفُوْا بِالْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ

وَبَلَغُوْا اِلٰی دَرَجَةِ الْوِلَايَةِ الْخَاصَةِ مکتوب ۵۸: جلد اول حصہ دوم

ترجمہ: میرے مخدوم یہ راہ جس کے طی کرنے کے ہم درپے

ہیں انسان کے سات لطیفوں کے موافق سب سات قدم ہیں

دو قدم عالم خلق میں ہیں جن کا تعلق قالب اور نفس کے ساتھ

ہے اور پانچ قدم عالم امر میں ہیں جو قلب و روح و سرّ و خفی و اخفی

کے ساتھ وابستہ ہیں اور ان سات قدموں میں سے ہر ایک قدم

میں دس ہزار پردے پھاڑنے پڑتے ہیں خواہ وہ پردے

نورانی ہو یا ظلمانی إِنَّ لِلّٰـهِ سَبعِينَ أَلفَ حِجَابٍ مِن نُورٍ

وَظُلمَةٍ تحقیق اللہ تعالیٰ کے لئے ستّر ہزار پردے نور اور ظلمت

کے ہیں

اور پہلے قدم میں جو عالم امر میں لگاتے ہیں تجلی افعال ظاہر ہوتی

ہے اور دوسرے قدم پر تجلی صفات اور تیسرے قدم پر تجلیات ذاتیہ کا شروع آجاتا ہے علی ہذا القیاس درجوں کے تفاوت کے لحاظ سے ترقی ہوتی جاتی ہے جیسا کہ اس راستہ کے سالکوں پر مخفی نہیں اور ان ساتوں قدموں میں سے ہر ایک قدم پر اپنے آپ سے دور ہوتا جاتا ہے اور حق تعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ ان قدموں کے تمام ہونے تک قرب بھی پورا ہو جاتا ہے پھر اس کے بعد فنا اور بقاء سے مشرف ہوتے ہیں اور ولایت خاصہ کے درجے تک پہنچ جاتے ہیں.

الدلیل الثامن و خمسون قال الامام الربانی المجدد للالف الثانی قدس سرہ العزیز واگر جذبہ او بر سلوک او مقدم است وبہ تربیت مرادان مربی شدہ کبریت احمر است کلامِ او دواست ونظرِ او شفاء احیاے دلہاے مردہ بتوجہِ شریف او منوط است

/دفتر اول حصہ ۵ مکتوب ۲۹۲

الدلیل التاسع و خمسون قال الامام الربانی المجدد للالف

الثانی قدس سرہ العزیز مرید احساسِ خوارق پیر نکند کہ پیر دلِ

مردہ مرید زندہ گردنیدہ است و بمشاہدہ و مکاشفہ رسانیدہ نزدِ

عوام احیائے جسدی عظیم الشان است و نزدِ خواص احیائے قلبی

وروحی برہان رفیع الشان است خواجہ محمد پارسا قدس سرّہ در

رسالہ قدسیہ میفرماید کہ احیائے جسدی پیش اکثر مردم چون

اعتبار داشت اہل اللہ ازان احیاء اعراض نمودہ باحیائے روحی

پرداختہ اند و متوجہ احیائے دل مردۂ طالب راگشتہ اند والحق

کہ احیائے جسدی نسبت باحیائے قلبی کالمطروح فی الطریق

است و نظر باین داخل عبث چہ این احیاء سبب حیات چند

روزہ است و آن احیائے وسیلۂ حیات دائمی ست بلکہ گوئیم کہ فی

الحقیقت وجود اہل اللہ کرامتے است از کرامات و دعوت ایشان

مرخلق را بہ حق جلّ سلطانہ رحمتے است از رحمتہائے حق جلّ

سلطانہ واحیائے قلوب اموات آیتے ست از آیتہائے عظمیٰ

ایشان امان اہل ارض اند و غنیمت روزگار اند بِھِم یُمْطَرُوْنَ

وَبِهِمْ يُرْزَقُوْنَ رمکتوب ۹۲ حصہ ہفتم دفتر دوم

ترجمہ: مرید کس طرح پیر کے خوارق کو محسوس نہ کرے جبکہ پیر نے مردہ دل کو زندہ کر دیا ہے اور مشاہدہ و مکاشفہ تک پہنچادیا عوام کے نزدیک بدنوں کا زندہ کرنا عظیم الشان ہے اور خواص کے نزدیک قلب و روح کا زندہ کرنا اعلیٰ درجہ کی برہان ہے

محمد پارسا قدس سرہ رسالہ قدسیہ میں فرماتے ہیں کہ جسد کا زندہ کرنا چونکہ اکثر لوگوں کے نزدیک بڑا اعتبار رکھتا تھا اس لئے اہل اللہ اس طرف سے منہ پھیر کر قلب و روح کے زندہ کرنے میں مشغول ہوئے ہیں واقعی جسدی زندگی قلبی و روحانی زندگی کے مقابلہ میں راستہ میں پھینکے ہوئے کوڑے کرکٹ کی طرح ہے اور اس کی طرف نظر کرنا عبث و بے فائدہ ہے کیونکہ جسدی زندگی چند روزہ زندگی کا باعث ہے اور روحانی و قلبی زندگی دائمی حیات کا موجب ہے

بلکہ ہم کہتے ہیں کہ درحقیقت اہل اللہ کا وجود کرامت ہے اور

خلق کو حق تعالی کی طرف دعوت کرنا اللہ تعالی کی رحمتوں میں

سے ایک رحمت ہے اور مردہ دلوں کا زندہ کرنا اللہ تعالی کی

آیاتوں میں سے آیات عظمیٰ ہے یہے لوگ اہل زمین کا امن اور

غنیمت روزگار ہیں بِهِم يُمْطَرُوْنَ وَبِهِمْ يُرْزَقُوْنَ انہی کے

طفیل لوگوں پر بارش اترتی ہے اور انہی کے طفیل ان کو رزق

ملتا ہے

الدلیل الستون قال الامام الربانی المجدد للالف الثانی

قدس سرہ العزیز فلسفی کہ دیدۂ بصیرتِ او بکحلِ متابعتِ صاحبِ

شریعت علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام والتحیۃ مکتحل نشدہ است از

حقیقت عالم امر نابینا است فَضْلاً عَنْ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ شُعُوْرٌ عَنْ

مَرْتَبَةِ الْوُجُوْبِ تَعَالٰى وَتَقَدَّسَ نظرِ کوتاہِ او مقصور بعالم خلق است

ودر آنجا نیز ناتمام است جواہر خمس کہ اثبات نمودہ اند ہمہ در عالم

خلق اند نفس وعقل را کہ از مجردات شمر داند از نادانی است نفسِ

ناطقۂ خود ہمین نفس امارہ است کہ بہ تزکیہ محتاج است و بالذات
ہمتِ او بدنائت و پستی است بعالم امر او را چہ نسبت و تجرد را با و چہ
مناسبت و عقل خود ادراک نمیکند از معقولات مگر اُمورے را کہ
بمحسوسات مناسبت دارند بلکہ حکم محسوسات پیدا کردہ اند امّا امر یکہ
بمحسوسات مناسبت ندارد و شبہِ و مثال او در مشاہدات پیدا نیست در
ادراک عقل نمی آید و بندِ او بہ کلیدِ عقل نمیکشاید لہذا نظرِ او از احکام
بیچونی کوتاہ است و در غیبِ محض گمراہ و این علامتِ عالمِ خلق است
عالم امر را و بہ بیچونی است و توجہ بہ بیچگونگی ابتداءِ عالم امر از مرتبۂ
قلب است و فوقِ قلب روح است و فوق روح سرّ است و فوق
سرّ خفی است و فوق خفی اخفیٰ است پنجگانۂ عالم امر را اگر جواہر خمسہ
گویند گنجائش دارد از کوتاہ نظری خذف ریزۂ چند را فراہم آوردہ
جواہر انگاشتہ است ادراک این جواہر خمسۂ عالم امر و اطلاع بر
حقائق اینہا نصیب کُمّل تابعان محمد رسول اللہ است صلی اللہ تعالی
علیہ و علی آلہ و سلم و چون در عالم صغیر کہ انسان است نمونہ ایست از

آنچہ در عالم کبیر است و در رنگِ قلبِ انسان کہ برزخ است درمیانِ عالم خلق و عالم امر در عالم صغیر قلب و عرش اگرچہ در عالم خلق ظاہر اند امّا از عالم امر اند نصیبے از بیچونی و بیچگونگی دارند اطلاع بر حقیقت این جواہر خمسہ کُمّل افرادِ اولیاء اللہ را مسلم است کہ مراتبِ سلوک را بہ تفصیل گزرانیدہ بہ نہایت النہایت رسیدہ اند

ہر گدئ مردِ میدان کے شود

پشۂ آخر سلیمان کے شود

واگر بہ محض فضلِ ایزدی تعالی شانہ نظرِ بصیرتِ صاحبِ دولتے را بہ تفصیلِ مرتبۂ وجوب علی حسب الامکان واکشایند مطالعۂ اصولِ این جواہر را دران موطن نیز نماید و این جواہر صغیرہ و کبیرہ را در رنگِ ظلالِ آنجواہر حقیقیّہ معلوم فرماید

ع: این کار دولتست کنون تا کرا رسد:

ذَٰلِکَ فَضلُ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَشَاءُ وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیمِ منع از اظہار حقائقِ عالم امر بواسطہ دِقّتِ آن معانیِ مکنونہ است تا ہر کوتہ

نظرے از انجا چہ فرا گیر در اسخان در علوم کہ بشرفِ وَمَا أُوتِیتُم مِنَ الْعِلمِ إِلَّا قَلِیلًا مشرف انداز ین ماجرا آ گاہ اند: ع: ھنیئا لارباب النعیم نعیمھا رمکتوب نمبر ۴۳ جلد اول حصہ اول

ترجمہ: فلسفی نے اپنی بصیرت کی آنکھ میں صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کا سرمہ نہیں ڈالا عالم امر کی حقیقت سے اندھا ہے چہ جائیکہ اس کو مرتبہ وجوب کا شعور ہو اس کو تاہ نظر عالم خلق پر لگی ہوئی ہے اور وہاں بھی ناتمام ہے

جواہر خمسہ جو اہل فلسفہ نے ثابت کیے سب عالم خلق میں ہیں نفس و عقل کو مجردات سے گنتے ہیں یہ ان کی نادانی ہے نفس ناطقہ خود یہی نفس امارہ ہے جو تزکیہ کا محتاج ہے اور بالذات اس کی ہمت کمینہ پن اور پستی کی طرف ہے، عالم امر سے اس کو کیا نسبت اور تجرد کو اس سے کیا مناسبت اور عقل خود معقولات میں سے سوائے ان امور کے جو محسوسات کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں بلکہ انہوں نے محسوسات کا حکم پیدا کیا ہوا ہے کچھ

ادراک نہیں کرتی لیکن جواہر محسوسات کے ساتھ مناسبت ہی
نہیں رکھتا اور مشاہدات میں اس کی شبہ و مثال پیدا نہیں ہے وہ
عقل کے ادراک میں بھی نہیں آتا اور اس کا بند عقل کی کنجے
سے نہیں کھلتا پس عقل کے نظر احکام بیچونی سے کوتاہ ہے اور
محض غیب میں گمراہ اور یہ عالم خلق کی علامت ہے عالم امر کی
ابتداء مرتبہ قلب سے ہے اور قلب کے اوپر روح اور روح
کے اوپر سرّ اور سرّ کے اوپر خفی اور خفی کے اوپر اخفی ہے ان
پنجگانہ عالم امر کو جواہر خمسہ کہیں تو مناسب ہے کوتاہ نظری سے
چند ٹھیکروں کو جمع کر کے فلسفیوں نے ان کا نام جواہر رکھا ہے
عالم امر کے ان جواہر خمسہ کا ادراک کرنا اور ان کی حقیقت پر
اطلاع پانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل تابعداروں
کا نصیب ہے جب عالم صغیر یعنی انسان میں عالم کبیر کے ان
جواہر مبدأ ہے اور اسی مناسبت کی وجہ سے قلب کو بھی عرش
اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اور جواہر پنجگانہ کے باقی مراتب عرش

کے اوپر ہیں

عرش عالم کبیر میں عالم خلق اور عالم امر کے درمیان برزخ ہے جس طرح قلب انسان جو عالم صغیر میں عالم خلق اور عالم کبیر کے درمیان برزخ ہے قلب اور عرش اگرچہ بظاہر عالم خلق میں ہیں لیکن حقیقت میں عالم امر سے ہیں اور بیچونی اور بیچگونی سے کچھ حصہ رکھتے ہیں ان جواہر خمسہ کی حقیقت پر اطلاع پانا اولیاء اللہ میں سے کامل افراد کے لئے مسلم ہے جو مراتب سلوک کو مفصل طور پر طی کر کے نہایت النہات تک پہنچ گئے

ہر گدائے مردِ میدان کے شود

پشہ آخر سلیمان کے شود

اور اگر محض خدا کے فضل سے کسی صاحب دولت کی بصیرت کی آنکھ کو مرتبہ وجوب کی تفصیل کے لئے بقدر طاقت کھول دیں تو اس مقام میں بھی ان جواہر کے اصول کا مطالعہ کر لیتا ہے اور ان جواہر صغیرہ اور کبیرہ کو ان جواہر حقیقی کے ظل کی طرح

معلوم کرلیتا ہے

این کار دولت است کنون تا کرا دہند

بڑی اعلی ہے یہ دولت ملے اب دیکھئے کس کو ذَلِکَ فَضلُ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَشَاءُ وَاللّٰہُ ذُو الفَضلِ العَظِیمِ یہ اللہ تعالی کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالی بڑے فضل والا ہے عالم امر کے حقائق کے اظہار سے رک جانا پوشیدہ معنوں کی تاریکی کے باعث ہے کوتاہ نظر لوگ اس سے کیا حاصل کرسکتے ہیں راسخ العلم اور کامل لوگ جو وَمَا أُوتِیتُم مِنَ العِلمِ إِلَّا قَلِیلًا اور اگرتم لوگوں کو (اسرار الہی میں سے بس تھوڑا ہی سا علم دیا گیا ہے) کے شرف سے مشرف ہیں اس ماجرا سے آگاہ ہیں

ع: هنيئا لارباب النعيم نعيمها.

الدليل الحادی وستون قال الامام الشعرانی من شأنه (المريد) التباعدعن فعل كل شیء يميت قلبه ككثرة اللغو والغفلةفان ذلک مجرب لموت القلب وليس عمل الفقير

الابتحصيل حياةقلبه/الانوار القدسية ج ا ص ٨٥

الدليل الثاني وستون قال الامام الشعراني مامن ليلةمن ليالي السنةالاوينزل فيهانثارمن السماء في الثلث الاخير من الليل مشتملةعلى امدادالهيةتحي القلوب فيفترق على المستيقظين ويحرم منه النائمون/الانوارالقدسية ج ا ص ١٣٣

الدليل الثالث وستون قال الامام ابو حامدبن محمدالغزالي وكان الخليل صلوات الله عليه وسلامه إذاذكر خطيئته يغشى عليه ويسمع اضطراب قلبه ميلافي ميل فيأتيه جبريل فيقول له ربك يقرئك السلام ويقول هل رأيت خليلا يخاف خليله فيقول ياجبريل إني إذاذكرت خطيئتي نسيت خلتي فهذه أحوال الأنبياء عليه السلام فدونك والتأمل فيهافإنهم أعرف خلق الله بالله وصفاته صلوات الله عليهم أجمعين وعلى كل عبادالله المقربين وحسبنا الله ونعم الوكيل/احياء علوم الدين ج٤ ص ١٨٣

الدليل الرابع وستون قال الامام الشيخ العارف باللّٰه محی الدین عبدالقادر الجیلانی رضی اللّٰه عنہ الموت موتان موت العوام وهو المعهودوموت الخواص هوموت الاهويت والنفوس والطباع والعادات فيحى القلب فاذاحيى القلب جاء القرب فاذاجاء القرب جاء ت الحياةالدائمة/الفتح الربانى ص ۲۹۵/۲۹۶

الدليل الخامس وستون قال الامام ابوحامدبن محمد الغزالى الثَّامِنُ التَّأَثُّرُ وَهُوَأَن يَتَأَثَّرَقَلبُهُ بِآثَارٍ مُختَلِفَةٍبِحَسَبِ اختِلَافِ الآيَاتِ فَيَكُونُ لَهُ بِحَسَبِ كُلٍّ فَهمٍ حَالٌ وَوَجدٌ يَتَّصِفُ بِهِ قَلبُهُ مِنَ الحُزنِ وَالخَوفِ وَالرَّجَاءِ وَغَيرِهِ وَمَهمَا تَمَّت مَعرِفَتُهُ كَانَتِ الخَشيَةُأَغلَبَ الأَحوَالِ عَلَى قَلبِهِ/احياء علوم الدين ج ۴ ص ۱۸۳

المقصد الثالث

الحبل المتين فى اثبات الوجد للسالكين

الحمدُ لِلّهِ الَّذى شَرَحَ قُلُوبَ العَارِفِينَ بِنُورِ هِدَايَتِهِ وَزَيَّنَهَا بِالإِيمَانِ وَمَا أَلْهَمَهَا مِن حِكمَتِهِ أَحمَدُهُ حَمدَ عَارِفٍ لِعَظَمَتِهِ مُقِرٍّ بِوَحدَانِيَّتِهِ وَعَلَى مَن خَتَمَ بِهِ الرِّسَالَةَ أَفضَلَ صَلَاتِهِ وَتَحِيَّتِهِ مُحَمَّدٍ المُصطَفَى المَخصُوصِ بِإِظهَارِ مِلَّتِهِ عَلَى المِلَلِ كُلِّهَا وَدَوَامِ شَرِيعَتِهِ إِلَى آخِرِ الدَّهرِ وَنِهَايَتِهِ وَعَلَى آلِهِ الكِرَامِ وَجَمِيعِ صَحَابَتِهِ وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُم إِلَى يَومِ الدِّينِ بِإِحيَاءِ سُنَّتِهِ.

أَمَّا بَعدُ فيقول العبد الفقير محمد حميد جان الحنفى السيفى

انى اذكر الدلائل لاثبات الوجد للسالكين المخلصين

وسميت هذا الكتاب بحبل المتين فى اثبات

الوجد للسالكين

الدلیل الاول قال اللّٰہ تعالی وَیَخِرُّونَ لِلأَذقَانِ یبکُونَ وَیَزِیدُھُم خُشُوعًا(۱۰۹)الاسری:قال القاضی ثناء اللہ المظھری وفیہ اثبات الوجدللسالکین /المظھری ج۵ ص۵۰۰

الدلیل الثانی علی وجدالسالکین قال اللہ فی حق ابراھیم إنَّ إبرَاھِیمَ لَأَوَّاہٌ حَلِیمٌ(۱۱۴)ای کثیر التأوہ من خوف اللہ کمامرّ تفصیلہ فی سورۃالتوبۃ/القرطبی ج۸ص۲۷۶

الدلیل الثالث قال اللہ فی البقرۃثُمَّ قَسَت قُلُوبُکُم مِن بَعدِ ذٰلِکَ فَھِیَ کَالحِجَارَۃِأَو أَشَدُّقَسوَۃًوَإِنَّ مِنَ الحِجَارَۃِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنہُ الأَنھَارُوَإِنَّ مِنھَالَمَایَشَّقَّقُ فَیَخرُجُ مِنہُ المَاءُ وَإِنَّ مِنھَالَمَایَھبِطُ مِن خَشیَۃِاللّٰہِ وَمَااللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّاتعمَلُونَ(۷۴)

والدلیل الرابع قال اللہ فی الحشرلَو أَنزَلنَاھٰذَاالقُراٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَرَأَیتَہُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًامِن خَشیَۃِاللّٰہِ وَتِلکَ الأَمثَالُ نَضرِبُھَا لِلنَّاسِ لَعَلَّھُم یَتَفَکَّرُونَ(۲۱)

الدليل الخامس قال الله فى الزمر اللَّهُ نَزَّلَ أَحسَنَ الحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِىَ تَقشَعِرُّ مِنهُ جُلُودُ الَّذِين يَخشَونَ رَبَّهُم ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُم وَقُلُوبُهُم إِلَى ذِكرِ اللَّهِ ذَلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهدِى بِهِ مَن يَشَاءُ وَمَن يُضلِلِ اللَّهُ فَمَالَهُ مِن هَادٍ(٢٣)

الدليل السادس قال محمدبن محمدالغزالى أبو حامد: اعلم أن السماع هو أول الأمر ويثمر السماع حالة فى القلب تسمى الوجد ويثمر الوجد تحريك الأطراف إما بحركة غير موزونة فتسمى الإضطراب وإما موزونة فتسمى التصفيق والرقص / احياء علوم الدين ج٢ ص١٠٧

الدليل السابع قال محمدبن محمدالغزالى أبو حامد فمن الأصوات مايفرح ومنها مايحزن ومنها ماينوم ومنها ما يضحك ويطرب ومنها مايستخرج من الأعضاء حركات على وزنها باليد والرجل والرأس / احياء علوم الدين ج٢ ص١١٢

الدليل الثامن قال فى عوارف المعارف واعلم أن للباكين عندالسماع مواجيدمختلفةفمنهم من يبكى خوفاًومنهم من يبكى شوقاًومنهم من يبكى فرحاً، عوارف المعارف ص١٧

فائقيا قال محمدثناء اللهالعثمانى فى تفسيره المظهرى ان بعض أهل العشق من الصوفية الكرام يغشى عليه عند استماع القرآن فهل هومن الأحوال الحميدة أوالقبيحة وقدشنع عليهم الامام محى السنةالبغوى رحمةالله عليه فى تفسيره فقال قال قتادةهذايعنى ماذكرمن اقشعرارالجلدمن خشيةاللّٰه نعت اولياء اللّٰه نعتهم اللّٰه بان تقشعرجلودهم وتطمئن قلوبهم بذكر اللّٰه ولم ينعتهم بذهاب عقولهم والغشيان عليهم انماذلك فى أهل البدع وهومن الشيطان وقدروى البغوى ان ابن عمر مرّ على رجل من أهل العراق ساقط فقال ابن عمرمابال هذا قالوا انه إذاقرئى عليه القرآن وسمع ذكراللّٰه سقط فقال ابن عمرانا لنخشى اللّٰه

ومانسقط وقال ابن عمران الشيطان يدخل فى جوف
أحدهم ما كان هكذا صنيع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم

الدليل التاسع الجواب الاول عن الاعتراض المذكور قال
محمد ثناء الله العثمانى فى تفسيره المظهرى وجه طريان
هذه الحالة كثرة نزول البركات والتجليات مع ضيق
حوصلة الصوفى وضعف استعداده وانما لم توجد هذه
الحالة فى الصحابة رضى الله عنهم مع وفور بركاتهم لاجل
سعة حواصلهم وقوة استعداداتهم ببركة صحبة النبى صلى الله عليه وسلم
واما غير الصحابة من الصوفية فعدم طريان تلك الحالة
عليهم اما لقلة نزول البركات واما لسعة الحوصلة والعجب
من الامام الهمام محى السنة البغوى رحمه الله كيف أنكر
على اصحاب تلك الحالة وشنع عليهم ونسى قوله تعالى
حتّى إذا فزّع عَن قُلوبِهِم قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُم قَالُوا الحَقَّ وَهُوَ
العَلِيُّ الكَبِيرُ وقد روى هو فى تفسير تلك الآية عن النواس
بن سمعان رضى الله عنه إذا أراد الله بالأمر تكلم بالوحى

أخذت السماوات منه رجفة أو قال رعدة شديدة خوفا من الله فإذا سمع ذلك أهل السماوات صعقوا أو خرّوا لله سجدا فيكون أول من يرفع رأسه جبرئيل الحديث وروى البخارى عَن أَبِى هُرَيرَةَ يَبلُغُ بِهِ النَّبِىَّ صلى الله عليه وسلم إِذَا قَضَى اللّٰهُ الأَمرَ فِى السَّمَاءِ ضَرَبَتِ المَلآئِكَةُ بِأَجنِحَتِهَا خُضعَانًا لِقَولِهِ كَالسِّلسِلَةِ عَلَى صَفوَانٍ فَإِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِم قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُم قَالُوا لِلَّذِى قَالَ الحَقَّ وَهوَ العَلِىُّ الكَبِيرُ الحديث وقوله تعالى فلمّا تجلّى ربّه للجبل جعله دكّا وخرّ موسى صعقا اعلم ان البشر أقوى استعدادا وأوسع حوصلة من الملائكة كما يشهد عليه قوله تعالى إِنِّى جَاعِلٌ فِى الأَرضِ خَلِيفَةً الى قوله إِنِّى أَعلَمُ مَا لَا تَعلَمُونَ وقوله تعالى إِنَّا عَرَضنَا الأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالأَرضِ الآية ولاجل ذلك يأتى حالة الغشى على الملائكة كلّما سمعوا الوحى دون البشر واما البشر فإذا تمّ نزوله لا يتغير حاله الا نادرا وإذا تم عروجه وقصر نزوله يتغير غالبا واعلم ان الصوفى متى كان فى

السكر يتغير حاله غالبا عند ذكر المحبوب فى الشعر و التغنى ولذلك يستحبون السماع لكن تغير الحال عند سماع القرآن اشرف منه حالا لأن عند جلودهم وتطمئن قلوبهم إلى ذكر الله / المظهرى ج٨ ص ٢٠٩

الدليل العاشر والجواب الثانى عن الاعتراض المذكور قال محمد ثناء الله العثمانى قول ابن عمران الشيطان يدخل فى جوف أحدهم محمول على انه زعم غشى ذلك الرجل تكلفا ومكرا ولذا نسبه إلى الشيطان وانما كان انكار تلك الحالة منهما لعدم طريان الحالة عليه وعلى أمثاله بناء على وسعة الحوصلة وقوة الاستعداد / المظهرى ج٨ ص ٢٠٨

الدليل الحادى عشر والجواب الثالث عن الاعتراض المذكور قال كيف يكون الانكار من ابن عمر رضـ وقد نقل الطبرانى عن ابن عمر فى قوله تعالى وَإِذَا رَأَيتَ ثَمَّ رَأَيتَ نَعِيمًا وَمُلكًا كَبِيرًا فقَالَ الحَبَشِيُّ يَارَسُولَ اللّٰهِ وَهَل تَرَى

عَینِی فِی الـجَـنَّةِمِثلَ مَاتَرَی عَینُکَ فَقَالَ النَّبِیُّ نعم فبَکَی الحَبَشِیُّ حَتَّی فَـاضَت نَفسُهُ قَالَ ابنُ عُمَرَفَأَنَارَأَیتُ رَسُولَ اللّٰهِ یُدَلِّیهِ فِی حُفرَتِهِ/المعجم الکبیرج ۱۱ ص۱۸۷

الدلیل الثانی عاشر والجواب الرابع عن الاعتراض المذکور قال ابونعیم احمدبن عبداللّٰہ فی شأن ابن عمرؓ عن القاسم بن أبی بزةحدثنی من سمع بن عمرؓ قرأوَیلٌ لِلمُطَفِّفِینَ حتی بلغ یَومَ یَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ العَالَمِینَ قال فبکی حتی خرو امتنع من قرأة ما بعده/حلیةالاولیاء ج ۱ ص ۲۶۲

الدلیل الثالث عشر والجواب الخامس عن الاعتراض المذکورقال ابونعیم فی شأن ابن غمرؓ حدثناأحمدبن جعفر حدثناعبداللّٰه بن أحمدحدثنی أبی حدثنا إسماعیل بن عمر حدثناالبراء بن سلیم قال سمعت نافعاًمولی بن عمریقول ما قرأ ابن عمر هاتین الآیتین قط من آخرسورةالبقرة إلابکی وَإِن تُبدُوامَافِی أَنفُسِکُم أَوتُخفُوهُ یُحَاسِبکُم بِهِ اللَّهُ (۱۸۴)

ثم يقول إن هذا الاحصاء شديد/حلية الاولياء ج ١ ص ١٦٢

الدليل الرابع عشر والجواب السادس عن الاعتراض المذكور قدنقل ابونعيم في شأن ابن عمرؓ حدثنا أحمد بن جعفر حدثناعبدالله بن أحمدبن حنبل حدثني أبي حدثني بهز حدثني جعفربن سليمان حدثني إسماعيل بن عبيدعن نافع قال كان عبدالله بن عمررضي الله تعالى يقرأفي صلاته بالآية فيها ذكر النارفيقف عندهافيدعوويستجير بالله منها /حلية الاولياء ج ١ ص ١٦٢

الدليل الخامس عشر والجواب السابع عن الاعتراض المذكورقدنقل ابونعيم في شأن ابن عمرؓ حدثناأحمد بن سنان حدثنامحمدبن إسحاق الثقفي حدثناعبدالله بن مطيع ويعقوب قالاحدثناهشيم عن أبي قيس عن يوسف بن ماهک قال رأيت بن عمرؓ عند عبيدبن عميروهويقص وعيناه تهرقان دموعاً/حلية الاولياء ج ١ ص ١٦٢

الدليل السادس عشر والجواب الثامن عن الاعتراض

المذكورقدنقل ابو نعيم فى شأن ابن عمرؓ حدثنا عبداللّٰه بن محمدحدثنامحمدبن شبل حدثناأبوبكربن أبى شيبةحدثنا أبوأسامةعن عثمان بن واقدعن نافع قال كان بن عمرؓ إذا قرأ أَلَم يَأنِ لِلَّذِينَ اٰمَنُوا أَن تَخشَعَ قُلُوبُهُم لِذِكرِ اللَّهِ(۱۶)بكى حتى يغلبه البكاء/حليةالاولياء ج ا ص ۱۶۲

الدليل السابع عشر والجواب التاسع عن الاعتراض المذكورقال محمدبن نصرالمروزى فى شأن ابن عمرؓ عن نافع كان ابن عمرؓ يصلى بالليل فيمربالآيةفيهاذكرالجنة فيقف فيسأل اللّٰه الجنةويدعوو ربمابكى ويمر بالآيةفيها ذكرالنارفيقف و يتعوذ باللّٰه من الناركويدعوو ربمابكى وكان إذاأتى على هذه الآيةأَلَم يَأنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخشَعَ قُلُوبُهُم لِذِكرِ اللَّهِ(۱۶)بكى وقال بلى يارب بلى يارب /كتابه مختصرقيام الليل ج ا ص ۲۰۹

الدليل الثامن عشر والجواب العاشرعن الاعتراض المذكورقال محمدبن نصرالمروزى فى شأن ابن عمرؓ عن

محارب بن دثارؒ قال دخلت على ابن عمرؓ بيته وهو يصلى فإذاهو يبكى فى صلاته فلماانصرف أقبل عليَّ وعلم أنى قد رأيته وهويبكى فقال إن هذه الشمس لتبكى من خشيةاللّٰه ابكوافإن لم تبكوافتباكوا / مختصرقيام الليل ج ١ ص ٢٠٩

الدليل التاسع عشر والجواب الحادى عشرعن الاعتراض المذكورقال محمدبن نصرالمروزى فى شأن ابن عمرؓ عن ابن أبى مليكةؒ بينماعبداللّٰه بن عمرؓ وراء المقام يصلى وقد شفاالقمرليغيب مربه عبداللّٰه بن طارق فوقف فقال له مالک ابن أخى أتعجب منى أن أبكى فواللّٰه إن هذا القمر ليبكى من خشية اللّٰه أماواللّٰه لوتعلمون حق العلم لبكى أحدكم حتى ينقطع صوته ولسجدحتى ينكسرصلبه وقرأ ابن عمرؓ وقال عبداللّٰه بن عمروؓ لأن أدمع دمعةمن خشيةاللّٰه أحب إليَّ من أن أتصدق بألف دينار / قيام الليل ج ١ ص ٢٠٩

الجواب الثانى عشر عن الاعتراض المذكورقال الشيخ

شهاب الدين أبى حفص عمربن محمدبن عبدالله السهروردى وليس هذاالقول منهم إنكاراًعلى الإطلاق إذيتفق ذلك لبعض الصادقين ولكن للتصنع المتوهم فى حق الأكثرين فقديكون ذلك من البعض تصنعاً ورياء

/عوارف المعارف ج ا ص ۱۸۲

فائقیل قال جمال الدين عبدالرحمن بن على بن محمد الجوزى المتوفى ۵۹۷هـ فقال قال عامربن عبدالله بن الزبير جيئتُ أبى فقال لى أين كنتَ فقلت وجدتُ قوماًما رأيت خيراً منهم قَطُّ يذكرون الله عزوجل فيُرعَدواحدهم حتى يُغشَى عليه من خَشيةالله عزوجلّ فقعدتُ معهم فقال لاتقعُد معهم بعدهاأبداًقال فرآنى كأنى لم يأخذذلك فىَّ فقال رأيت رسولَ الله صلى الله عليه وسلم يتلو القرآن ورأيتُ أبابكر و عمريتلوان القرآن فلايُصيبُهم هذامن خَشيةالله تعالى أفترَى أنهم أخشى لله من أبى بكروعمرقال فرأيت ذلك كذلك

/زادالمسيرج۵ ص ۲۶۲

الدليل العشرون والجواب الاول عن الاعتراض المذكور كيف يكون الانكار من ابى عامر وقال رأيت رسول الله ﷺ يتلو القرآن ورأيتُ أبابكر وعمر يتلوان القرآن فلا يُصيبُهم هذا من خَشيةالله تعالى أفترَى أنهم أخشى لله من أبى بكر وعمر قال فرأيت ذلك كذلك قلت وقدثبت عن النبى ﷺ البكاء عند تلاوة القرآن الدالة على أن أرباب القلوب ظهر عليهم الوجد عند سماع القرآن فكثيرة كقوله ﷺ شَيَّبَتنِى هُودٌ وأَخوَاتُهاالوَاقِعَةُوَالحَاقَّةُ وَإذَا الشَّمسُ كُوِّرَت خبر عن الوجد فإن الشيب يحصل من الحزن والخوف و ذلك وجد / المعجم الكبير للطبرانى ج۵ ص ۲۲۷ / احياء علوم الدين ج ۲ ص ۱۳۴

الدليل الحادى وعشرون والجواب الثانى عن الاعتراض المذكور اخرج احمد عَن عَبدِاللّهِ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ اقرأ عَلَىَّ قَالَ قُلتُ أَقرَأُعَلَيكَ وَعَلَيكَ أُنزِلَ قَالَ إِنِّى أُحِبُّ أَن أَسمَعَهُ مِن غَيرِى فَقَرَأتُ حَتَّى إذَا بَلَغتُ الى قوله تعالى

فَكَيفَ إِذَاجِئنَـا مِـن كُـلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئنَابِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا(۴۱)النساء قَالَ رَأَيتُ عَينَيهِ تَذرِفَانِ دُمُوعًا/مسند احمد ج۷ص ۴۵۹ /احياء علوم الدين ج ۲ ص ۳۴ ۱

الدليل الثانى وعشرون والجواب الثالث عن الاعتراض المذكور قال الامام الغزالى وفى رواية أنه صلى الله عليه وسلم قرأهذاالآية أوقرئ عنده إِنَّ لَدَينَاأَنكَالًاوَجَحِيمًاوَطَعَامًا ذَاغُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا(۲ ۱/۱۳)فصعق/احياء علوم الدين ج ۲ ص ۳۴ ۱

الدليل الثالث وعشرون والجواب الرابع عن الاعتراض المذكوراخرج احمدعَن أَبِى ذَرٍّقَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لَيلَةًفَقَرَأَبِآيَةٍحَتَّى أَصبَحَ يَركَعُ بِهَا وَيَسجُدُبِهَا إِن تُعَذِّبهُم فَإِنَّهُم عِبَادُكَ وَإِن تَغفِرلَهُم فَإِنَّكَ أَنتَ العَزِيزُالحَكِيمُ (۱۱۸)فَلَمَّا أَصبَحَ قُلتُ يَارَسُولَ اللَّهِ مَازِلتَ تَقرَأُهَذِهِ الآيَةَ حَتَّى أَصبَحتَ تَركَعُ بِهَا وَتَسجُدُبِهَاقَالَ إِنِّى سَأَلتُ رَبِّى عَزَّ وَجَلَّ الشَّفَاعَةَ لِأُمَّتِى فَأَعطَانِيهَاوَهِىَ نَائِلَةٌإِن شَاءَ اللَّهُ لِمَن لَايُشرِكُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيئًاو كان صلى الله عليه وسلم إذامر بآية رحمة

دعاواستبشروالاستبشار وجدوقدأثنى الله تعالى على أهل الوجدبالقرآن فقال تعالى وَإِذَاسَمِعُوامَاأُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُم تَفِيضُ مِنَ الدَّمعِ مِمَّاعَرَفُوامِنَ الحَقِّ(۸۳) المائدة/مسنداحمد۴۳ ص ۳۳۱/احیاء علوم الدین ج۲ ص ۱۳۴

الدليل الرابع وعشرون والجواب الخامس عن الاعتراض المذكورمارواه النسائی عَن ثَابِتٍ البُنَانِیِّ عَن مُطَرِّفٍ عَن أَبِيهِ قَالَ أَتَيتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَيُصَلِّی وَلِجَوفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ المِرجَلِ يَعنِی يَبكِی/النسائی ج۴ص۴۵۷/احیاء علوم الدین ج۲ ص ۱۳۴

الدليل الخامس وعشرون والجواب السادس المذكور عن الاعتراض قلت كيف انكرابوعامرو كيف قال رأيت رسولَ اللّه صلی اللہ علیہ وسلم يتلوالقرآن ورأيتُ أبابكر وعمريتلوان القرآن فلا يُصيبُهم هذامن خَشيةالله تعالى أفترَى أنهم أخشى لله من أبى بكر وعمروقدثبت الغشى من عمر رض كما

نقل الامام الغزالی انه سمع عمرؓ رجلاًیقرأ إِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ مَالَهُ مِن دَافِعٍ فصاح صیحۃ وخر مغشیاًعلیه فحمل إلی بیته فلم یزل مریضاًفی بیته شهراً / احیاء علوم الدین ج ۲ ص ۳۱۳۴

الدلیل السادس وعشرون والجواب السابع عن الاعتراض المذکور البخاری بَاب إِذَابَکَی الإِمَامُ فِی الصَّلَاةِ وَقَالَ عَبدُاللّٰهِ بنُ شَدَّادٍسَمِعتُ نَشِیجَ عُمَرَوَأَنَافِی آخِرِ الصُّفُوفِ یقرَأُإِنَّمَا أَشکُو بَثِّی وَحُزنِی إِلَی اللّٰهِ/ البخاری ج ۳ ص ۱۳۹

الدلیل السابع وعشرون والجواب الثامن عن الاعتراض المذکورقال محمدبن نصرالمروزی عن الحسن رضی اللّٰه عنه کان عمربن الخطابؓ یمربالآیۃمن ورده باللیل فیبکی حتی یسقط ویبقی فی البیت حتی یعادللمرض /مختصرقیام اللیل ج ا ص ۲۰۸ / حلیۃالاولیاء ج ا ص ۲۶

الدلیل الثامن وعشرون والجواب التاسع عن الاعتراض

المذكور قال محمد بن نصر المروزی عن عائشة رضؓ كان أبو بكر رضؓ رجلا بكاء لا يملك دمعه إذا قرأ القرآن / مختصر قيام الليل ج ١ ص ٢٠٨

الدليل التاسع وعشرون والجواب العاشر عن الاعتراض المذكور قال محمد بن نصر المروزی عن أبی الدرداء رضؓ كان يسمع أزيز صدر إبراهيم خليل الله إذا قام فی الصلاة من مسيرة ميل خوفا من ربه وفی رواية القرطبی و كان إذا قام يصلی سمع وَجيب قلبه على ميلين (وَالمِيلُ أَربَعَةُ آلافِ ذِرَاعٍ) / مختصر قيام الليل ج ١ ص ٢٠٨ / القرطبی ج ٨ ص ٢٧٦

الدليل الثلاثون والجواب الحادی عشر عن الاعتراض المذكور قال علاء الدين علی بن حسام الدين المتقی الهندی البرهان المتوفی ٩٧٥ هـ قال جبريل يسكنها ويصير إليها من يقول الحق و يهدی إلی الحق و إذا قيل له الحق لم يغضب ومات علی الحق قلت يا جبريل هل

تسمی أحدا قال نعم رجلا واحدا قلت من ذاک الواحد قال

عمر بن الخطاب فشهق عمر شهقة فخر مغشیا علیه إلی الغد

من تلک الساعة/ کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال فی

صفة من یدخل الجنة ج ۱۲ ص ۵۹۱

فائقیل قد نقل فی تفسیر زاد المسیر والنسفی قول عکرمة

حیث قال عکرمة سُئِلت أسماءُ بنت أبی بکر هل کان أحد

من السَّلَف یُغشی علیه من الخوف قالت لا ولکنهم کانوا

یبکون وقال عبد اللّٰہ بن عروة بن الزبیر قلت لجَدَّتی أسماءَ

بنتِ أبی بکر کیف کان أصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یفعلون إذا

قریء علیهم القرآن قالت کانوا کما نعتهم اللّٰہُ تعالی تَدمَع

أعیُنُهم وتَقشَعِرُّ جلودهم فقلت لها إِنَّ ناساً الیوم إذا قریء

علیهم القرآن خَرَّ أحدُهم مَغشِیّاً علیه فقالت أعوذ باللّٰہ من

الشیطان الرجیم/ زاد المسیر ج ۵ ص ۲۶۲

الدلیل الحادی وثلاثون والجواب الاول عن الاعتراض

المذکور قلت کیف یدخل الشیطان فی جوف الذاکر

والحال ان الله اخبران الشيطان يستحوذعلى الغافل عن ذكرالله كماقال اللهتعالى فى سورة المجادلة استَحوَذَ عَلَيهِمُ الشَّيطَانُ فَأنسَاهُم ذِكرَاللّهِ أُولَئِكَ حِزبُ الشَّيطَانِ اَلَااِنَّ حِزبَ الشَّيطَانِ هُمُ الخَاسِرُونَ(١٩)

الدليل الثانى وثلاثون والجواب الثانى عن الاعتراض المذكوروالشطان قرين لمن لايذكرالله كما قال اللهفى الزخرف وَمَن يَعشُ عَن ذِكرِالرَّحمَنِ نُقَيِّض لَهُ شَيطَانًافَهُوَلَهُ قَرِينٌوَإِنَّهُم لَيَصُدُّونَهُم عَنِ السَّبِيلِ وَيَحسَبُونَ أَنَّهُم مُهتَدُونَ (٣٦/٣٧)

الدليل الثالث وثلاثون والجواب الثالث عن الاعتراض المذكورقال أبوبكرعبدالله بن محمدبن أبى شيبةالعبسى الكوفى حَدَّثَنَاجَرِيرٌعَن مَنصُورٍعَن سَعِيدِبنِ جُبَيرٍعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ فِى قَولِهِ تعالى الوَسوَاسِ الخَنَّاسِ قَالَ الشَّيطَانُ جَاثِمٌ عَلَى قَلبِ ابنِ آدَمَ فَإِذَاسَهَاوَغَفَلَ وَسوَسَ وَإِذَاذَكَرَاللَّهَ خَنَسَ/مصنف لابن ابى شيبة ج ١٤ ص ٢٧١

الدليل الرابع وثلاثون والجواب الرابع عن الاعتراض المذکور کیف یصح الانکارمن اسماء بنت ابی بکروقد روی البخاری عنها حیث قال حَدَّثَنَایحیی بنُ سُلَیمَانَ حَدَّثَنَا ابنُ وَهبٍ قَالَ أَخبَرَنِی یُونُسُ عَن ابنِ شِهَابٍ أَخبَرَنِی عُروَةُ بنُ الزُّبَیرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسمَاءَ بِنتَ أَبِی بَکرٍرضی اللّٰه عنه تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه وسلم خَطِیبًا فَذَکَرَفِتنَةَالقَبرِ الَّتِی یَفتَتِنُ فِیهَا المَرءُ فَلَمَّاذَکَرَذَلِکَ ضَجَّ المُسلِمُونَ ضَجَّةً/صحیح البخاری ج۵ ص ۱۶۴ رقم الحدیث ۱۲۸۴

الدليل الخامس وثلاثون والجواب الخامس عن الاعتراض المذکورروایةاسماء بلاسندوالروایةبلاسند مردودوقدثبت عن اسماء بنت ابی بکرالغشی کمارواه البخاری حَدَّثَنَامُوسَی بنُ إِسمَاعِیلَ قَالَ حَدَّثَنَاوُهَیبٌ قَالَ حَدَّثَنَاهِشَامٌ عَن فَاطِمَةَعَن أَسمَاءَ قَالَت أَتَیتُ عَائِشَةَوَهِیَ تُصَلِّی فَقُلتُ مَاشَأنُ النَّاسِ فَأَشَارَت إِلَی السَّمَاءِ فَإِذَاالنَّاسُ قِیَامٌ فَقَالَت سُبحَانَ اللَّهِ قُلتُ آیَةٌ فَأَشَارَت بِرَأسِهَاأَی نَعَم

فَقُمتُ حَتَّى تَجَلَّانِى الغَشىُ فَجَعلتُ أَصُبُّ عَلَى رَأسِى الـمَاءَ فَحَمِدَاللَّهَ النَّبِىُّ ﷺ وَأَثنى عَلَيهِ الحديث/صحيح البخارى ج ١ ص ١٥٢

الدليل السادس وثلاثون ومانقل من الوجدعندتلاوة القرآن عن الصحابةرضى اللّٰه عنهم والتابعين فكثيرفمنهم من صعق ومنهم من بكى ومنهم من غشى عليه ومنهم من مات فى غشيته كما قال محمدبن نصر المروزى حدثنا يحيى أخبرنا عبدالعزيزبن محمدالمدنى عن سعدبن سعيد أن رجلا من الأنصار صلى من الليل ثم جلس وثنى رجليه وقال واغوثى باللّٰه العظيم من النار ثم جاء النبى ﷺ فلما رآه قال رسول اللّٰه ﷺ لقدأبكيتَ ملأمن الملائكةعظيما الليلةبقولك واغوثى باللّٰه العظيم من النار /مختصرقيام الليل ج ١ ص٢٠٧

الدليل السابع وثلاثون قال محمدبن نصر المروزى بكى عبداللّٰه بن رواحةرضى اللّٰه عنه فبكت امرأته فقال لهاما

يبكيك قالت أبكاني الذى أبكاك قال أبكاني أني وارد النار فلا أدرى أناج منها أم لا/ مختصر قيام الليل ج ا ص ٢٠٧

الدليل الثامن و ثلاثون قال محمدبن نصر المروزى كان هذا المكان من ابن عباس مثل الشراك البالى من الدموع وضع أصبعه على جفن عينه السفلى/ مختصر قيام الليل ج ا ص ٢٠٧

الدليل التاسع و ثلاثون قال محمدبن نصر المروزى قرأت عايشة رضى الله عنها فى الصلاة فَمَنَّ اللَّهُ عَلَينَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ فبكت ثم قالت اللهم من عليَّ وقنى عذاب السموم إنك أنت البر الرحيم/ مختصر قيام الليل ج ا ص ٢٠٨

الدليل الاربعون قال محمدبن نصر المروزى عن الأعمش رحمه الله قال أقيمت الصلاة فلم يدعو أبا صالح حتى قدموه فافتتح سورة يوسف حتى بلغ حيث صنعه ا

بيوسف عليه السلام ماصنعوا فوقع عليه البكاء فلم يستطع أن يجاوز حتى ركع وكان عمرو بن عتبة لا يتطوع في المسجد فصلى مرة العشاء ثم جاء منزله فقام يصلي حتى إذا بلغ وَأَنذِرهُم يومَ الآزِفَةِ بكى ثم سقط فمكث ماشاء ثم أفاق فقرأ وَأَنذِرهُم يَومَ الآزِفَةِ فبكى ثم سقط فلم يزل كذلك حتى أصبح ما صلى ولا ركع/مختصر قيام الليل ج ا ص ٢٠٨

الدليل الحادى واربعون قال محمد وقرأ قارئ على مروان المحلمي القرآن فخر مغشيا عليه/مختصر قيام الليل ج ا ص ٢٠٨

الدليل الثاني واربعون قال محمد بن نصر المروزى عن كعب في قول الله إن إبراهيم لأواه قال كان إبراهيم عليه السلام إذا ذكر النار قال أوه من النار أوه/مختصر قيام الليل ج ا ص ٢٠٨

الدليل الثالث واربعون قال محمد بن نصر قال حَدَّثَنا يُونُس

حَدَّثَنَا ابنُ لَهِيعَةَ عَنِ الحَارِثِ بنِ يَزِيدَ عَن عَلِيِّ بنِ رَبَاحٍ عَن عُقبَةَ بنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ ذُو البِجَادَينِ إِنَّهُ أَوَّاهٌ وَذَلِکَ أَنَّهُ كَانَ كَثِيرَ الذِّكرِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي القُرآنِ وَيَرفَعُ صَوتَهُ فِي الدُّعَاءِ / مختصر قيام الليل ج ا ص ۲۰۸

الدليل الرابع واربعون قال محمد ثناء اللّٰه العثمانی أخرج الثعلبی ان سلمان الفارسی لما سمع قوله تعالی وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوعِدُهُم أَجمَعِينَ فرّ ثلاثة ايام هاربا من الخوف لايعقل فجیء به إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فساله فقال يارسول اللّٰه نزلت هذه الآية وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوعِدُهُم أَجمَعِينَ فوالّذی بعثک بالحق لقد قطعت قلبی فانزل اللّٰه تعالی إِنَّ المُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ / المظهری ج۵ ص ۳۰۵

الدليل الخامس واربعون قال محمد بن نصر المروزی اشتکی ثابت البنانی عينه فقال له الطبيب اضمن لی خصلة تبرأ عينک لاتبکی قال وماخير فی عين لاتبکی / مختصر قيام الليل ج ا ص ۲۰۸

الدليل السادس واربعون قال محمدبن نصرالمروزى صلى خليدفقرأكل نفس ذائقة الموت فرددها مرارا فناداه منادمن ناحيةالبيت كم تردهذه الآيةفلقدقتلت بهاأربعة نفرمن الجن لم يرفعوارئوسهم إلى السماء حتى ماتوامن تردادک هذه الآية فوله خليد بعد ذلک ولهاشديداحتى أنكره أهله كأنه ليس الذى كان/مختصرقيام الليل ج ا ص ٢٠٩

الدليل السابع واربعون قال محمدبن نصرسمع آخر قاريًا يقرأ ثم ردواإلى اللّٰه مولاهم الحق فصرخ واضطرب حتى مات /مختصرقيام الليل ج ا ص ٢٠٩

الدليل الثامن واربعون قال محمدبن نصرسمع آخرقاريًا يقرأ يَاأَيُّهَاالَّذِينَ اٰمَنُوا قُوا أَنفُسَكُم وَأَهلِيكُم نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالحِجَارَةُفمات/مختصرقيام الليل ج ا ص ٢٠٩

الدليل التاسع واربعون قال محمدبن نصرقيل لفضيل بن عياض رحمه اللّٰه ماسبب موت ابنک قال بات يتلوالقرآن

فى محرابه فأصبح ميتا/مختصر قيام الليل ج ١ ص ٢٠٩

الدليل الخمسون قال الامام الغزالى روى أن زرارة بن أوفى وكان من التابعين كان يؤم الناس بالرقة فقرأ فَإِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُورِ فصعق ومات فى محرابه رحمه اللّٰه قال بهز بن حكيم رحمه اللّٰه فكنت فيمن احتمله حتى أتينا به داره /احياء علوم الدين ج ٢ ص ١٣٤ / مختصر قيام الليل ج ١ ص ٢٠٨

الدليل الحادى وخمسون قال الامام الغزالى كان اباجرير من التابعين قرأ عليه صالح المرى فشهق ومات/احياء علوم الدين ج ٢ ص ١٣٤

الدليل الثانى وخمسون قال الامام الغزالى سمع الشافعى رحمه اللّٰه قارئا يقرأ هَذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعتَذِرُونَ فغشى عليه/احياء علوم الدين ج ٢ ص ١٣٤

الدليل الثالث وخمسون قال الامام الغزالى سمع على بن الفضيل قارئا يقرأ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ العَالَمِينَ فسقط

مغشياً عليه فقال الفضيل شكر الله لک ماقدعلمته منک وکذلک نقل عن جماعةمنهم وکذلک الصوفية/احياء علوم الدين ج۲ ص ۱۳۴

الدليل الرابع وخمسون قال الامام الغزالی قدکان الشبلی فی مسجده ليلةمن رمضان وهويصلی خلف إمام له فقرأ الإمام وَلَئِن شِئنَالَنَذهَبَنَّ بِالَّذِی أَوحَينَاإِلَيکَ ثُمَّ لَا تَجِدُلَکَ بِهِ عَلَينَاوَکِيلًافزعق الشبلی زعقة ظن الناس أنه قدطارت روحه وأحمر وجهه وارتعدت فرائصه وکان يقول بمثل هذا يخاطب الأحباء يرددذلک مراراً/احياء علوم الدين ج۲ص ۱۳۴

الدليل الخامس وخمسون قال الامام الغزالی قال الجنيد دخلت علی سری السقطی فرأيت بين يديه رجلاً قدغشی عليه فقال لی هذارجل قدسمع آيةمن القرآن فغشی عليه فقلت اقرء واعليه تلک الآيةبعينهافقرئت فأفاق فقال من أين قلت هذا فقلت رأيت يعقوب عليه السلام کان عماه

من أجل مخلوق فبمخلوق أبصر ولو كان عماه من أجل الحق ماأبصر بمخلوق فاستحسن ذلك/احياء علوم الدين ج ٢ ص ١٣٤

الدليل السادس وخمسون قال الامام الغزالى سمع رجل من أهل التصوف قارئاً يقرأ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً فاستعادها من القارئ وقال كم أقول هلا ارجعى وليست ترجع وتواجد وزعق زعقة فخرجت روحه /احياء علوم الدين ج ٢ ص ١٣٤

الدليل السابع وخمسون قال الامام الغزالى كان إبراهيم ابن أدهم رحمه الله إذا سمع أحداً يقرأ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّت اضطربت أوصاله حتى كان يرتعد/احياء علوم الدين ج ٢ ص ١٣٤

الدليل الثامن وخمسون قال الامام الغزالى عن محمد بن صبيح قال كان رجل يغتسل فى الفرات فمر به رجل على الشاطئ يقرأ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ فلم يزل الرجل

يـضـطـرب حتـى غـرق ومـات/احيـاء عـلـوم الـديـن ج٢ص ١٣٤

الدليل التاسع وخمسون قال الامام الغزالى ذكرأن سلمان الـفـارسـى أبـصـر شاباًيقرأفأتى على آيةفاقشعرجلده فأحبه سـلمان وفقده فسأل عنه فقيل له إنه مريض فأتاه يعوده فإذا هـوفـى الموت فقال ياعبدالله أرأيت تلك القشعريرةالتى كـانـت بـى فإنهاأتتنى فى أحسن صورةفأخبرتنى أن الله قد غـفـرلـى بهـا كل ذنب وبالجملة لايخلوصاحب القلب عن وجـدعـنـدسـمـاع الـقـرآن فإن كان القرآن لايؤثرفيه أصلاً فمثله كمثل الذى ينعق بمالايسمع إلادعاء ونداء صم بكم عـمـى فهـم لايعقلون بل صاحب القلب تؤثرفيه الكلمةمن الحكمةيسمعها/احياء علوم الدين ج٢ص ١٣٤

الدليل الستون قـال أبـوالـفـداء إسماعيل بن عمربن كثير الـقـرشـى الدمشقى المتوفى ٧٧٤هـ قال الاوزاعى حدثنى عبدالله بن عامرقال أعطى داودمن حسن الصوت مالم يعط

أجدقط حتى أن كان الطير والوحش ينعكف حوله حتى يموت عطشاوجوعا وحتى أن الانهار لتقف وقال وهب بن منبه كان لايسمعه أحد إلاحجل كهيئة الرقص وكان يقرأ الزبوربصوت لم تسمع الآذان بمثله فيعكف الجن والانس والطيروالدواب على صوته حتى يهلك بعضهاجوعاوقال الامام الغزالي وتلاوةالزبورحتى كان يجتمع الغنس والجن والوحوش والطيرلسماع صوته وكان يحمل في مجلسه أربعمائة جنازة/البدايةوالنهاية ج٢ ص١٤ /احياء علوم الدين ج٢ص١٠٩ /ج٢ص١٤ / تاريخ دمشق ج٣ ص٧٦

الدليل الحادى وستون قال أبونُعيم الأصبهانى حدثناأبى حدثناعبدالرحمن بن الحسن حدثناهارون بن إسحاق حدثناأبو معاويةعن الأعمش عن أبى صالح لماقدم أهل اليمن زمان أبى بكروسمعوأالقرآن جعلوا يبكون قال فقال أبوبكرهكذاكناثم قست القلوب قال الشيخ رحمه الله

ومعنى قوله قست القلوب قويت واطمأنت بمعرفةالله

تعالى/حلية الاولياء ج ا ص ١٧

الدليل الثانى وستون قال أبونُعيم قال سمعت بعض من

يذكر عن محمدبن المنكدر أنه بينا هو ذات ليلةقائم يصلى

إذاستبكى و كثربكاؤه حتى فزع أهله وسألوه ماالذى أبكاه

فاستعجم عليهم وتمادى فى البكاء فأرسلوا إلى أبى حازم

فأخبروه بأمر فجاء أبو حازم إليه فإذا هو يبكى قال ياأخى

ماالذى أبكاك قدرعت أهلك أفمن علةأم مابك قال

فقال إنه مرت بى أية فى كتاب الله عزوجل قال وماهى قال

قول الله تعالى وَبَدَالَهُم مِنَ اللَّهِ مَالَم يَكُونُوا يَحتَسِبُونَ

(٤٧)الزمر: قال فبكى أبو حازم أيضامعه واشتدبكاؤهما قال

فقال بعض أهله لأبى حازم جئنا بك لتفرج عنه فزدته قال

فأخبرهم ماالذى أبكاهما / حلية الاولياء ج ا ص ٤٥٧

الدليل الثالث وستون قال أبونعيم أحمدبن عبد الله

الأصبهانى قال حدثناعبدالله بن محمد حدثناعلى بن

إسحاق حدثنا الحسين بن الحسن حدثنا ابن المبارك حدثنا أبو جعفر عن المغيرة عن الشعبى قال كان عيسى بن مريم عليه السلام إذا ذكر عنده الساعة صاح وقال لا ينبغى لابن مريم أن تذكر عنده الساعة فيسكت / حلية الاولياء ج۲ ص۲۵۵

الدليل الرابع وستون قَال الإِمَامُ الحَافِظُ الكَبِيرُ أَبُو بَكرٍ أَحمَدبن عَمرِوبنِ عَبدِالخَالِقِ البَصرِيُّ البَزَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ مَعمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيدُاللّٰهِ بنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسرَائِيلُ عَن أَبِى إِسحَاقَ عَن هَانِئِ بنِ هَانِئٍ عَن عَلِيٍّ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَنَا وَجَعفَرٌ وَزَيدٌ فَقَالَ لِزَيدٍ أَخُونَا مَولانَا فَحَجَلَ زَيدٌ وَقَالَ لِجَعفَرٍ أَنتَ أَشبَهتَ خَلقِى وَخُلُقِى قَالَ فَحَجَلَ وَرَاءَ حَجلِ زَيدٍ ثُمَّ قَالَ لِى أَنتَ مِنِّى وَأَنَا مِنكَ فَحَجَلتُ وَرَاءَ حَجلِ جَعفَرٍ وفى هذا إن صح دلالة على جواز الحجل وهو أن يرفع رجلا ويقفز على الاخرى من الفرح فالرقص الذى يكون على مثاله يكون مثله فى الجواز واللّٰه اعلم

/مسند البزار ج ١ ص ٤٣٥/السنن الكبرى للبيهقى ج ١٠ ص ٢٢٦

فانقيل قدنقل فى تفسير هميان الزاد عن ابن سيرين حيث قال ابن سيرين بينناوبين هؤلاء أن يقعد أحدهم على حائط ويمدويقرأ عليه القرآن كله فإن رمى بنفسه فهو صادق وفى قوله القرآن كله تصديق/هميان الزاد ج ١٢ ص ٤٧

الدليل الخامس وستون الجواب الاول قال صاحب تفسير هميان الزاد بعد عبارة المذكورة وذلك تغليظ على المرامين والمتضعين وأما من يغشى عليه لضعف قواه وقوة الوارد عليه فممدوح وكذا الكلام فى الصحة/هميان الزاد ج ١٢ ص ٤٧

الدليل السادس وستون والجواب الثانى عن الاعتراض المذكور قال أبو نُعيم الأصبهانى قال حدثتنى أم عباد امرأة هشام بن حسان قالت كنانزولاً مع محمد بن سيرين فى داره فكنا نسمع بكائه بالليل/هميان الزاد ج ١ ص ٣٣٢

/حلية الأولياء ج ٢ ص ٢٧٢

الدليل السابع وستون والجواب الثالث عن الاعتراض المذكور قال أبو نُعيم حدثنا إسحاق بن إسماعيل ومحمد بن عباد قالا حدثنا سفيان بن عيينة قال حدثني زهير الأقطع قال كان محمد بن سيرين إذا ذكر الموت مات كل عضو منه على حدته /حلية الاولياء ج ١ ص ٢٣٢

الدليل الثامن وستون والجواب الرابع عن الاعتراض المذكور قال اسماعيل حقي يقول الفقير لاشك ان القدح والجرح انما هو فى حق اهل الرياء والدعوى وفى حق من يقدر على ضبط نفسه كما اشار عليه السلام بقوله من عَشِقَ وعف وكتم ثم مات مات شهيدا فان من غلب على حاله كان الادب له ان لا يتحرك بشىء لم يؤذن فيه واما من غلب عليه الحال وكان فى امره محقالا مبطلا فيكون كالمجنون حيث يسقط عنه القلم فبأى حركة تحرك كان معذورا فيها فليس حال اهل البداية والتوسط

كحال اهل النهايةفان مايقدرعليه اهل النهاية لايقدر عليه

من دونهم وكأن الاصحاب رضى اللّٰه عنهم ومن فى

حكمهم ممن جاء بعدهم راعواالادب فى كل حال ومقام

بقوة تمكينهم بل لشدة تلوينهم فى تمكينهم فلايقاس

عليهم من ليس له هذاالتمكين فرب اهل تلوين يفعل ما

لايفعله اهل التمكين وهومعذورفى ذلك لكونه مغلوب

الحال ومسلوب الاختيارفليجتهدالعاقل فى طريق الحق

بلارياء ودعوى وليلازم الادب فى كل امرمتعلق بفتوى او

تقوى وليحافظ على ظاهره وباطنه من الشين وممايورث

الرين والغين /روح البيان ج١٢ ص٢٦٩

الدليل التاسع وستون والجواب الخامس عن الاعتراض

المذكورقال محيى السنةأبومحمدالحسين بن مسعود

البغوى المتوفى ٥١٠هـ تحت قوله تعالى وَلَا تنفَعُ الشَّفَاعَةُ

عِندَهُ إِلَّا لِمَن أَذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَافُزِّ عَ عَن قُلُوبِهِم قَالُوا مَاذَا قَالَ

رَبُّكُم قَالُوا الحَقَّ وَهُوَ العَلِيُّ الكَبِيرُ (٢٣)واختلفوافى

الموصوفين بهذه الصفةفقال قوم هم الملائكةثم اختلفوا
فى ذلك السبب فقال بعضهم إنمايفزع عن قلوبهم من
غشيةتصيبهم عندسماع كلام الله عزوجل وروينا عن أبى
هريرة أن نبى الله ﷺ قال إذاقضى الله الأمرفى السماء
ضربت الملائكةبأجنحتها خضعانًالقوله كأنه سلسلةعلى
صفوان فإذا فزع عن قلوبهم قَالُوامَاذَاقَالَ رَبُّكُم قَالُواالحَقَّ
وَهُوَالعَلِيُّ الكَبِيرُأخبرناأبوسعيد الشريحى أخبرناأبو
إسحاق الثعلبى قال أنبأنى محمدبن الفضل بن محمد
أخبرناأبوبكرمحمدبن إسحاق بن خزيمةأخبرنازكريابن
يحيى بن أبان المصرى أخبرنانعيم بن حمادأخبرناأبو
الوليدبن مسلم عن عبدالرحمن بن يزيدبن جابرعن أبى
زكرياعن رجاء بن حيوة عن النواس بن سمعان قال قال
رسول الله ﷺ إذا أراد الله أن يوحى بالأمرتكلم بالوحى
أخذت السموات منه رجفة أوقال رعدة شديدة خوفًامن
الله تعالى فإذاسمع بذلك أهل السموات صعقوا وخروا

للّٰه سجدًافيكون أول من يرفع رأسه جبريل فيكلمه اللّٰه من وحيه بماأراد/البغوى ج٦ ص ٣٩٨

الدليل السبعون قـال محمدبن عيسى أبوعيسى الترمذى السـلـمـى حـدَّثناسُويدُبنُ نصرٍأخبرَنا عبدُاللّهِ بنُ المُبارَكِ أَخبرَناحيوَةُ بنُ شُريحٍ أخبرَنِى الوَلِيدُبنُ أَبِى الوَلِيدِأَبُوعُثمانَ الـمَـدَايِـنِىُّ أَنَّ عُقبةَ بنَ مُسلِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شُفَيًّاالأَصبَحِىَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخلَ المَدِينَةَفإِذَاهُوَبِرَجُلٍ قَداجتَمَعَ عَلَيهِ النَّاسُ فَقَالَ مَن هَـذَافَـقَـالُوا أَبُوهُرَيرَةَ فَدَنوتُ مِنهُ حتَّى قَعَدتُ بَينَ يَدَيهِ وَهُوَ يُحَـدِّثُ الـنَّـاسَ فَـلَـمَّـاسَكَتَ وَخَلاقُلتُ لَهُ أَنشُدُكَ بِحَقٍّ وَبِـحَقٍّ لَـمَـاحَدَّثتَنِى حَدِيثاًسَمِعتَهُ مِن رَسُولِ اللّهِ صلى الله عليه وسلم عَقَلتَهُ وَعَـلِـمتَـهُ فَـقَـالَ أَبُو هُرَيرَةَ أَفعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُـولُ الـلَّـهِ صلى الله عليه وسلم عَـقَـلـتُـهُ وَعَلِمتُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيرَةَنَشغَةً فَـمَكَثَ قَلِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًاحَدَّثَنِيهِ رَسُولُ الـلَّـهِ صلى الله عليه وسلم فِى هَذَاالبَيتِ مَامَعَنَاأَحَدٌغَيرِى وَغَيرُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيـرَةَ نَشغَةًأُخرَى ثُمَّ أَفَاقَ فَمَسَحَ وَجهَهُ فَقَالَ لَأُحَدِّثَنَّكَ

حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً أُخْرَى ثُمَّ أَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَهُ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلَى وَجْهِهِ فَأَسْنَدْتُهُ عَلَيَّ طَوِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الحديث/سنن الترمذی ج٨ص ٣٩٠رقم الحديث ٢٣٠٤

الدليل الحادی وسبعون قال أبو حامد الغزالی حکی عن أبی سليمان أنه قال حج أويس القرنی رضی اللّٰه عنه ودخل المدينة فلما وقف علی باب المسجد قيل له هذا قبر النبی ﷺ فغشی عليه فلما أفاق قال أخرجونی فليس يلذلی بلد فيه محمد ﷺ مدفون/إحياء علوم الدين ج ١ ص ٢٨١

الدليل الثانی وسبعون قال ابو نعيم قال هرم بن حيان العبدی قال قدمت فلم يکن لی هم إلا أويس أسأل عنه

فدفعت إليه بشاطئ الفرات يتوضأويغسل ثوبه فعرفته
بالنعت فإذارجل آدم محلوق الرأس كث اللحية مهيب
المنظرفسلمت عليه ومددت إليه يدى لأصافحه فأبى أن
يصافحنى فخنقتنى العبرة لمارأيت من حاله فقلت السلام
عليك ياأويس كيف أنت يا أخى وأنت فحياك اللّٰه
ياهرم بن حيان من دلك على قلت اللّٰه عزوجل قال
سبحان ربناإن كان وعدربنالمفعولاًقلت يرحمك اللّٰه من
أين عرفت اسمى واسم أبى فواللّٰه مارأيتك قط ولا رأيتنى
قال عرفت روحى روحك حيث كلمت نفسى لأن
الأرواح لهاأنفس كأنفس الأجسادوإن المؤمنين يتعارفون
بروح اللّٰه عزوجل وإن نأت بهم الداروتفرقت بهم المنازل
قال قلت حدثنى عن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم حديثاً لأحفظه عنك
قال إنى لم أدرك رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ولم يكن لى معه صحبة
وقدرأيت رجالاًرأوه وقدبلغنى عن حديثه كبعض ما يبلغكم
ولست أحب أن أفتح هذا الباب على نفسى لاأحب أن

أكون قاضياًأو مفتياًفى نفسى شغل قال قلت فاتل آيات من
كتاب اللّٰه عزوجل أسمعهن منك فادع اللّٰه لى بدعوات
وأوصنى بوصيةقال فأخذبيدى وجعل يمشى على شاطئ
الفرات ثم قال ربى وأحق القول قول ربى عزوجل
وأصدق الحديث حديث ربى عزوجل وأحسن الكلام
كلام ربى أعوذباللّٰه السميع العليم من الشيطان الرجيم إِنَّ
يَومَ الفَصلِ مِيقَاتُهُم أَجمَعِينَ قال ثم شهق شهقةفأنا أحسبه
قدغشى عليه ثم قرأ يَومَ لَا يُغنِى مَولًى عَن مَولًى شَيئًاوَلَا هُم
يُنصَرُونَ إِلَّامَن رَحِمَ اللَّهُ إِنَّهُ هُوَالعَزِيزُالرَّحِيمُ ثم نظرإلى
فقال ياهرم بن حيان مات أبوك ويوشك أن تموت
ومات أبوحيان وإماإلى الجنة وإماإلى النارومات آدم
وماتت حواء ياابن حيان ومات إبراهيم خليل الرحمن ياابن
حيان ومات موسى نجى الرحمن ياابن حيان ومات محمد
رسول اللهﷺ ياابن حيان ومات أبوبكر خليفة المسلمين
ومات أخى وصديقى وصفيى عمرواعمراه واعمراه قال

وذلک فی آخر خلافة عمر قال قلت یرحمک اللہ إن عمر لم یمت قال بلی إن ربی عز وجل قد نعاه لی وقد علمت ما قلت/حلیة الاولیاء ج ١ ص ٢٤١

الدلیل الثالث وسبعون قال أحمد بن علی المکنی بأبی بکر الرازی الجصاص الحنفی تحت قولَ اللّٰهُ تعالٰی وَیَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ یَبْکُونَ وَیَزِیدُهُم خُشُوعًا وَمِثلُهُ قوله تعالٰی خَرُّوا سُجَّدًا وَبُکِیًّا وَفِیهِ الدَّلَالَةُ عَلَی أَنَّ البُکَاءَ فِی الصَّلَاةِ مِن خَوفِ اللّٰهِ لا یَقطَعُ الصَّلَاةَ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالَی قَد مَدَحَهُم بِالبُکَاءِ فِی السُّجُودِ وَلَم یُفَرِّق بَینَ سُجُودِ الصَّلَاةِ وَسُجُودِ التِّلَاوَةِ وَسَجدَةِ الشُّکرِ وَرَوَی سُفیَانُ بنُ عُیَینَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسمَاعِیلُ بنُ مُحَمَّدِ بنِ سَعدٍ قَالَ سَمِعتُ عَبدَ اللّٰهِ بنَ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعتُ نَشِیجَ عُمَرَ وقد مر نَشَجَ وَلَم یُنکِر عَلَیهِ أَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَقَد کَانُوا خَلفَهُ فَصَارَ إِجمَاعًا وقوله تَعَالَی وَیَزِیدُهُم خُشُوعًا یَعنِی بِهِ أَنَّ بُکَائَهُم فِی حَالِ السُّجُودِ یَزِیدُهُم خُشُوعًا إِلَی خُشُوعِهِم وَفِیهِ الدَّلَالَةُ عَلَی أَنَّ مَخَافَتَهُم لِلّٰهِ تَعَالَی حَتَّی

تُؤَدِّيهُم إِلَى البُكَاءِ دَاعِيَةٌ إِلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَإِخلَاصِ العِبَادَةِ عَلَى مَا يَجِبُ مِن القِيَامِ بِحُقُوقِ نِعَمِهِ وَاللَّهُ المُوَفِّقُ/أحكام القرآن للجصاص ج۷ ص۳٦۷

الدليل الرابع وسبعون قال أبونُعيم الأصبهانى كان مالك يحدث بهذاوهويبكى ويشهق ثم يغشى عليه فلبث بعد ذلك أياماًمريضاًثم مات فى مرضه فكنانرى أن قلبه انصدع/حلية الأولياء ج۱ ص۳۴۳

الدليل الخامس وسبعون قال أبونُعيم الأصبهانى عن بكر بن ماعزقال انطلق الربيع بن خثيم وعبداللّٰه بن مسعودإلى شاطئ الفرات فمربتلك الحدادين فلمارأى تلك النيران خرمغشياً عليه فرجع إليه فقال ياربيع فلم يجبه فانطلق فصلى بالناس العصرثم رجع إليه فقال ياربيع ياربيع فلم يجبه ثم انطلق فصلى بالناس المغرب ثم رجع فقال ياربيع ياربيع فلم يجبه حتى ضربه بردالسحر/حليةالأولياء ج۱ص۲۵۳

الدليل السادس وسبعون قال أبونُعيم الأصبهانى قال سمعت الفضيل يقول قال ابن المبارك أكثركم علماً ينبغي أن يكون أشدكم خوفاًوقال لى ابن المبارك استعد للموت ولِمَا بعد الموت قال الفضيل فشهق على شهقةفلم يزل مغشياًعليه عامة الليل / حليةالأولياء ج٣ص ١٣٤

الدليل السابع وسبعون قال عبدالرحمن بن محمدبن سليمان الكليبولى المدعوبشيخى زاده عَن التَّسهِيلِ الوَجدُمَرَاتِبُ وَبَعضُهُ يَسلُبُ الِاختِيَارَفَلَا وَجهَ لِلإِنكَارِبِلَا تَفصِيلٍ انتَهَى وفى التتارخانيةمايدل على جوازه للمغلوب الذى حركاته كحركات المرتعش / مجمع الأنهرفى شرح ملتقى الأبحرج٨ ص٢٠٥ / حاشيةعلى مراقى الفلاح ج١ ص٢١٥

الدليل التاسع وسبعون قال أبو بكربن مسعودبن أحمد الكاسانى علاء الدين المتوفى ٥٨٧هـ وَلَوأَنَّ فِي صَلَاتِهِ أَربَكَى وَارتَفَعَ بُكَاؤُهُ فَإِن كَانَ ذَلِكَ مِن ذِكرِالجَنَّةِ أَو النَّار

لَا تَفسُدُ الصَّلَاةُ وَإن كَانَ مِن وَجعٍ أَو مُصِيبَةٍ يُفسِدُهَا لِأَنَّ الأَنِينَ أَو البُكَاءَ مِن ذِكرِ الجَنَّةِ وَالنَّارِ يَكُونُ لِخَوفِ عَذَابِ اللَّهِ وَأَلِيمِ عِقَابِهِ وَرَجَاءِ ثَوَابِهِ فَيَكُونُ عِبَادَةً خَالِصَةً وَلِهٰذَا مَدَحَ اللَّهُ تَعَالَى خَلِيلَهُ عَلَيهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِالتَّأَوُّهِ فَقَالَ إنَّ إبرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ وَقَالَ فِي مَوضِعٍ آخَرَ إنَّ إبرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُنِيبٌ لِأَنَّهُ كَانَ كَثِيرَ التَّأَوُّهِ فِي الصَّلَاةِ وَكَانَ لِجَوفِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَزِيزٌ كَأَزِيزِ المِرجَلِ فِي الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَالصَّوتُ المُنبَعِثُ عَن مِثلِ الأَنِينِ لَا يَكُونُ مِن كَلَامِ النَّاسِ فَلَا يَكُونُ مُفسِدًا وَلِأَنَّ التَّأَوُّهَ وَالبُكَاءَ مِن ذِكرِ الجَنَّةِ وَالنَّارِ يَكُونُ بِمَنزِلَةِ التَّصرِيحِ بِمَسأَلَةِ الجَنَّةِ وَالتَّعَوُّذِ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ غَيرُ مُفسِدٍ كَذَا هٰذَا / بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ج ٢ ص ٢١٧

الدليل الثمانون قال ابن عابدين محمد أمين بن عمر المتوفى ١٢٥٢ هـ التَّحقِيقُ القَاطِعُ لِلنِّزَاعِ فِي أَمرِ الرَّقصِ وَالسَّمَاعِ يَستَدعِي تَفصِيلًا ذَكَرَهُ فِي عَوَارِفِ المَعَارِفِ

وَإحيَاءِ العُلُومِ وَخُلاصَتُهُ مَاأَجَابَ بِهِ العَلَّامَةُالنِّحرِيرُابنُ كَمَالٍ بَاشَابِقَولِهِ

مَافِي التَّوَاجُدِإن حَقَّقتَ مِن حَرَجٍ

وَلاالتَّمَايُلِ إن أَخلَصتَ مِن بَاسِ

فَقُمتَ تَسعَى عَلَى رِجلٍ وَحُقَّ لِمَن

دَعَاهُ مَولَاهُ أَن يَسعَى عَلَى الرَّاسِ

الرُّخصَةُ فِيمَاذُكِرَ مِنَ الأَوضَاعِ عِندَالذِّكرِوَالسَّمَاعِ لِلعَارِفِينَ الصَّارِفِينَ أَوقَاتَهُم إِلَى أَحسَنِ الأَعمَالِ السَّالِكِينَ المَالِكِينَ لِضَبطِ أَنفُسِهِم عَن قَبَائِحِ الأَحوَالِ فَهُم لَايَستَمِعُونَ إلَّامِنَ الإِلَهِ وَلَايَشتَاقُونَ إلَّالَهُ إن ذَكَرُوهُ نَاحُوا وَإِن شَكَرُوهُ بَاحُواوَإِن وَجَدُوهُ صَاحُواوَإِن شَهِدُوهُ استَرَاحُواوَإِن سَرَحُوافِي حَضرَةِ قُربِهِ سَاحُواإِذَاغَلَبَ عَلَيهِمُ الوَجدُبِغَلَبَاتِهِ وَشَرِبُوامِن مَوَارِدِ إِرَادَتِهِ فَمِنهُم مَن طَرَقَتهُ طَوَارِقُ الهَيبَةِ فَخَرَّوَذَابَ وَمِنهُم مَن بَرَقَت لَهُ بَوَارِقُ اللُّطفِ فَتَحَرَّكَ وَطَابَ وَمِنهُم مِن طَلَعَ عَلَيهِ الحُبُّ مِن مَطلَعِ

الْقُربِ سَكِرَ وَغَابَ هٰذَامَا عَنَّ لِى فِى الْجَوَابِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعلَمُ بِالصَّوَابِ وَمَن يَكُ وَجدُهُ وَجدًاصَحِيحًافَلَم يَحتَج إِلَى قَولِ الْمُغَنِّى: لَهُ مِن زَانَهُ طَرَبٌ قَدِيمٌوَسُكرٌدَائِمٌمِن غَيرِ دَنٍّ/ردالمحتارج٦ ا ص ١٧٣

الدليل الحادى وثمانون قال فى الهندية ج ا ص ١١١/السماع والقول والرقص الذى يفعله المتصوفةفى زماننا حرام لايجوز القصدإليه والجلوس عليه وهووالغناء والمزاميرسواء وجوزه أهل التصوف واحتجوابفعل المشايخ من قبلهم قال وعندى أن مايفعلونه غيرمايفعله هؤلاء فإن فى زمانهم ربماينشدواحد شعرافيه معنى يوافق أحوالهم فيوافقه ومن كان له قلب رقيق إذا سمع كلمة توافقه على أمرهوفيه ربمايغشى على عقله فيقوم من غير اختياروتخرج حركات منه من غيراختياره وذلك مما لايستبعدأن يكون جائزا

الدليل الثانى وثمانون قال شهاب الدين محمودابن

عبدالله الحسينى الآلوسى ثم إن ماحصل له شىء من

ذلك بمجرد السماع من غير قصد ولم يقدر على دفعه

أصلافلا لوم ولاعتاب فيه عليه وحكمه فى ذلک حکم من

اعتراه نحو عطاس وسعال /روح المعانى ج ١١ ص ٧٥

الدليل الثالث وثمانون قال الامام الشعرانى وقال سيدى

يوسف العجمى وماذكروه من اداب الذكر محله فى

الذاكر الواعى المختار اما المسلوب الاختيار فهو مع مايرد

عليه من الاسرار فقد يجرى على لسانه :الله: الله:الله: الله: او

هو:هو:هو:اولا:لا:لا:اوآه:آه:آه:آه:اوعا:عا:عا:آ:آ:آ:ه:ه:ه:ه:

اوها:ها:ها:اوصوت بغير حرف اوتخبيط وادابه عندذلک

التسليم للوارد فاذاانقضى فادبه السكون من غيرتقول قالوا

وهذه الاداب تلزم الذاكر باللسان اماالذاكر بقلبه فلايلزمه

شىء من ذلک والله اعلم/الانوارالقدسية ج ١ ص ٣٩

الدليل الرابع وثمانون قال محمدبن إسماعيل الأمير

الكحلانى الصنعانى المتوفى١١٨٢ هـ وَمِمَّا ذُكِرَفِي قِصَّةِ

بَرِيرَةَ أَنَّ زَوجَهَا كَانَ يَتبَعُهَا فِى سِكَكِ المَدِينَةِ يَتحَدَّرُ دَمعُهُ لِفَرطِ مَحبَّتِهِ لَهَا قَالُوا فَيُؤخَذُ مِنهُ أَنَّ الحُبَّ يُذهِبُ الحَيَاءَ وَأَنَّهُ يُعذَرُ مَن كَانَ كَذَلِكَ إِذَا كَانَ بِغَيرِ اختِيَارٍ مِنهُ فَيُعذَرُ أَهلُ المَحَبَّةِ فِى اللَّهِ إِذَا حَصَلَ لَهُم الوَجدُ عِندَ سَمَاعِ مَا يَفهَمُونَ مِنهُ الإِشَارَةَ إِلَى أَحوَالِهِم حَيثُ يُغتَفَرُ مِنهُم مَا لَا يَحصُلُ عَن اختِيَارٍ كَالرَّقصِ وَنَحوِهِ قُلت لَا يَخفَى أَنَّ زَوجَ بَرِيرَةَ يَبكِى مِن فِرَاقِ مُحِبِّهِ فَمُحِبُّ اللَّهِ يَبكِى شَوقًا إِلَى لِقَائِهِ وَخَوفًا مِن سَخَطِهِ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَبكِى عِندَ سَمَاعِ القُرآنِ وَكَذَلِكَ أَصحَابُهُ وَمَن تَبِعَهُم بِإِحسَانٍ / سبل السلام ج٥ ص ١

الدليل الخامس وثمانون قال أبو حامد الغزالى وأما تمزيق الثياب فلا رخصة فيه إلا عند خروج الأمر عن الاختيار ولا يبعد أن يغلب الوجد بحيث يمزق ثوبه وهو لا يدرى لغلبة سكر الوجد عليه أو يدرى ولكن يكون كالمضطر الذى لا يقدر على ضبط نفسه وتكون صورته صورة المكره إذ

يكون لــه فى الـحـر كة أو التـمـزيق متنفس فيضطر إليـه اضـطـرار الـمـريـض إلـى الأنيـن /إحيـاء علوم الدين ج ٢ ص ١٤١

الدليل السادس وثمانون قـال أبو الحسن على بن أبى بكر بـن عبـدالجليل المرغيانى فان أن فيهاأو تأوه أوبكى فارتفع بكاؤه فإن كان من ذكر الجنةأو النار لم يقطعها لأنه يدل على زيادةالخشوع/الهداية ج ا ص ٦١

الدليل السادس وثمانون قـال ابن عجيبه تحت قوله تعالى فى مـريم أُولَئِكَ الَّذِينَ أَنعَمَ اللَّهُ عَلَيهِم مِنَ النَّبِيِّينَ ٥٨) قد أثـنى اللّٰه تعالى على هؤلاء السادات المُنعَم عليهم بكونهم إذاسـمـعوا كـلام الـحبيب خضعواورقّت قلوبهم وهوأول درجةالـمـحبة وفوقه الفرح بكلام الحبيب من مكان قريب وفـوقـه الـفـرح بشهـو دالمتكلم وهنا ينقطع البكاء لدخول صـاحـب هـذاالـمـقـام جـنةالمعارف وليس فى الجنةبكاء وأيضًامن شأن القلب في أول أمره الرطوبة يتأثر بالواردات

والأحوال فإذااستمرعليها اشتدوصلُب بحيث لايؤثرفيه شيء من الواردات الإلهيةوفى هذاالمعنى قال أبوبكر رضى اللّٰه عنه حين رأى قومًايبكون عند سماع القرآن كذلك كناثم قست القلوب فعبَّرعن تمكنه بالقسوة تواضعًاواستتارًا وإنماأثنى على هؤلاء السادات بهذه الخصلةلأنهاسُلّم لمافوقهاواللّٰه تعالى أعلم / البحرالمديد ج٣ص ٣٧٣

نا نقيل قال أبو عبداللّٰه محمدبن أحمدبن أبى بكربن فرح الأنصارى الخزرجى شمس الدين القرطبى المتوفى ٦٧١ هـ فى تفسيره القرطبى وسئِل الامام أبوبكر الطرطوشى رحمه اللّٰه مايقول سيدناالفقيه في مذهب الصوفيةوأعلم حرس اللّٰه مدته أنه أجتمع جماعة من رجال فيكثرون من ذكراللّٰه تعالى وذكر محمدصلى اللّٰه عليه وسلم ثم إنهم يوقعون بالقضيب على شئ من الاديم ويقوم بعضهم يرقص ويتواجدحتى يقع مغشياعليه ويحضرون شيئا يأكلونه هل الحضورمعهم

جائز أم لا أفتونا مأجورين يرحمكم الله

الجواب يرحمك الله (موضع الخلل) مذهب الصوفية بطالة وجهالة وضلالة وما الاسلام إلا كتاب الله وسنة رسوله وأما الرقص والتواجد فأول من أحدثه أصحاب السامرى لما اتخذ لهم عجلا جسدا له خوار قاموا يرقصون حواليه ويتواجدون فهو دين الكفار وعباد العجل وأما القضيب فأول من اتخذه الزنادقة ليشغلوا به المسلمين عن كتاب الله تعالى وإنما كان يجلس النبى صلى الله عليه وسلم مع أصحابه كأنما على رؤوسهم الطير من الوقار فينبغى للسلطان ونوابه أن يمنعهم من الحضور فى المساجد وغيرها ولا يحل لاحد يؤمن بالله واليوم الآخر أن يحضر معهم ولا يعينهم على باطلهم هذا مذهب مالك وأبى حنيفة والشافعى وأحمد بن حنبل وغيرهم من أئمة المسلمين وبالله التوفيق / القرطبى ج ١١ ص ٢٣٨

الجواب الثانى قلت فى عبارة القرطبى خلل وفساد واصل

العبارة قد نقل أبو الطيب محمد شمس الحق العظيم آبادى صاحب عون المعبود هكذا و نَقَلَ القُرطُبِىّ عَن سَيِّدِى أَبِى بكر الطُّرطُوشِىّ رَحِمَه اللّٰه تَعالَى أَنَّهُ سُئِلَ عَن قَوم يَجتَمِعُونَ فِى مَكَان فَيَقرَئُونَ مِن القُرآن ثُمَّ يُنشَد لَهُم الشِّعر فَيرقُصُونَ وَيطرَبُونَ ثُمَّ يُضرَب لَهُم بعد ذَلِك بِالدُّفّ وَالشَّبَّابَة هَل الحُضُور مَعَهُم حَلَال أَم حَرَام (العبارة الصحيحة) فَقَالَ مَذهَب الصُّوفِيَّة أَنَّ هَذِهِ بَطَالَة وَجهَالَة وَضَلَالَة وَمَا الإِسلَام إِلَّا كِتَاب اللّٰه وَسُنَّة رَسُولِه وَأَمَّا الرَّقص وَالتَّوَاجُد فَأَوَّل مَن أَحدَثَهُ أَصحَاب السَّامِرِىّ لَمَّا اتَّخَذُوا العِجل فَهَذِهِ الحَالَة هِىَ عِبَادَة العِجل وَإِنَّمَا كَانَ النَّبِىّ صلى الله عليه وسلم مَعَ أَصحَابه فِى جُلُوسهم كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسهم الطَّير مَعَ الوَقَار وَالسَّكِينَة فَيَنبَغِى لِوُلَاة الأَمر وَفُقَهَاء الإِسلَام أَن يَمنَعُوهُم مِن الحُضُور فِى المَسَاجِد وَغَيرهَا وَلَا يَحِلّ لِأَحَدٍ يُؤمِن بِاللّٰهِ وَاليَوم الآخِر أَن يَحضُر مَعَهُم وَلَا يُعِينهُم عَلَى بَاطِلهم هَذَا مَذهَب الشَّافِعِىّ وَأَبِى حَنِيفَة وَمَالِك وَأَحمَد بن حَنبَل رَحِمَهُم اللّٰه تَعَالَى اِنتَهَى / ج ۱۰ ص ۲۵۶

وصلّى اللهعلى سيدنا محمدخاتم النبيين وإمام المتقين
ورسول رب العالمين وعلى جميع الأنبياء والمرسلين
والملائكةوالمقربين ورضى اللهعن أصحاب رسول
اللهأجمعين وعن التابعين وتابعى التابعين لهم بإحسان إلى
يوم الدين حسبنااللهونعم الوكيل

وسيجيء التحقيق فى اثبات التوجه الشيخ للمريدين
وتفصيل المراقبات ان شاء الله تعالى

اعلان

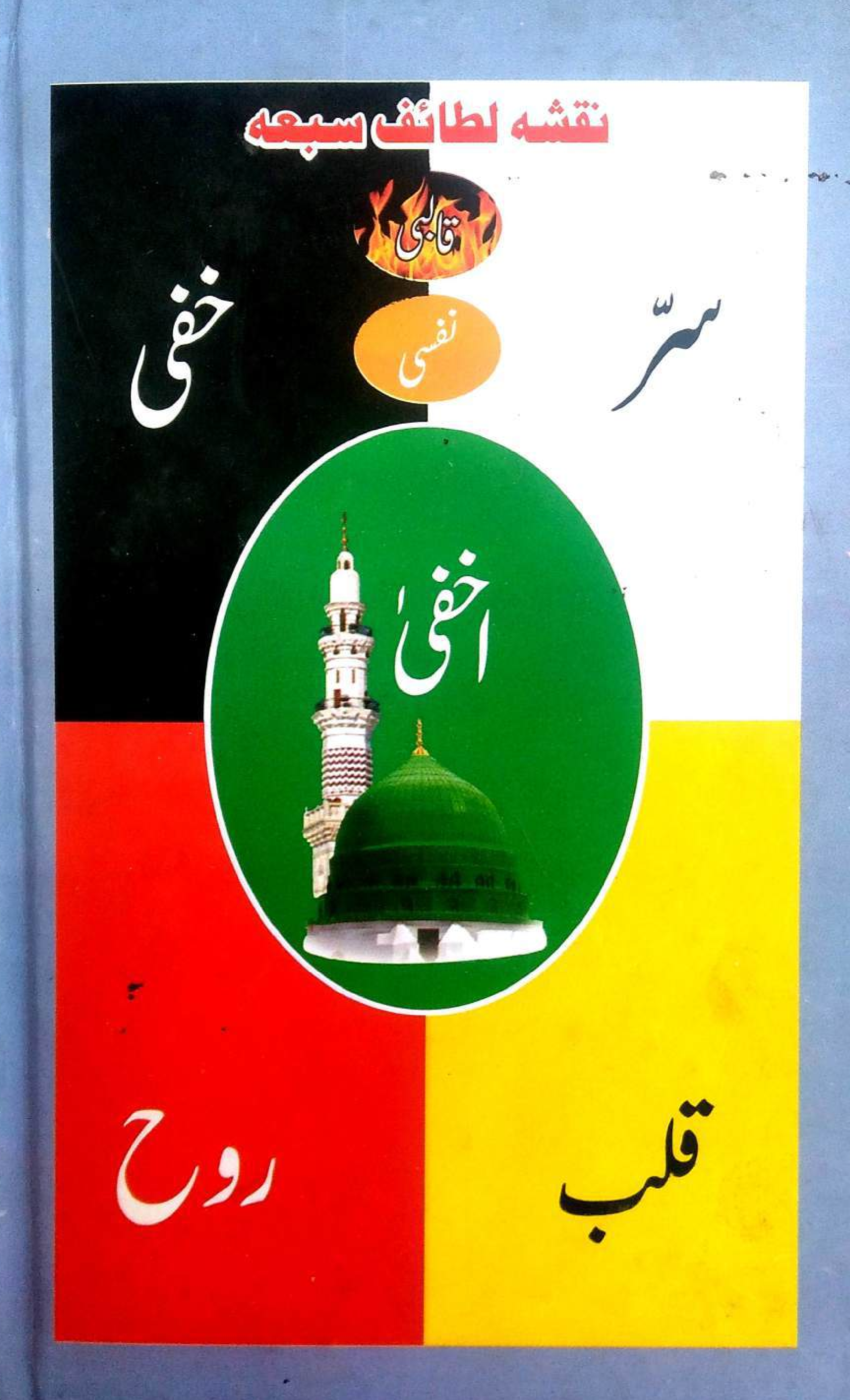
چوتھا حصہ جو توجہ شیخ کامل کے بیان میں

ہے اور پانچواں حصہ جو مراقبات کی

تفصیل کے بیان میں ہے

جلد سے جلد آنے والا ہے

ان شاء اللہ


نقشہ لطائف سبعہ
قالبی
خفی
نفسی
سرّ
اخفیٰ
روح
قلب